# حضرت عیسیٰ علیہ السلام

# کی

# حیات و نزول کا عقیدہ

## مجددین و اکابرِ امت کی نظر میں

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت
حضوری باغ روڈ۔ ملتان

رابطہ کیلئے دفتر مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت
۸۵۔ سرکلر روڈ بیرون دہلی دروازہ
لاہور ۔۶ فون نمبر ۵۳۲۳۴۳

Marfat.com

رابطہ کیلئے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
۸۵ سرکلر روڈ بیرون دہلی دروازہ
لاہور ۔ ۶ فون نمبر ۵۳۲۳۳

# حضرت عیسیٰ علیہ السلام

# کی

# حیات و نزول کا عقیدہ

## مجددین و اکابرِ اُمت کی نظر میں

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان
فون نمبر: ۴۰۹۷۸

DATA ENTERED

نام کتاب : ——— حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات ونزول کا عقیدہ
مجددین واکابر اُمت کی نظر میں

نام مؤلف : ——— حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

اشاعت : ——— ماہ فروری سنہ ۱۹۹۱ء

صفحات : ——— ۲۵۰

کتابت : ——— خوشی محمد

طابع : ——— القادر پریس کراچی

تعداد : ——— ایک ہزار

ملنے کا پتہ :-

۱- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

۲. عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش جامع مسجد باب الرحمت کراچی ۷۴۴۰۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر زندہ اٹھایا جانا اور قربِ قیامت میں ان کا دوبارہ زمین پر نازل ہونا اسلام کا قطعی عقیدہ ہے جس پر قرآن وسنت کے قطعی دلائل قائم ہیں اور اُمت کا اس پر اجماع ہے۔ صحابہ کرامؓ، تابعین کے دور سے لیکر آج تک ہر صدی کے ائمہ دین اور علماء اُمت نے تواتر کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ ہونے اور آخری زمانے میں دوبارہ آنے کی تصریحات فرمائی ہیں۔

حیاتِ مسیح علیہ السلام پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں سے یہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اس لحاظ سے منفرد ہے کہ اسمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیاتِ جسمانی کے سلسلے میں صدی وار تیرہ صدیوں کے اکابرِ اُمت کی تصریحات نقل کی گئی ہیں۔

کتاب ایک عرصہ سے زیرِ ترتیب تھی اور جس قدر مواد جمع ہو گیا تھا وہ کتابت کے مراحل سے بھی گزر چکا تھا اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ جس قدر کتاب کا مواد تیار اور کتابت ہو چکا ہے جیسے بن پڑے اُسے شائع کر دیا جائے۔

نظرِ ثانی کے بعد انشاء اللہ اچھی شکل دی جائے گی اور کمپیوٹر پر شائع کیا جائے گا اور چودہ صدیوں تک کی مزید تصریحات نقل کی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ اسکی توفیق عطا فرمائے (آمین)

علماء کرام سے گزارش ہے کہ وہ اس سلسلے میں اپنے مفید مشوروں سے ہماری راہنمائی فرمائیں۔

منظور احمد الحسینی

Marfat.com

Marfat.com

# فہرست


مقدمہ ۱۰
عہدِ خداوندی ۱۹
انبیاء کرام علیہم السلام کا اجماع ۲۰
صحابہ کرامؓ کا اجماعی عقیدہ ۲۳
حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا عقیدہ ۲۳
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۳۰
سولہ صحابہؓ کا عقیدہ ۳۰
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۳۱
حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کا عقیدہ ۳۴
ام المومنین حضرت عائشہؓ کا عقیدہ ۳۵
حضرت جابرؓ کا عقیدہ ۳۶
حضرت ابن عباسؓ کا عقیدہ ۳۷

## حضرات تابعینؒ

حضرت سعید بن مسیبؒ کا عقیدہ ۴۰
حضرت طاؤسؒ کا عقیدہ ۴۰
حضرت حسن بصریؒ کا عقیدہ ۴۱
امام محمد بن سیرین کا عقیدہ ۴۲
امام محمد بن الحنیفہؒ کا عقیدہ ۴۳
ابوالعالیہ تابعیؒ کا عقیدہ ۴۴
ابورافع تابعیؒ کا عقیدہ ۴۴
امام زین العابدینؒ امام باقرؒ اور امام جعفر صادقؒ کا عقیدہ ۴۵
امام مجاہدؒ کا عقیدہ ۴۵
امام قتادہؒ کا عقیدہ ۴۶
امام ابومالک عفاریؒ تابعی کا عقیدہ ۴۷
امام محمد بن زید تابعیؒ کا عقیدہ ۴۷
امام ابن جریجؒ کا عقیدہ ۴۸
امام ربیع بن انسؒ کا عقیدہ ۴۸
امام ضحاکؒ کا عقیدہ ۴۹

## ائمہ اربعہؒ

امام اعظم ابوحنیفہؒ کا عقیدہ ۵۰
امام مالکؒ کا عقیدہ ۵۱
امام احمد بن حنبلؒ کا عقیدہ ۵۲
امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کا عقیدہ ۵۳

## تیسری صدی

امام ابوداؤد طیالسیؒ کا عقیدہ ۵۴


Marfat.com

امام عبدالرزاقؒ کا عقیدہ ۵۵
امام حمیدیؒ کا عقیدہ ۵۵
امام ابوعبید قاسم بن سعدؒ کا عقیدہ ۵۶
امام ابوبکر بن ابی شیبہؒ کا عقیدہ ۵۷
امام ابن قتیبہؒ کا عقیدہ ۵۸

## ائمہ محدثینؒ

امام بخاریؒ کا عقیدہ ۶۳
امام مسلمؒ کا عقیدہ ۶۳
امام ابوداؤدؒ کا عقیدہ ۶۴
امام نسائیؒ کا عقیدہ ۶۵
امام ترمذیؒ کا عقیدہ ۶۶
امام ابنِ ماجہ کا عقیدہ ۶۶

## چوتھی صدی

امام ابن دریدؒ کا عقیدہ ۶۷
امام ابوالحسن اشعریؒ کا عقیدہ ۶۷
امام ابن ابی حاتم رازیؒ کا عقیدہ ۶۹
امام ابوبکر آجریؒ کا عقیدہ ۷۰
امام طحاویؒ کا عقیدہ ۷۱
امام ابوالحسین الشافعیؒ کا عقیدہ ۷۲
امام ابواللیث سمرقندیؒ کا عقیدہ ۷۳
امام ابن ابی زیدؒ کا عقیدہ ۷۴
امام ابن خزیمہؒ کا عقیدہ ۷۵
امام ابوعوانہؒ کا عقیدہ ۷۶
امام ابن حبّانؒ کا عقیدہ ۷۷
امام ابوالحسن آبریؒ کا عقیدہ ۷۸
امام ابوبکر جصاص رازیؒ کا عقیدہ ۷۹
امام خطابیؒ کا عقیدہ ۸۲

## پانچویں صدی

امام ثعلبیؒ کا عقیدہ ۸۴
امام عبدالقاہر بغدادیؒ کا عقیدہ ۸۵
امام ابونعیمؒ اصفہانی کا عقیدہ ۸۷
امام ابن حزمؒ ظاہری کا عقیدہ ۸۸
امام بیہقیؒ کا عقیدہ ۹۱
امام ہجویریؒ کا عقیدہ ۹۳
امام سرخسیؒ کا عقیدہ ۹۴
قاضی ابوالولید الباجیؒ کا عقیدہ ۹۵
امام ابومحمد عراقیؒ کا عقیدہ ۹۵
امام حاکمؒ کا عقیدہ ۹۸
امام ابن بطالؒ کا عقیدہ ۱۰۱
قاضی عبدالجبار معتزلیؒ کا عقیدہ ۱۰۲
امام ابوذرؒ الہروی کا عقیدہ ۱۰۶

## چھٹی صدی

امام غزالیؒ کا عقیدہ ۱۰۷
علامہ زمخشریؒ کا عقیدہ ۱۰۷
امام نجم الدین نسفیؒ کا عقیدہ ۱۰۹
امام ابن الانباریؒ کا عقیدہ ۱۱۰
امام بغویؒ کا عقیدہ ۱۱۱
ابن العربیؒ کا عقیدہ ۱۱۳
امام ابن عطیہ مالکیؒ کا عقیدہ ۱۱۳
قاضی عیاض مالکیؒ کا عقیدہ ۱۱۴
حضرت پیران پیرؒ کا عقیدہ ۱۱۶
امام سہیلیؒ کا عقیدہ ۱۱۷
امام ابن الجوزیؒ کا عقیدہ ۱۲۰

## ساتویں صدی

امام فخر الدین رازیؒ کا عقیدہ ۱۲۱
امام ابو البقاءؒ کا عقیدہ ۱۲۳
شیخ یاقوت حمویؒ کا عقیدہ ۱۲۴
شیخ ابن عربیؒ کا عقیدہ ۱۲۴
امام عز الدین بن عبد السلام کا عقیدہ ۱۲۹
حافظ زین الدینؒ رازی حنفی کا عقیدہ ۱۳۰
امام قرطبیؒ کا عقیدہ ۱۳۲
امام نوویؒ شارح مسلم کا عقیدہ ۱۳۲
قاضی بیضاویؒ کا عقیدہ ۱۳۷
حافظ ابن ابی جمرہؒ کا عقیدہ ۱۴۱
امام ابن النجارؒ کا عقیدہ ۱۴۳
امام ابن الاثیرؒ الجزری کا عقیدہ ۱۴۳
امام توربشتیؒ کا عقیدہ ۱۴۴
امام معین الدین چشتی کا عقیدہ ۱۴۷

## آٹھویں صدی

امام ابو البرکات نسفیؒ کا عقیدہ ۱۴۹
امام ابن قدامہ المقدسیؒ کا عقیدہ ۱۵۲
شیخ عبد العزیز بخاری کا عقیدہ ۱۵۳
علامہ خازنؒ کا عقیدہ ۱۵۴
شیخ ولی الدینؒ صاحب مشکوٰۃ کا عقیدہ ۱۵۷
علامہ طیبیؒ کا عقیدہ ۱۵۸
امام حافظ ابن قیمؒ کا عقیدہ ۱۵۹
امام ابو حیانؒ کا عقیدہ ۱۶۵
حافظ ابن کثیرؒ کا عقیدہ ۱۶۸
علامہ کرمانیؒ کا عقیدہ ۱۷۳
علامہ تفتازانیؒ کا عقیدہ ۱۷۳
امام ابن زملکانی الشافعی کا عقیدہ ۱۷۷
شیخ قطب الدینؒ سہروردی کا عقیدہ ۱۷۷
امام تقی الدین السبکیؒ کا عقیدہ ۱۷۸
علامہ اتقانیؒ شارح ہدایہ کا عقیدہ ۱۸۰

## نویں صدی

شیخ الاسلام البیجوریؒ کا عقیدہ ۱۸۲

Marfat.com

| | |
|---|---|
| شیخ مہائمیؒ کا عقیدہ | ۱۸۳ |
| شیخ ابن تمجیدؒ کا عقیدہ | ۱۸۵ |
| حافظ ابن حجرؒ کا عقیدہ | ۱۸۷ |
| علامہ عینیؒ کا عقیدہ | ۱۹۰ |
| شیخ ابن ہمامؒ حنفی کا عقیدہ | ۱۹۳ |
| شیخ جلال الدینؒ محلی کا عقیدہ | ۱۹۳ |
| علامہ خیالیؒ کا عقیدہ | ۱۹۴ |
| امام مجد الدینؒ فیروز آبادی کا عقیدہ | ۱۹۵ |
| شیخ عبد الکریم جیلیؒ صوفی کا عقیدہ | ۱۹۶ |
| امام ابیؒ شارح مسلم کا عقیدہ | ۱۹۷ |
| علامہ سنوسیؒ شارح مسلم کا عقیدہ | ۱۹۹ |
| حافظ نور الدین ہیثمیؒ کا عقیدہ | ۲۰۱ |
| ابن امیر الحاجؒ کا عقیدہ | ۲۰۱ |
| علامہ برہان الدین البقاعیؒ کا عقیدہ | ۲۰۲ |
| **دسویں صدی** | |
| شیخ الاسلام کمال الدینؒ کا عقیدہ | ۲۰۴ |
| علامہ جلال الدینؒ دوانی کا عقیدہ | ۲۰۵ |
| علامہ سمہودیؒ کا عقیدہ | ۲۰۵ |
| علامہ قسطلانیؒ کا عقیدہ | ۲۰۶ |
| شیخ زادہؒ شارح بیضاوی کا عقیدہ | ۲۱۲ |
| شیخ ابو السعودؒ کا عقیدہ | ۲۱۳ |
| شیخ ابن حجر ہیتمیؒ کا عقیدہ | ۲۱۵ |
| شہاب الدین رملیؒ شافعی کا عقیدہ | ۲۱۶ |
| علامہ شمس الدین شامیؒ کا عقیدہ | ۲۱۷ |
| حافظ جلال الدین سیوطیؒ کا عقیدہ | ۲۱۸ |
| شیخ الاسلام زکریا انصاریؒ کا عقیدہ | ۲۲۲ |
| علامہ کستلیؒ کا عقیدہ | ۲۲۳ |
| **گیارہویں صدی** | |
| شیخ علی ددہؒ صوفی کا عقیدہ | ۲۲۴ |
| شیخ ابو المنتہیٰؒ حنفی کا عقیدہ | ۲۲۴ |
| شاہ عبد الحقؒ محدث دہلوی کا عقیدہ | ۲۲۵ |
| علامہ خفاجیؒ کا عقیدہ | ۲۲۵ |
| ملا علی قاریؒ کا عقیدہ | ۲۲۷ |
| علامہ خلخالیؒ کا عقیدہ | ۲۳۲ |
| علامہ عبد الحکیمؒ سیالکوٹی کا عقیدہ | ۲۳۲ |
| **بارہویں صدی** | |
| شیخ اسماعیل رومیؒ کا عقیدہ | ۲۳۳ |
| علامہ محمد مہدی الفاسیؒ کا عقیدہ | ۲۳۵ |
| ملا جیونؒ کا عقیدہ | ۲۳۶ |
| علامہ سفارینیؒ کا عقیدہ | ۲۳۷ |


Marfat.com

# تیرھویں صدی


| | |
|---|---|
| شیخ احمد سلاوی کا عقیدہ | ۲۴۲ |
| نواب قطب الدین دہلوی کا عقیدہ | ۲۴۳ |
| شیخ احمد الدردیر کا عقیدہ | ۲۴۰ |
| شیخ الاسلام بخاری دہلوی کا عقیدہ | ۲۴۰ |
| شیخ حسن شطی کا عقیدہ | ۲۴۴ |
| علامہ محمد بن محمد الامیر کا عقیدہ | ۲۴۴ |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفٰی

اس زمانے میں جہاں اور بہت سے دینی حقائق کا انکار کیا گیا ہے۔ ان میں ق
قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا عقیدہ بھی ہے۔ چنانچہ ایک صاحب
نے اس عقیدے کے بارے میں چند شبہات لکھ کر بھیجے ہیں (جن کا جواب اس
سلسلہ کے حصّہ دوئم میں ملاحظہ سے گزرے گا) ان شبہات کو پڑھ کر دل میں داعیہ
پیدا ہوا کہ اس مسئلہ پر اگر گذشتہ صدیوں کے اکابر کی چند تصریحات جمع کر دی جائیں
تو یہ امر اہل انصاف کے لئے مزید اطمینان و یقین کا موجب ہوگا۔ اس لئے حق تعالےٰ
شانہٗ سے نصرت و توفیق اور قبولیت و رضا کی درخواست کے ساتھ اس رسالہ کو شروع
کرتا ہوں۔ اور بطور تمہید چند امور اصول موضوع کی حیثیت سے عرض کرتا ہوں۔

وباللہ التوفیق۔

۱ —— دینِ اسلام ان عقائد و عبادات اور اعمال کا نام ہے جو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے مبارک زمانے سے نقل ہوتے ہوئے ہم تک پہنچے ہیں۔ ان میں سے جو
امور تواتر کے ساتھ ہم تک پہنچے ہیں ان کا ثبوت قطعی و یقینی ہے اور ایسے امور "ضروریات
دین" کہلاتے ہیں۔

۲ —— دین کے ان "متواترات" میں سے کسی ایک کا انکار پورے دین کے
انکار کے مترادف ہے۔ اس لئے کہ پورے دین کے ثبوت کا مدار تواتر پر ہے۔ پس
اگر ایک متواتر چیز کو غلط کہا جائے تو اس سے پورے دین کی بنیاد منہدم ہو جاتی ہے
اور تواتر کے انکار سے پورے دین کی نفی لازم آتی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک

Marfat.com

شخص قرآن مجید کو ماننے کا دعویٰ کرتا ہے۔ لیکن چند قرائن اور شبہات کی آڑ میں۔ اس کی کسی ایک آیت کا انکار کر دیتا ہے۔ تو اس شخص کو پورے قرآن کا منکر تصوّر کیا جائے گا۔ اس لئے کہ جس تواتر کے ساتھ باقی قرآن کریم ہم تک پہنچا ہے۔ اسی تواتر کے ساتھ یہ آیت بھی پہنچی ہے۔ اس لئے اس ایک آیت کا انکار، قرآن مجید کے تواتر کا انکار ہے۔ اسی طرح دین اسلام کے وہ تمام حقائق جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک مسلسل اور متواتر نقل ہوتے چلے آئے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کا انکار کر دینے سے پورے دین کا انکار لازم آتا ہے۔

۳ —— کسی دینی حقیقت کو صرف لفظی طور پر مان لینا کافی نہیں۔ بلکہ اس کا جو مفہوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے سے آج تک تواتر کے ساتھ مراد لیا جاتا رہا ہے اس مفہوم کو تسلیم کرنا بھی شرط اسلام ہے۔ مثلاً ایک شخص یہ کہے کہ میں قرآنِ کریم کو مانتا ہوں مگر قرآن سے مراد وہ کتاب نہیں۔ جو مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔ بلکہ اس سے اور کچھ مراد ہے۔ جس کو عام لوگ نہیں سمجھتے۔ تو یہ شخص باوجودیکہ قرآن کریم کو ماننے کا دعویٰ کرتا ہے۔ لیکن ایک بچہ بھی سمجھتا ہے کہ یہ شخص قرآن کریم کا منکر ہے یا مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہوں "محمد رسول اللہ" سے مراد وہ شخصیت نہیں جو مسلمان سمجھتے ہیں۔ بلکہ قرآن میں جس محمد رسول اللہ کا ذکر ہے اس سے مراد فلاں شخص ہے جو فلاں بستی میں پیدا ہوا۔ تو یہ شخص اگرچہ لفظی طور پر "محمد رسول اللہ" کو ماننے کا دعویٰ کرتا ہے۔ مگر ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ قرآن کریم جس شخصیت کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت سے پیش کرتا، اور اہل اسلام جس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں یہ اس کا منکر ہے۔

الغرض کسی دینی حقیقت کو ماننے کا دعویٰ اس وقت صحیح ہوگا جب اسے

Marfat.com

اسی مفہوم و معنی میں مانا جائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک معروف و مسلّم چلا آتا ہے۔ اور اگر صرف الفاظ کی حد تک مان لیا جائے مگر معنی و مفہوم بدل دیا جائے تو یہ بھی انکار ہی کی ایک صورت ہے۔ اور اسے اسلام کی اصطلاح میں "زندقہ" کہا جاتا ہے۔ شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ فرماتے ہیں۔

ان المخالف للدين الحق ان لم يعترف به ولم يذعن له، لا ظاهراً ولا باطناً فهو كافر۔ وان اعترف بلسانه وقلبه على الكفر فهو المنافق۔ وان اعترف به ظاهراً لكنه يفسر بعض ما ثبت من الدين ضرورة بخلاف ما فسره الصحابة والتابعون واجتمعت عليه الامة فهو الزنديق۔
(مسوی شرح موطا ص ۱۳ ج ۲ مطبوعہ مجتبائی)

جو شخص دین کا مخالف ہے اگر وہ دین کا قائل ہی نہ ہو۔ نہ اسے ظاہراً و باطناً قبول کرے تو یہ کھلا "کافر" کہلاتا ہے اور اگر زبان سے تو اقرار کرے لیکن اس کا دل کفر پر جما ہوا ہو تو یہ "منافق" کہلاتا ہے اور بظاہر دین کا اقرار کرے مگر دین کی کوئی ایسی بات جو تواتر سے ثابت ہو۔ اس کی تفسیر صحابہ و تابعین اور فقہائے امت کی اجماعی تفسیر کے خلاف کرے تو یہ شخص "زندیق" ہے۔

۴ — آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک کی ساری امّت اس بات کی قائل رہی ہے کہ قیامت کے بالکل قریب جب کانا دجّال نکلے گا تو اس کو قتل کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے جس طرح قیامت کا آنا قطعی و یقینی ہے۔ اس طرح قیامت کی علاماتِ کبریٰ

Marfat.com

میں دجال اکبر کا نکلنا اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کا نازل ہونا قطعی و یقینی ہے۔ اور صدر اول سے لے کر آج تک اکابر امت اس کو تواتر اور تسلسل کے ساتھ نقل کرتے آئے ہیں۔ اس رسالہ میں اکابر امت کی تصریحات صدی وار نقل کی جا رہی ہیں، ان کے مطالعہ کے بعد اس تواتر کے انکار کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔

۵ ــــ خبر متواتر سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ اضطراری بدیہی ہے۔ یعنی جو خبر تواتر کی حد تک پہنچ جائے آدمی اس کے ماننے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اور کسی ذی ہوش اور صاحب عقل کے لئے اس کا انکار ممکن نہیں رہتا۔ اگر کوئی شخص اس کو ذاتی غرض کی وجہ سے تسلیم کرنے پر آمادہ نہ ہو تب بھی اس کی کیفیت ہوتی ہے کہ وہ زبان سے ہزار بار اس کو جھٹلاتا رہے۔ مگر اس کا ضمیر اندر سے گواہی دے گا کہ میں ایک قطعی و یقینی حقیقت کا انکار کر رہا ہوں۔ روزمرہ مشاہدات میں اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک آدمی کو یہ تو اختیار ہے کہ کسی چیز کی طرف آنکھ اٹھا کر ہی نہ دیکھے لیکن کسی چیز پر نظر ڈالنے کے بعد یہ ممکن نہیں کہ بقائمی بصارت آنکھوں کو اس کے دیکھنے سے باز رکھ سکے۔ یا دیکھنے کے بعد بھی اس کا انکار کر ڈالے۔ ٹھیک اسی طرح یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص کسی خبر کے تواتر کی طرف سر اٹھا کر ہی نہ دیکھے، اور وہ اپنی چشم بصیرت پر جہالت اور لاعلمی کا پردہ ڈال لے لیکن یہ ممکن نہیں کہ تواتر کا علم ہو جانے کے باوجود بقائمی عقل و خرد ساری دنیا کو جھوٹا اور ان کی اس متواتر خبر کو غلط فرض کر لے۔

ہمارے زمانے میں جن لوگوں نے نزول عیسٰی علیہ السلام کی خبر کا انکار کیا ہے ان میں اکثریت ان حضرات کی ہے جنہوں نے اپنی لاعلمی کی بنا پر اس تواتر کی طرف نظر اٹھا کر ہی نہیں دیکھا۔ ورنہ اس خبر متواتر کا انکار ممکن نہیں تھا۔ یہی وجہ ہے کہ نزول عیسٰی علیہ السلام کے عقیدہ کو وہ لوگ بھی نہیں جھٹلا سکتے جو نزول عیسٰی علیہ السلام کے منکر ہیں، چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں۔

Marfat.com

"مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ایک اول درجہ کی پیشگوئی ہے جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیشگوئیاں لکھی گئی ہیں کوئی پیشگوئی اس کے ہم پہلو اور ہموزن نہیں ہوئی۔ تواتر کا اوّل درجہ اس کو حاصل ہے۔"

(ازالۂ اوہام صفحہ ۵۵۷، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۰)

ظاہر ہے کہ جس خبر کو تواتر کا اوّل درجہ حاصل ہوا اور دینی حقائق میں کوئی خبر اس کے ہم پہلو اور ہموزن نہ ہو اس کے انکار کی جرأت بحالت ایمان اور بقائمی ہوش و حواس کون کر سکتا ہے۔

۶ — حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں امّت اسلامیہ کا متواتر اور اجماعی عقیدہ تین حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ دوم یہ کہ وہ آسمان پر زندہ ہیں۔ تیسرے یہ کہ وہ قرب قیامت میں قتل دجّال کے لئے نازل ہوں گے۔ پھر ان کی وفات ہوگی۔

یہ تینوں باتیں لازم و ملزوم ہیں اگر وہ آسمان پر اٹھائے گئے تو یقیناً نازل ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم، حدیث نبوی صلعم اور اکابر امّت کی تصریحات میں کبھی بمقتضائے مقام ان کے آسمان پر اٹھائے جانے کو ذکر کیا گیا ہے۔ اور کبھی ان کے آخری زمانے میں واپس آنے کی خبر دی گئی۔

۷ — اسلامی لٹریچر "المسیح" کے نام سے صرف دو شخصوں کو جانتا ہے ایک "دجّال" اور دوسرے "المسیح عیسیٰ بن مریم رسول اللہ" — جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے اور جن کے بارے میں یہود کو قتل و صلیب کا دعویٰ تھا، دجّال کو مسیح ضلالت اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو "مسیح ہدایت" کہا جاتا ہے — ان دو مسیحوں کے سوا اسلامی لٹریچر کسی تیسرے "مسیح" کو نہیں جانتا۔ امام محمد طاہر گجراتی مجمع البحار میں (حرف

Marfat.com

"دجل" کے تحت، لکھتے ہیں:

سمی الدجال مسیحاً لان احدیٰ عینیه ممسوحة وعیسیٰ سمی به - لانه کان یمسح ذالعاهة فیبرأ

(مجمع البحار صفحہ ۱۵ ج ۲ طبع جدید حیدر آباد (دکن)

"دجال کا نام "مسیح" رکھا گیا کیونکہ اس کی ایک آنکھ بالکل ہموار ہوگی۔ اور عیسیٰ علیہ کا نام "مسیح" رکھا گیا۔ کیونکہ وہ بیمار پر ہاتھ پھیرتے تھے تو وہ شفایاب ہو جاتا تھا۔"

بعض اکابر فرماتے ہیں "المسیح" حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کا لقب ہے اور دجال اس کا غلط ادعا کر کے اپنے اوپر چسپاں کرے گا۔ گویا کانے دجال کا یک دجل مسیحیت کا جھوٹا دعویٰ بھی ہوگا —— بہرحال اسلامی لٹریچر میں "المسیح" یا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہا گیا ہے یا دجال اعور کو —— ان دو کے علاوہ کوئی تیسرا شخص نہیں جس کو "المسیح" کے لقب سے یاد کیا گیا ہو —— اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام یا ان کے لقب "المسیح" کو کسی دوسرے شخص پر چسپاں کرنے کی اسلامی لٹریچر میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اور جو شخص ایسا کرتا ہے وہ ایک متواتر لفظ کے متواتر مصداق اور مفہوم کو بدلنا چاہتا ہے اور اسلام کی اصطلاح میں ایسا شخص دین حق کا منکر اور زندیق کہلاتا ہے۔ جیسا کہ نکتہ سوئم میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گزر چکا ہے۔

۸ —— احادیث نبوی میں مسیح دجال کے نکلنے اور اس کو قتل کرنے کے لئے المسیح بن مریم علیہ السلام کے نازل ہونے کی خبر الگ بھی دی گئی ہے۔ اور دونوں کی یکجا بھی —— اور یہ دونوں خبریں متواتر ہیں اور لازم وملزوم بھی —— کیونکہ جب ایک بار یہ اصول طے کر دیا گیا کہ دجال کا قتل حضرت عیسیٰ

Marfat.com

علیہ السلام کے نزول کو مستلزم ٹھہرا۔ اور نزولِ عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے دجّال کا خروج لازم ہوا ـــــ یہی وجہ ہے کہ بعض احادیث میں صرف عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کو ذکر کیا گیا ہے بعض میں صرف دجّال کے خروج کو۔ اور بعض میں ان دونوں کو

۹ ـــــ اس رسالہ میں اکابر کی جو نقول پیش کی گئی ہیں وہ صرف نمونہ کے طور پر ہیں۔ ورنہ وہ تمام کتابیں جن میں ابتدائے اسلام سے لے کر ہمارے زمانے تک خروج دجّال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ ذکر کیا گیا ہے وہ حدِ شمار سے خارج ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا ہے۔

"قریباً تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ احادیث کی رُو سے ضرور ایک شخص آنے والا ہے جس کا نام عیسیٰ بن مریم ہوگا۔ اور یہ پیشگوئی بخاری و مسلم اور ترمذی وغیرہ کتب حدیث میں اس کثرت سے پائی جاتی ہے جو ایک منصف مزاج کی تسلی کے لیے کافی ہے .....
یہ خبر مسیح موعود کے آنے کی اس قدر زور کے ساتھ ہر زمانے میں پھیلی ہوئی معلوم ہوتی ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی جہالت نہیں ہوگی کہ اس کے تواتر سے انکار کیا جائے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اسلام کی وہ کتابیں جن کی رُو سے یہ خبر سلسلہ وار شائع ہوتی چلی آئی ہے صدی وار مرتّب کر کے اکٹھی کی جائیں تو ایسی کتابیں ہزارہا سے کچھ کم نہ ہوں گی۔ (شہادۃ القرآن ص۲، روحانی خزائن ج۶ ص۲۹۸)

مرزا صاحب کی اس تحریر پر اتنا اضافہ کر لیجئے کہ ان ہزارہا سلسلہ وار کتابوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کی جو خبر تواتر کے ساتھ درج کی گئی ہے۔ وہ کسی گمنام "عیسیٰ بن مریم" یا "مسیح موعود" کے بارے میں نہیں۔ جیسا کہ نمبر ۷ میں عرض کر چکا ہوں اسی شخصیت کے بارے میں ہے جن کو

ساری دنیا المسیح عیسٰی بن مریم رسول اللہ علیہ السلام کے نام سے جانتی ہے اسلامی دنیا کا ایک فرد ان کے علاوہ کسی عیسٰی بن مریم کو جانتا ہے. اور نہ کسی بے نام ونشان "مسیح موعود" کو —— اس لئے یہ صدی وارہزارہا کتابیں جس مسیح بن مریم علیہ السلام کے آنے کی متواتر خبر دے رہی ہیں ان کا آنا قطعی و یقینی ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی جہالت نہیں ہوگی کہ اس کے تواتر سے انکار کیا جائے۔

ان اصول موضوعہ کی روشنی میں اب نزول عیسٰی علیہ السلام کے عقیدہ کے بارے میں اکابر کی تصریحات ملاحظہ فرمائیے۔ اور پھر خود انصاف کیجیے کہ کیا اس تواتر کے بعد کسی مسلمان کے لئے اس عقیدہ سے انکار و انحراف کی کوئی گنجائش باقی رہ جاتی ہے؟

اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو صراط مستقیم پر قائم رکھے —— اور تمام شرور وفتن سے اس کی حفاظت فرمائے۔ (آمین)

محمد یوسف عفا اللہ عنہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ حمد الشاکرین ۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین و امام المتقین و خاتم النبیین سیدنا و مولانا محمد و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ و اتباعہٖ الیٰ یوم الدین ۔

قیامت کا عقیدہ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے ۔ اور قیامت سے پہلے جو بڑے بڑے خلاف عادت امور ظاہر ہوں گے ان کو قیامت کی "علامات کبریٰ" کہا جاتا ہے ۔ اللہ و رسول نے قیامت کی جتنی نشانیاں بتائی ہیں وہ سب برحق ہیں ۔ ضرور ہو کر رہیں گی ۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان ظاہر ہوں گے اور خوب انصاف سے بادشاہی کریں گے ۔ ان کے زمانے میں کانا دجال نکلے گا ، اور دنیا میں بہت فساد مچائے گا ۔ اس کو قتل کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے ۔ اور اسے قتل کریں گے ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے دوبارہ تشریف لانے کی متواتر احادیث میں خبر دی ہے ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آج تک تمام اکابر امت بھی متواتر اس کی خبر دیتے رہے ہیں ۔ اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دجال کو قتل کرنے کے لئے آسمان سے نازل ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آج تک امت کے درمیان معروف و مسلّم چلا آرہا ہے ۔ اور اس کو ان قطعی و یقینی عقائد میں شمار کیا گیا ہے جن پر ایمان لانا واجب اور جن کا انکار کرنا کفر ہے ۔

Marfat.com

چونکہ غفلت وجہالت کی وجہ سے اس زمانے کے بہت سے لوگ اس عقیدہ میں شک وشبہ کا اظہار کرتے ہیں۔ اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ اس مسئلہ میں ابتدائے اسلام سے لیکر ہمارے زمانہ تک کے اکابر کی تصریحات صدی وار جمع کردی جائیں۔ تاکہ مسلمان بھائیوں کے لئے اطمینان وشفا کا موجب ہو۔ اور جو لوگ شک وشبہ میں مبتلا ہیں ان کو بھی حق تعالیٰ انصاف وحق پرستی کی توفیق عطا فرمائے۔

چونکہ تمام عقائد اسلامیہ کا سرچشمہ قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ارشادات ہیں اس لئے مناسب ہوگا کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ کا سلسلۂ تواتر خدا تعالیٰ تک پہنچانے کے لئے ہم اس کا آغاز عہد خداوندی سے کریں

## ا۔ عہد خداوندی:

الف:۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے دو جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اپنی طرف اٹھا لینے کی صراحۃً خبر دی ہے۔ ایک سورۂ آل عمران کی آیت ۵۵ میں (یٰعِیْسٰیٓ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ) اور دوسرے سورۂ النساء کی آیت ۱۵۷-۱۵۸ میں۔ (وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ) ان دونوں آیتوں میں باجماع امت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر بجسد عنصری اٹھایا جانا مراد ہے ——— اور جیسا کہ تمہید میں عرض کیا جاچکا ہے، امت کی اجماعی تفسیر کے خلاف تفسیر کرنا "زندقہ" ہے۔

ب: قرآن کریم میں دو جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قرب قیامت میں دوبارہ آنے کی خبر دی گئی ہے۔ اوّل سورۂ النساء کی آیت ۱۵۹ میں:

Marfat.com

"وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا"

جس کی تفسیر صحیح بخاری ص ۴۹۰ ج ۱ " باب نزول عیسیٰ بن مریم" میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے کی گئی ہے۔

دوم: سورۂ زخرف کی آیت ۶۱ میں: "وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ"

جس کی تفسیر صحیح ابن حبان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمائی ہے:

| | |
|---|---|
| قال نزول عیسیٰ بن مریم قبل یوم القیامۃ۔ (موارد الظمآن ص ۴۳۵) | "فرمایا: اس سے مراد عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نازل ہونا قیامت سے پہلے" |

## ۲ــــ انبیاء کرام علیہم السلام کا اجماع:

قیامت سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے پر اکابر انبیاء علیہم السلام کا بھی اجماع ہے جس کی اطلاع ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے، چنانچہ:

الف: مسند احمد ج ۱ ص ۳۷۵، ابن ماجہ ص ۳۰۹، مستدرک حاکم ج ۴ ص ۴۸۸، و ج ۴ ص ۵۴۵، تفسیر ابن جریر ج ۱۷ ص ۷۲، فتح الباری ج ۱۳ ص ۷۹ اور درمنثور ج ۴ ص ۳۳۶ میں (بحوالہ ابن ابی شیبہ، ابن المنذر، ابن مردویہ، کتاب البعث للبیہقی) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"شب معراج میں میری ملاقات حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے ہوئی۔ اس محفل میں یہ گفتگو چلی کہ قیامت کب آئیگی۔

Marfat.com

پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کیا گیا، انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس کا علم نہیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کی باری آئی انہوں نے بھی لاعلمی کا اظہار کیا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام سے دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ قیامت کب برپا ہوگی؟ اس کا ٹھیک وقت تو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی معلوم نہیں۔ البتہ مجھ سے میرے رب کا ایک عہد ہے کہ قیامت سے پہلے دجال نکلے گا تو میں اس کو قتل کرنے کے لئے نازل ہوں گا۔"[1]

اس حدیث کو امام حاکم نے مستدرک میں "صحیح علیٰ شرط الشیخین" کہا ہے۔ امام ذہبی نے تلخیص مستدرک میں اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں امام حاکم کی تصحیح سے اتفاق کیا ہے۔ اور میرے علم میں کوئی ایسا محدث نہیں جس نے اس حدیث پر کوئی جرح و تنقید کی ہو ــــ اس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

۱ــــ قیامت سے کچھ پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا قتل دجال کے لئے ہوگا۔

۲ــــ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل کرنے کا ان سے عہد کر رکھا ہے۔

۳ــــ حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ قرب قیامت میں عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے پر اجماع ہے۔

۴ــــ جس عیسیٰ بن مریم کے نزول کا خدا تعالیٰ کی طرف سے عہد ہے وہ کوئی مجہول شخصیت نہیں۔ بلکہ وہی حضرت عیسیٰ بن مریم روح اللہ علیہ السلام مراد ہیں، جن کو ساری دنیا اس نام سے جانتی ہے۔

Marfat.com

ب :- متعدد صحابہ کرامؓ سے یہ حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

| | |
|---|---|
| ما من نبی الّا وقد انذر قومہٗ من الدّجّال، وقد انذر نوح قومہٗ. (صحیح بخاری ومسلم مشکوٰۃ ص۴۷۲) | " کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس نے اپنی قوم کو دجّال سے نہ ڈرایا ہو۔ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا ۔" |

گویا جس طرح قیامت کا قائم ہونا تمام انبیاء کرام علیہم السّلام کا متفق علیہ عقیدہ ہے ۔ اسی طرح قیامت سے پہلے دجّال کا نکلنا بھی تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا اجماعی عقیدہ ہے ۔ اور یہ طے شدہ فیصلہ ہے کہ دجّال کے قاتل حضرت عیسیٰ علیہ السّلام ہوں گے ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام قیامت سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے پر ایمان رکھتے تھے ۔

ج :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ قرآن کریم کی آیات ، انبیاء کرام کے اجماع اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متواتر احادیث سے واضح ہے جن کی تعداد سترّ سے متجاوز ہے ۔ (تفصیل کے لئے رسالہ " التصریح بما تواتر فی نزول المسیح " اور اس کا ترجمہ " نزول مسیح اور علامات قیامت " ملاحظہ فرمائیے )

یہاں عقیدۂ نبوی کی وضاحت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد گرامی نقل کیا جاتا ہے ۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ (صحابہ کرامؓ) کچھ مذاکرہ کر رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ۔ دریافت فرمایا کہ کیا تذکرہ ہو رہا تھا ۔ عرض کیا کہ قیامت کا ذکر کر رہے تھے ۔ آپؐ نے فرمایا :-

Marfat.com

انها لن تقوم حتی ترو ا قبلها عشر اٰیات. فذکر الدخان والدجال والدابۃ وطلوع الشمس من مغربها ونزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام الخ (مشکوٰۃ ص ۴۷۲)

"قیامت قائم نہیں ہوگی یہانتک کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں دیکھ لو۔ پھر آپؐ نے ان امور کو ذکر فرمایا۔ دخان، دجال اور دابۃ الارض کا نکلنا۔ آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا۔ اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نازل ہونا الخ"

## صحابہ کرامؓ کا اجماعی عقیدہ:

جس عقیدے پر خدا تعالیٰ کا عہد ہو جس عقیدہ کے تمام انبیاء کرام علیہم السلام قائل ہوں اور جس عقیدہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متواتر احادیث میں ارشاد فرمایا ہو ظاہر ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا عقیدہ اس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ میرے رسالہ "نزول عیسیٰ چند شبہات کا جواب" کے نکتہ ہفتم میں تیس ۳۰ صحابہ کرامؓ کے اسماء گرامی درج ہیں جن سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کی شہادت منقول ہے۔ یہاں حضرات صحابہؓ کا مذہب نقل کرتا ہوں۔

## حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا عقیدہ:

**الف**:- مسند احمد ج ۳ ص ۳۸۶ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بسند صحیح روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابن صیاد نامی ایک یہودی لڑکے کے حالات کی تحقیق کے لئے کئی مرتبہ تشریف لے گئے۔ حضرات ابوبکر و عمر اور مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت آپؐ کے ہمراہ تھی۔ ابن صیاد

Marfat.com

کی گفتگو سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا :

| | |
|---|---|
| ائذن لی فاقتلہ یا رسول اللہ ! | " یا رسول اللہ ! اجازت دیجئے کہ میں اسے قتل کر دوں " |

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

| | |
|---|---|
| ان یکن ھو فلست صاحبہ . انما صاحبہ عیسی بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام . | " اگر یہ وہی کانا دجال ہے تو اس کے قاتل تم نہیں . اس کے قاتل تو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں " |

حافظ نور الدین ہیثمی مجمع الزوائد ص ۳-۴ ج ۸ میں اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں :

| | |
|---|---|
| اخرجہ احمد ورجالہ رجال الصحیح . | " اس حدیث کو امام احمد نے (مسند میں) روایت کیا ہے . اور اس کے تمام راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں " |

اس حدیث صحیح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ، حضرات ابوبکر و عمر اور مہاجرین و انصار کا عقیدہ واضح ہو جاتا ہے کہ دجال جب نکلے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل ہو گا .

ب :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کا سانحہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے لئے جس قدر صبر آزما تھا اس کا اندازہ ہم لوگ نہیں کر سکتے ، صحابہ فرماتے ہیں کہ ہم میں بعض کھڑے کے کھڑے رہ گئے ، وہ بیٹھ نہیں سکے . بعض جو بیٹھے تھے ان میں اٹھنے کی سکت نہیں تھی . بعض کی گویائی جواب دے گئی . بعض از خود رفتہ ہو گئے . ادھر منافقوں نے یہ پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ اگر آپ اللہ

Marfat.com

کے سچے رسول ہوتے تو آپؐ کی وفات کیوں ہوتی۔ آپؐ کی وفات کی خبر سُنکر اسی ربودگی و بے قراری کی حالت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا:

من قال ان محمدؐ مات قتلتہ بسیفی ھذا وانما رفع الی السماء کما رفع عیسی بن مریم علیہ السلام۔
(ملل ونحل عبدالکریم شہرستانی برحاشیہ کتاب الفصل فی الملل والاھواء والنحل ابن حزم ج ۱ ص ۲۱)

"جو شخص یہ کہے گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے ہیں میں اُسے اپنی اس تلوار سے قتل کر دوں گا۔ آپؐ تو اسی طرح آسمان پر اٹھائے گئے ہیں جس طرح کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اٹھالئے گئے تھے"

اور ابن اسحاق کی روایت کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا:

ان رجالاً من المنافقین یزعمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد توفی۔ وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ مامات ولکنہ ذھب الی ربہ کما ذھب موسیٰ بن عمران فقد غاب عن قومہ اربعین

کچھ منافق یہ اڑا رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے۔ حالانکہ بخدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی۔ بلکہ آپؐ اسی طرح اپنے رب کی طرف گئے ہیں جس طرح موسیٰ علیہ السلام گئے تھے۔ وہ اپنی قوم سے چالیس دن تک غائب رہے۔ پھر اپنی قوم کی طرف لوٹ آئے۔

Marfat.com

لیلۃً ثم رجع الی قومه
بعد ان قیل قد مات.
واللہ لیرجعن رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم کما
رجع موسیٰ۔ فلیقطعن
ایدی رجال وارجلھم
زعموا ان رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم
قد مات
(سیرۃ ابن ہشام بر حاشیہ
الروض الانف ج ۲ ص ۳۷۲)

جب کہ ان کی وفات کی خبر اڑا دی گئی تھی۔ بخدا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی موسیٰ علیہ السلام کی طرح واپس لوٹ آئیں گے۔ اور ان لوگوں کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالیں گے جو یہ اڑا رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے

اس موقعہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وصال نبوی کو دو واقعات کے ساتھ تشبیہ دی۔ ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا۔ دوسرے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چالیس دن کے لئے کوہِ طور پر تشریف لے جانا۔ اور تشبیہ اسی چیز کے ساتھ دی جایا کرتی ہے جو معروف و مسلّم ہو۔ چونکہ یہ دونوں واقعات قرآن کریم میں مذکور ہیں اور صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم کے نزدیک بالاتفاق معروف و مسلّم تھے اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مشبہ بہ کے طور پر پیش کیا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رض کی بات سن کر خطبہ دیا جس میں یہ اعلان فرمایا:

یاایھا الناس! من کان | "لوگو! جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

| | |
|---|---|
| یعبد محمداً فان | کی عبادت کرتا تھا تو بے شک محمد |
| محمداً قد مات و | صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما چکے ہیں |
| من کان یعبد اللہ فان | اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت |
| اللہ حی لا یموت | کرتا تھا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ زندہ |
| ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ | ہیں۔ کبھی نہیں مریں گے۔" |

اور اس خطبہ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے متعدد آیات پڑھیں جن میں فرمایا گیا ہے کہ موت نبوت کے منافی نہیں۔ اس میں ایک طرف ان منافقین کا رد تھا جو وصال نبوی کو نفی نبوت کی دلیل ٹھہرا رہے تھے۔ اور دوسری طرف حضرت عمرؓ کے اس خیال کی اصلاح مقصود تھی کہ آپؐ کی وفات نہیں ہوئی۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے اعلان فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے ہیں۔ اس لئے اس موقعہ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہِ طور پر جانے کی مثال دینا بھی صحیح نہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کی مثال پیش کرنا بھی بے محل ہے۔ مگر چونکہ یہ دونوں واقعے جن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشبہ بہ کے طور پر پیش کیا تھا بالکل صحیح اور برحق تھے۔ اس لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں واقعات کی نفی نہیں کی۔ اور نہ مدت العمر کسی صحابی نے ان کو غلط قرار دیا۔ چنانچہ حدیث و تفسیر اور تاریخ و سیر کے پورے ذخیرے میں کسی ایک صحابی سے ایک روایت بھی اس مضمون کی منقول نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان کی طرف اٹھائے نہیں گئے۔ یا یہ کہ ان کی وفات ہو چکی ہے ــ یہ اس امر کی واضح ترین دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا تمام صحابہ کرامؓ کو مسلّم تھا۔ اور یہ نہ صرف حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا، بلکہ تمام صحابہ کرامؓ کا اجماعی عقیدہ تھا۔

Marfat.com

ج :- اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گزر چکا ہے کہ دجّال کے قاتل حضرت عیسیٰ علیہ السّلام ہیں۔ اُدھر خروج دجّال کی حدیث خود حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدجّال یخرج من ارض بالمشرق یقال لہ خراسان۔ یتبعہ اقوام کانّ وجوھھم المجان المطرقۃ۔

(ترمذی۔ باب ماجاء من این یخرج الدجّال ص ۴۶ ج ۲)

"حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ دجّال مشرق کی سرزمین سے نکلے گا جس کو خراسان کہا جاتا ہے۔ اس کی پیرو وہ قومیں ہوں گی جن کے چہرے چپٹے ہوں گے گویا وہ تہ بہ تہ ڈھالیں ہیں۔"

اس حدیث سے واضح ہو جاتا ہے کہ دجّال کے نکلنے اور عیسیٰ علیہ السّلام کے نازل ہو کر اس کو قتل کرنے پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ کرامؓ کا اتفاق تھا۔

د :- حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ نے "ازالۃ الخفاء" (فارسی ص ۱۶۷ ج ۲ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے مکاشفات میں حضرت نضلہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ کے تین سو صحابہؓ کی معیّت میں غزوۂ حلوان کے لئے جانے اور وہاں زریب بن برثملا حواری عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہونے کا واقعہ لکھا ہے۔

Marfat.com

اس حدیث میں زریت بن برثملا کا یہ قول نقل کیا ہے :

| | |
|---|---|
| انا زریت بن برثملا وصی العبد الصالح عیسی بن مریم اسکننی ھذا الجبل ودعالی بطول البقاء الی حین نزولہ من السماء ۔ | " میں زریت بن برثملا عبد صالح حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام کا وصی ہوں ۔ آپ نے مجھے اس پہاڑ میں ٹھہرنے کا حکم دیا ہے ۔ اور ان کے آسمان سے نازل ہونے کے وقت تک میرے لئے طول عمری کی دعا فرمائی " |

٭ ٭ ٭ ٭

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے اس قول کی تکذیب نہیں فرمائی ۔ بلکہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ کی اطلاع دی گئی تو آپ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو چار ہزار مہاجرین وانصار کی معیّت میں وہاں جانے کا حکم فرمایا اور زریت بن برثملا کے نام اپنا سلام بھجوایا ـــ اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر، حضرت سعد بن ابی وقاص اور چار ہزار مہاجرین وانصار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مذہب یہی تھا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام آخری زمانے میں آسمان سے نازل ہوں گے ۔

۵ :- حافظ ابن کثیر رح نے " نہایۃ البدایۃ والنہایہ " ج ۱ ص ۱۵۷ میں دجّال کے بارے میں ( بروایت ابوبکر بن ابی شیبہ عن سفیان بن عیینہ عن الزہری، عن سالم عن ابیہ ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث نقل کی ہے :

| | |
|---|---|
| ولد یھودیًا لیقتلہ ابن مریم بباب لُدّ ۔ | " دجال یہودی پیدا کیا گیا تاکہ عیسٰی علیہ السلام اسے باب لُد پر قتل کریں " |

Marfat.com

## ۱۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ :

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ :

یقتله الله تعالیٰ بالشام علیٰ عقبة یقال لها عقبة افیق. ثلاث ساعات یمضین من النهار علیٰ یدی عیسی بن مریم۔

(کنز العمال ج ۱۴ ص ۶۱۲ حدیث نمبر ۳۹۷۰۹)

"اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال کو قتل کرے گا، ملک شام میں، تین گھڑی دن چڑھے۔ ایک گھاٹی پر، جس کو افیق کی گھاٹی کہا جاتا ہے۔"

## ۱۶ سولہ صحابہؓ کا عقیدہ :

امام ترمذیؒ نے "باب ماجاء فی قتل عیسی بن مریم الدجال" میں حضرت مجمع بن جاریہؓ کی یہ حدیث نقل کی ہے :

سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یقتل ابن مریم الدجال بباب لُدّ.

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دجال کو باب لُد پر قتل کریں گے۔"

اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد امام ترمذیؒ فرماتے ہیں :

"وفی الباب عن عمران[۱] بن حصین ونافع[۲] بن عتبة وابی[۳] برزة وحذیفة[۴] بن اسید وابی[۵] هریرة

وکیسان[6] وعثمان[7] بن ابی العاص وجابر[8] وابی[9] امامة وابن[10] مسعود وعبد[11] اللہ بن عمرو وسمرة[12] بن جندب والنواس[13] بن سمعان وعمرو[14] بن عوف وحذیفة[15] بن الیمان ـــــ ھذا حدیث صحیح "

یعنی مجمع بن جاریہؓ کی حدیث صحیح ہے ۔ اور اس کے علاوہ اس موضوع پر کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو باب لُد پر قتل کریں گے مزید پندرہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے احادیث مروی ہیں ۔

## حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ :

صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۹۰ ۔ باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷ ۔ باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

| | |
|---|---|
| والذی نفسی بیدہٖ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکمًا عدلًا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لایقبلہ احد حتی تکون السجدة الواحدة | "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عنقریب تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام حاکم عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ پس صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کردیں گے، جزیہ موقوف کردیں گے، اور مال و دولت کی ایسی فراوانی |

Marfat.com

خیرٌ من الدنیا و مافیھا۔ | ہو گی کہ کوئی اسے قبول نہیں کرے گا، حتّٰی کہ ایک سجدہ (اس وقت

کے لوگوں کے نزدیک) دنیا و مافیہا سے بہتر ہو گا"۔

اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ اگر تم اس کی تصدیق قرآن کریم سے چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو:

وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَکُوْنُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا (النساء آیت ۱۵۹) | "اور نہیں رہے گا کوئی اہل کتاب میں مگر ایمان لائے گا عیسٰی علیہ السلام پر عیسٰی علیہ السلام کے مرنے سے پہلے۔ اور قیامت کے دن عیسٰی علیہ السلام ان پر گواہ ہوں گے"۔

حضرات محدثین نے یہاں دو احتمال لکھے ہیں۔ ایک یہ کہ اس حدیث میں آیت کی تلاوت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعًا ہو۔ دوسرے یہ کہ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہو۔ اور طحاوی شریف باب سؤر الھر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد رشید امام محمد بن سیرینؒ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جب ان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بارے میں سوال کیا گیا کہ آیا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے؟ تو فرمایا کہ:

کل حدیث ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ | "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہر حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتی ہے"۔

Marfat.com

بہرحال حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوئیں :

**اوّل** :۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آخری زمانے میں نزول کا مسئلہ قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے ۔

**دوم** :۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ تمام ارشادات جو نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہیں وہ قرآن کریم کی ہی شرح و تفسیر ہیں ۔

**سوم** :۔ جس عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا قرآن کریم اور ارشادات نبویہ میں ذکر ہے اس سے وہی حضرت عیسیٰ بنفس نفیس مراد ہیں ۔ نہ کہ کوئی مبہم و مجہول عیسیٰ یا کوئی مفروض ابن مریم ۔

**چہارم** : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا حلقۂ درس مسجد نبوی میں ہوتا تھا ۔ اور وہ ہزاروں کے مجمع میں علی رؤس الاشہاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر قرآن کریم اور حدیث نبوی کے حوالے باصرار و تکرار پیش کرتے تھے ۔ مگر کسی صحابی اور کسی تابعی نے ان کو اس پر نہیں ٹوکا ۔ اور یہ ممکن نہیں تھا کہ صدر اول میں کوئی غلط بات نعوذ باللہ مسجد نبوی میں بیٹھ کر علیٰ رؤس الاشہاد قرآن و حدیث کے حوالے سے کہی جائے ۔ اور صحابہؓ و تابعینؒ کی پوری جماعت میں ایک آدمی بھی اسے ٹوکنے والا نہ اٹھے ۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ابوہریرہؓ کے تمام ہمعصر صحابہ و تابعین کا یہی مذہب تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانے میں آسمان سے نازل ہوں گے ۔ اور انہوں نے قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی عقیدہ اخذ کیا تھا ۔

⁂

Marfat.com

# حضرت مغیرہ بن شعبہ رضؓ کا عقیدہ:

درمنثور ج ۵ ص ۲۰۴ میں ابوبکر بن ابی شیبہ کی تخریج سے اور مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۰۶ میں طبرانی کے حوالہ سے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان کی مجلس میں کہا "صلی اللہ علی محمد خاتم الانبیاء لا نبی بعدہٗ" آپؓ نے فرمایا:

حسبک ان تقول خاتم الانبیاء. فانا کنا نحدث ان عیسیٰ خارج. فان کان خارجاً فقد کان قبلہٗ وبعدہٗ.

"خاتم الانبیا کہہ دیتے تب بھی کافی تھا۔ کیونکہ ہم سے (صحابہ کرامؓ سے) بیان کیا گیا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام تشریف لانے والے ہیں۔ پس جب وہ تشریف لائیں گے تو آپؐ سے پہلے بھی ہوئے اور بعد بھی۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف کی خبر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو معلوم تھی۔ اور وہ اس پر عقیدہ رکھتے تھے۔ دوسرے یہ کہ "لا نبی بعدی" کا ارشاد نبوی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کے منافی نہیں کیونکہ "لا نبی بعدی" کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو منصب نبوت عطا نہیں کیا جائے گا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اگرچہ آپؐ کے بعد تشریف لانے والے ہیں مگر ان کو نبوت آپؐ سے پہلے مل چکی ہے۔

Marfat.com

## اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ کا عقیدہ :

الف : درمنثور ج ۵ ص ۲۰۴ میں حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ ارشاد نقل کیا ہے :

| | |
|---|---|
| قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لانبی بعدہٗ | "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہو مگر یہ نہ کہو کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں" |

امام محمد طاہر گجراتیؒ "تکملہ مجمع البحار" میں (مادہ "زید" کے تحت) اس کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

| | |
|---|---|
| وھذا ناظر الی نزول عیسیٰ۔ | "(حضرت عائشہؓ کا) یہ ارشاد نزول عیسیٰ علیہ السلام کے لحاظ سے ہے" |

گویا ام المؤمنین رضی اللہ عنہا اس اندیشہ کی روک تھام فرما رہی ہیں کہ "لانبی بعدہٗ" کو غلط معنیٰ پہنا کر کل کو کوئی ملحد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کے قطعی عقیدہ کی نفی نہ کرنے لگے۔

ب :- مسند احمد ج ۶ ص ۷۵ اور درمنثور ج ۲ ص ۲۴۲ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث خروج دجال کے بارے میں مروی ہے : اس میں یہ الفاظ ہیں :

| | |
|---|---|
| حتی یأتی فلسطین بباب لُدّ فینزل عیسیٰ علیہ السلام فیقتلہ۔ ثم | "یہانتک دجال فلسطین میں باب لُدّ کے پاس پہنچے گا۔ پس عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر اس کو |

Marfat.com

| | |
|---|---|
| یمکث عیسی علیہ السلام فی الارض اربعین سنۃً اماماً عدلاً وحکماً مقسطاً | قتل کریں گے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس برس امام عادل اور حاکم منصف کی حیثیت سے ٹھہریں گے۔" |

حافظ نورالدین ہیثمی مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۴۸ میں اس حدیث کو نقل کر کے لکھتے ہیں :

| | |
|---|---|
| رجالہ رجال الصحیح غیر الحضرمی بن لاحق وھو ثقۃ۔ | "اس حدیث کے تمام راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں سوائے حضرمی بن لاحق کے۔ اور وہ ثقہ ہیں۔" |

## حضرت جابرؓ کا عقیدہ :

صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷ ، مسند احمد ج ۳ ص ۳۴۵ و ۳۸۴ ، میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث مروی ہے :

| | |
|---|---|
| سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاتزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاھرین الی یوم القیمۃ۔ قال فینزل عیسی بن مریم علیہ السلام فیقول امیرھم : تعال فصل لنا | "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ میری امّت کی ایک جماعت ہمیشہ حق کی خاطر لڑتی اور قیامت تک غالب رہے گی۔ پس عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے۔ تو مسلمانوں کا امیر (امام مہدی) عرض کرے گا کہ تشریف لائیے |

Marfat.com

| | |
|---|---|
| فیقول: لا، ان بعضکم علیٰ بعض امراء تکرمۃ اللہ ھٰذہ الامّۃ۔ | ہمیں نماز پڑھایئے۔ آپؑ فرمائیں گے نہیں، تم میں سے بعض، بعض پر امیر ہیں۔ یہ حق تعالیٰ کی جانب سے اس امّت کا اعزاز ہے۔" |

÷ ÷ ÷ ÷

## حضرت ابن عباسؓ کا عقیدہ

**الف:** مستدرک حاکم ج ۲ ص ۳۰۹، اور درمنثور ج ۲ ص ۲۴۱ میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد خداوندی "وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ "قبل موتہ" سے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا تشریف لانا مراد ہے۔

**ب:** تفسیر ابن جریر ج ۶ ص ۱۴، اور درمنثور ج ۲ ص ۲۴۱ میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:-

| | |
|---|---|
| قبل موت عیسیٰ۔ یعنی انّہ سیدرک اناس من اھل الکتاب حین یبعث عیسیٰ فیؤمنون بہ۔ | "قبل موتہ سے مراد ہے عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے۔ حق تعالیٰ شانہٗ کی مراد یہ ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے |

اس وقت اہل کتاب کے کچھ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کو پائیں گے اور وہ آپ پر ایمان لائیں گے۔"

**ج:** درمنثور ج ۲ ص ۳۶ میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت کریمہ "یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:

| | |
|---|---|
| قال انّی رافعک ثم | "حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ |

| | |
|---|---|
| متوفیك فی آخر الزمان | میں تجھے سردست اٹھانے والا ہوں |

پھر آخری زمانے میں تجھے وفات دینے والا ہوں۔"

د: تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۵۷۴ میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت کریمہ " وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ " کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ ایک دوسرے شخص پر ڈال دی گئی۔

| | |
|---|---|
| ورفع عیسی من روزنة فی البیت الی السماء۔ | " اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مکان کے روشن دان سے آسمان کی طرف اٹھالیا گیا۔" |

امام ابن کثیر اس حدیث کو نقل کر کے فرماتے ہیں " هذا اسناد صحیح الی ابن عباس۔"

ه: مجمع الزوائد ج ۷ ص ۱۰۴ میں بروایت طبرانی اور درمنثور ج ۶ ص ۲۰ میں فریابی، سعید بن منصور، مسدد، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور طبرانی کے حوالے سے حضرت ابن عباسؓ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ انہوں نے آیت کریمہ " وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ " کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:

| | |
|---|---|
| خروج عیسی بن مریم قبل یوم القیامة۔ | " آیت کا مطلب یہ ہے کہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا قیامت کی نشانی ہے۔" |

و: درمنثور ج ۲ ص ۳۵۰ میں بروایت ابو الشیخ حضرت ابن عباسؓ کا ارشاد مروی ہے کہ انہوں نے آیت کریمہ " اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ " کی تفسیر میں فرمایا:

| | |
|---|---|
| ومد فی عمره حتی اهبط | " اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر |

| | |
|---|---|
| من السماء الی الارض | طویل کردی گئی ہے۔ حتیٰ کہ وہ آخری، |
| یقتل الدّجّال ۔ | زمانے میں آسمان سے زمین پر اتارے |
| ☆ ☆ ☆ ☆ | جائیں گے۔ تاکہ دجّال کو قتل کریں"۔ |

اس لئے "اِنْ تُعَذِّبْهُمْ" کا تعلق ان لوگوں سے ہے جو تثلیث پر مرے اور "اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ" کا تعلق ان حضرات سے ہے جو آخری زمانے میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کے وقت تثلیث سے تائب ہو کر توحید کے قائل ہو جائیں گے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ان تفسیری ارشادات سے ان کا عقیدہ واضح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بجسدِ عنصری آسمان پر اٹھالیا گیا، انہیں طویل عمر عطا کی گئی۔ آخری زمانے میں وہ دجّال کو قتل کرنے کے لئے نازل ہوں گے۔ اس وقت تمام اہل کتاب ایمان لائیں گے۔ تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگی۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

# حضرات تابعینؒ

صحابہ کرامؓ کے بعد ہم حضرات تابعینؒ کے دور کو لیتے ہیں۔ جو حضرات صحابہ کرامؓ اور بعد کی امت کے درمیان واسطہ ہیں۔ اور جنہوں نے علوم نبوت اور صحابہ کرامؓ کے ارشادات بعد کی امت تک منتقل کئے ہیں۔ حضرات تابعینؒ میں ایک شخص کا بھی نام نہیں ملتا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول کا منکر ہو۔ اس کے برعکس ان حضرات تابعین کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہے جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع آسمانی، ان کی حیات اور قرب قیامت میں ان کے دوبارہ تشریف لانے کا عقیدہ منقول ہے۔ یہاں چند اکابر تابعین کا حوالہ دینا کافی ہوگا۔

## حضرت سعید بن مسیبؒ کا عقیدہ :

حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ (م ۹۳ھ) اجلۂ تابعین میں سے ہیں، پوری امت ان کی جلالت قدر پر متفق ہے۔ علم وفضل کے لحاظ سے ان کو سید التابعین شمار کیا جاتا ہے۔ یہ حضرت ابوہریرہ کے عزیز داماد تھے، اور ان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آخری زمانے میں نزول کی تصریح نقل کرتے ہیں۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۹۰، صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷)

## حضرت طاؤسؒ کا عقیدہ :

حضرت طاؤس بن کیسان (ف ۱۰۶ھ) مشہور تابعی ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ

Marfat.com

اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ، ابن عباس، زید بن ثابت، زید بن ارقم اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم اکابر صحابہ کے شاگرد تھے۔ مصنّف عبدالرزاق (ص ۳۷۸ ج ۱۱) میں بسندِ صحیح ان کا ارشاد نقل کیا ہے:

| | |
|---|---|
| عشر آیات بین یدی الساعۃ۔ طلوع الشمس من مغربھا والدخان والدجال والدابۃ ونزول عیسیٰ الخ | "قیامت کی علاماتِ (کبریٰ) دس ہیں۔ آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا، دخان، دجّال، دابۃ الارض، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا۔" |

نیز اسی میں ان کا یہ ارشاد بھی بسندِ صحیح نقل کیا ہے:

| | |
|---|---|
| ینزل عیسی بن مریم اماماً ھادیاً ومقسطاً عادلاً۔ فاذا نزل کسر الصلیب وقتل الخنزیر ووضع الجزیۃ وتکون الملۃ واحدۃ ویوضع الامن فی الارض .... (ج ۱۱ ص ۴۰۰) | "حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام ہادی اور حاکم منصف کی حیثیت سے نازل ہوں گے پس جب وہ نازل ہوں گے تو صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور دین صرف ایک ہو جائے گا، اور زمین میں امن کا دور دورہ ہوگا۔" |

## حضرت حسن بصریؒ کا عقیدہ:

امام حسن بصریؒ (ف ۱۱۰ھ) جن کی شہرۂ آفاق شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ تفسیر ابن جریر ج ۶ ص ۱۴ میں ان کا ارشاد نقل کیا ہے کہ انہوں نے آیت کریمہ "وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ" کی

Marfat.com

تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ آیت سے مراد ہے اہل کتاب کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان لانا:

| | |
|---|---|
| واللہ انہ الآن لحی عند اللہ. ولکن اذا نزل اٰمنوا بہ اجمعون. نیز دیکھئے تفسیر ابن کثیر صفحہ ۵۷۶ ج ۱ | "اللہ کی قسم وہ اب اللہ تعالیٰ کے پاس زندہ ہیں۔ لیکن جب وہ نازل ہوں گے تب سب اہل کتاب ان پر ایمان لائیں گے۔" |

تفسیر در منثور ج ۲ ص ۲۴۱ میں ان کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

| | |
|---|---|
| انّ اللہ رفع الیہ عیسیٰ وھو باعثہٗ قبل یوم القیامۃ مقامًا یؤمن بہ البر والفاجر. ایضاً ابن کثیر صفحہ ۵۷۶ ج ۱ | "بے شک اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف آسمان پر اٹھالیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو دوبارہ بھیجیں گے۔ تب ان پر تمام نیک و بد ایمان لائیں گے۔" |

تفسیر ابن کثیرؒ صفحہ ۳۶۶ ج ۱، تفسیر در منثور صفحہ ۳۶ ج ۲ میں حضرت حسن بصریؒ کی روایت سے یہ حدیث نقل کی ہے قال رسول اللہ صلی اللہ وسلم للیھود ان عیسیٰ لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامہ۔

## امام محمد بن سیرینؒ کا عقیدہ:

امام محمد بن سیرین بصری (ف ۱۱۰ھ) فرماتے ہیں:

| | |
|---|---|
| ینزل ابن مریم، علیہ لامتہ وممصرتان بین الأذان والاقامۃ فیقولون لہ تقدم، فیقول بل یصلی بکم امامکم انتم امراء بعضکم علیٰ بعض۔ | "حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اذان و اقامت کے درمیان نازل ہوں گے۔ آلات جنگ اور دو زرد چادریں ان کے زیب تن ہوں گی، لوگ کہیں گے کہ آگے ہو کر نماز پڑھائیے آپ فرمائیں گے نہیں بلکہ تمہارا |

Marfat.com

| | |
|---|---|
| (مصنف عبدالرزاق ص ۳۹۹ ج ۱۱) | امام ہی تمہیں نماز پڑھائے گا تم ایک دوسرے پر امیر ہو۔" |

نیز ان کا ارشاد ہے:

| | |
|---|---|
| انہ المهدی الذی یصلی وراءہ عیسیٰ۔ | "سچے مہدی وہ ہوں گے جن کی اقتدار میں عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھیں گے۔" |
| (حوالہ بالا) | |

امام سیوطیؒ نے اپنے رسالہ "العرف الوردی" میں "مصنف ابن ابی شیبہ" کے حوالے سے امام محمد بن سیرینؒ کا یہ ارشاد ان الفاظ میں نقل کیا ہے:

| | |
|---|---|
| المهدی من هذه الامة وهو الذی یؤم عیسیٰ بن مریم علیهما السلام۔ | "مہدی اسی امت میں ہوں گے۔ اور مہدی وہ ہوں گے جن کی اقتدا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھیں گے۔" |
| (الحاوی للفتاوی ص۔) | |

## امام محمدؐ بن الحنفیہؒ کا عقیدہ:

حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فرزند حضرت محمد بن الحنفیہ (ف ۸۰ھ) آیت کریمہ "وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

| | |
|---|---|
| لیس من اهل الکتاب احدٌ الا اتته الملائکة یضربون وجههٗ ودبرهٗ ثم یقال یا عدو الله | "اہل کتاب میں سے جو شخص مرتا ہے فرشتے اس کے منہ اور پشت پر مارتے ہیں۔ پھر کہا جاتا ہے کہ او اللہ کے دشمن! بے شک عیسیٰ علیہ السلام |

Marfat.com

انّ عیسی روح اللّٰه وکلمته کذبت علی اللّٰه وزعمت انّه اللّٰه۔ وان عیسی لم یمت وانّه رفع الی السماء وھو نازل قبل ان تقوم الساعة فلا یبقی یھودی ولا نصرانی الّا اٰمن بہ۔

(درمنثور ص ۲۴۱ ج ۲)

روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ تو نے خدا پر جھوٹ باندھا اور تو نے یہ عقیدہ جمایا کہ وہ خدا ہیں۔ اور عیسیٰ علیہ السلام مرے نہیں۔ بلکہ وہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ اور قیامت سے پہلے نازل ہوں گے۔ پس اس وقت کوئی یہودی اور نصرانی ایسا نہیں رہے گا جو ان پر ایمان نہ لائے۔"

## ابو العالیہ تابعیؒ کا عقیدہ:

حضرت ابو العالیہ رفیع بن مہران الریاحی البصری (م ۹۳ھ) جلیل القدر تابعی ہیں، وہ فرماتے ہیں:

ما ترک عیسی بن مریم حین رفع الّا مدرعة صوف وخفی راعٍ وحذافة یحذف بہ الطیر۔

(درمنثور ص ۲۳۹ ج ۲)

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب اٹھایا گیا تو ان کے پاس صرف یہ چیزیں تھیں، پشم کی ایک گودڑی، چرواہے کے سے جوتے، اور ایک غلیل جس سے پرندوں کا شکار کرتے تھے۔"

## ابو رافع تابعیؒ کا عقیدہ:

حضرت ابو رافع نفیع بن رافع المدنی سے بھی، جو اکابر تابعین میں سے ہیں،

یہی مضمون منقول ہے۔ (حوالہ بالا)

## امام زین العابدینؒ، امام باقرؒ، اور امام جعفر صادقؒ کا عقیدہ:

امام جعفر صادق (م ۱۴۸ھ) اپنے والد امام محمد باقر (م ۱۱۴ھ) سے، اور وہ اپنے والد ماجد امام علی بن حسین زین العابدین (م ۹۴ھ) رضی اللہ عنہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں:-

| | |
|---|---|
| کیف تھلک امۃ أنا اولھا، والمھدی وسطھا والمسیح اٰخرھا (مشکوٰۃ ص ۵۸۳) | "وہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں میں ہوں۔ درمیان میں مہدی ہیں اور آخر میں حضرت مسیح علیہ السلام ہوں گے۔" |

## امام مجاہدؒ کا عقیدہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے مایۂ ناز شاگرد حضرت امام مجاہد بن جبیرؒ (م ۱۰۳ھ) حق تعالیٰ کے ارشاد "وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-

| | |
|---|---|
| صلبوا رجلاً غیر عیسیٰ شبھوہ بعیسیٰ یحسبونہ ایاہ۔ ورفع اللہ الیہ عیسیٰ حیًا۔ | "یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بجائے ایک اور آدمی کو سولی پر لٹکایا۔ جسے لوگ عیسیٰ سمجھ رہے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ |

Marfat.com

| | |
|---|---|
| ( درمنثور ج ۲ ص ۲۳۸ و تفسیر ابن جریر ج ۶ ص ۱۲ ) | نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف زندہ اٹھالیا ۔" |

نیز درمنثور میں بحوالہ ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید ، ابن المنذر و ابن ابی حاتم حضرت مجاہدؒ کا یہ قول نقل کیا ہے :۔

| | |
|---|---|
| رفع ادریس کما رفع عیسیٰ ولم یمت ۔ | " ادریس علیہ السلام کو بھی عیسیٰ علیہ السلام کی طرح آسمان پر اٹھالیا گیا اور وہ مرے نہیں ۔" |

۞ ۞ ۞ ۞ ۞

## امام قتادہؒ کا عقیدہ :

حضرت قتادہ بن دعامہؒ (م ۱۱۷ھ) حق تعالیٰ کے ارشاد " وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ " کی تفسیر میں فرماتے ہیں :

| | |
|---|---|
| اذا نزل اٰمنت به الادیان کلها ۔ ویوم القیامة یکون علیهم شهیدًا انّه قد بلّغ رسالة ربّه واقرّ علی نفسه بالعبودیة ۔ | " جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو تمام اہل ادیان ایمان لے آئیں گے اور آپ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے کہ آپ نے اپنے رب کا پیغام پہنچادیا تھا ۔ اور اپنی بندگی کا اقرار کیا تھا ۔" |

( درمنثور ج ۲ ص ۲۴۱ و تفسیر ابن جریر ج ۶ ص ۱۴ )

نیز آیت کریمہ " يٰعِيْسٰۤى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ " کی تفسیر میں فرماتے ہیں :۔

| | |
|---|---|
| هذا من المقدم و | " آیت میں تقدیم و تاخیر ہے ، |

المؤخر وتقديره انی رافعك الیّ ومتوفیك یعنی بعد ذلك.
(تفسیر ابن کثیر ج ا ص ۳٦٦)

اور مطلب یہ ہے کہ اے عیسیٰ! سر دست میں تجھے اٹھانے والا ہوں پھر اس کے بعد سے آخری زمانے میں تجھے وفات دوں گا۔"

نیز آیت کریمہ " وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ " کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

نزول عیسیٰ علیہ السلام علمٌ للساعۃ۔ (در منثور ص ۲۰ ج ٦)

" (قرب قیامت میں) عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا قیامت کی نشانی ہے۔"

## امام ابو مالک غفاریؒ تابعی کا عقیدہ:

جلیل القدر تابعی حضرت غزوان ابو مالک الغفاری الکوفی آیت کریمہ " وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ " کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-

ذلك عند نزول عیسیٰ ابن مریم۔ لا یبقی احدٌ من اھل الکتاب الّا اٰمن بہ۔ (تفسیر ابن جریر ص ۱۴ ج ٦)

" یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول ہونے کے بعد ہوگا۔ اس وقت اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہیں رہے گا جو آپ پر ایمان نہ لائے۔"

## امام محمد بن زید تابعیؒ کا عقیدہ:

امام مالکؒ کے استاذ حضرت محمد بن زید تابعیؒ آیت کریمہ " وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ " کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-

Marfat.com

| | |
|---|---|
| اذا نزل عیسی علیہ السلام فقتل الدجال لم یبق یھودی فی الارض الا أمن بہ۔ (تفسیر ابن جریر ج ۶ ص ۱۴) | "جب عیسیٰ علیہ السلام (آخری زمانے میں) نازل ہوکر دجال کو قتل کردیں گے تو کوئی یہودی زمین پر باقی نہیں رہے گا مگر آپ پر ایمان لے آئے گا۔" |

## امام ابن جریج کا عقیدہ:

امام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج المکی (۱۵۰ھ) حق تعالیٰ کے ارشاد " اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ " کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

| | |
|---|---|
| معنی متوفیك قابضك ورافعك الی السماء من غیر موت۔ (تفسیر قرطبی ج ۴ ص ۱۰۰) | "متوفیك کے معنی ہیں کہ تجھے اپنی تحویل میں لیکر آسمان کیطرف اٹھانے والا ہوں بغیر موت کے"۔ |

## امام ربیع بن انس کا عقیدہ:

امام ربیع بن انس البکری البصری الخراسانی (۱۴۰ھ) آیت کریمہ " اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ " کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| المراد من التوفی النوم وکان عیسیٰ قد نام فرفعه الله تعالیٰ نائمًا الی السماء (تفسیر بغوی ج ۲ ص ۱۵۰) | "توفی سے مراد نیند ہے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام سو رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نیند کی حالت میں آسمان پر اٹھالیا"۔ |

Marfat.com

## امام ضحاکؒ کا عقیدہ :

امام ابو القاسم ضحاک بن مزاحم الہلالی الخراسانی ( مابعد ۱۰۰ھ ) آیت کریمہ " اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ " کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس میں تقدیم و تاخیر ہے ۔ امام قرطبی لکھتے ہیں :

قال جماعة من اهل المعانی منهم الضحاک والفراء فی قوله تعالیٰ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ علی التقدیم والتاخیر لان الواو لا توجب الرتبة . والمعنی انی رافعک الیّ ومطهرک من الذین کفروا . ومتوفیک بعد ان تنزل من السماء .
(تفسیر بغوی ج۲ ص ۱۵۰ ، تفسیر قرطبی ج۴ ص ۹۹ )

" اہل معانی کی ایک جماعت بشمول امام ضحاکؒ و امام فراءؒ حق تعالیٰ کے ارشاد : " انی متوفیک ورافعک الیّ " کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ تقدیم و تاخیر پر محمول ہے کیونکہ واؤ ترتیب کو ثابت نہیں کرتی ۔ مطلب یہ کہ میں سردست تجھ کو اپنی طرف آسمان پر اٹھانے والا ہوں اور ان کافروں کی صحبت سے پاک کرنے والا ہوں اور جب تم آسمان سے نازل ہو گے اس کے بعد تجھے وفات دوں گا ۔"

اور قرطبیؒ نے امام ضحاکؒ سے حضرت عیسیٰؑ کے رفع الی السما کا مفصل واقعہ بھی نقل کیا ہے ۔ ( تفسیر قرطبی ص۱۰۱ ج ۴ )

Marfat.com

# ائمہ اربعہؒ کا عقیدہ

حضرات تابعینؒ کے بعد امت اسلامیہ کے سب سے بڑے مقتدا ائمہ اربعہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل (رحمہم اللہ) ہیں۔ چنانچہ بعد کی پوری امت ان کی جلالت قدر پر متفق ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے نزدیک کسی مسئلہ پر ان چار اکابر کا اتفاق اجماع امت کی دلیل ہے۔ ("عقد الجید" مترجم "باب تاکید الاخذ بھذہ المذاہب الاربعۃ والتشدید فی ترکھا والخروج عنھا ص۵۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آخری زمانے میں نازل ہونے کا عقیدہ ائمہ اربعہ کی تصریحات سے بھی ثابت ہے۔ چنانچہ :-

## * امام اعظم ابوحنیفہؒ کا عقیدہ :

الامام الاعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت الکوفیؒ (م ۱۵۰ھ) "فقہ اکبر" میں فرماتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| وخروج الدجال ویاجوج | " دجال اور یاجوج ماجوج کا نکلنا |
| وماجوج وطلوع الشمس | اور آفتاب کا مغرب کی طرف سے |
| من مغربھا ونزول عیسیٰ | طلوع ہونا اور عیسیٰ علیہ السلام کا |
| علیہ السلام من السماء | آسمان سے نازل ہونا اور دیگر علامات |
| وسائر علامات یوم | قیامت، جیساکہ احادیث صحیحہ |
| القیامۃ علی ماوردت | ان میں وارد ہوئی ہیں سب حق |

Marfat.com

| | |
|---|---|
| به الاخبار الصحیحة حق کائن واللّٰه یهدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم (شرح فقہ اکبر : ملا علی قاری ص۱۳۶ مطبوعہ مجتبائی ۱۳۴۸ھ) | ہیں۔ ضرور ہوں گی۔" |

# امام مالکؒ کا عقیدہ :

امام دارالہجرۃ مالک بن انس الاصبحیؒ (م ۱۷۹ھ) "العتیبہ" میں فرماتے ہیں:

| | |
|---|---|
| قال مالک بین الناس قیام یستمعون لاقامة الصلوٰة فتغشاهم غمامة فاذا عیسیٰ قد نزل. (شرح مسلم للابی ص۲۶۶ ج۱) | "امام مالکؒ نے فرمایا کہ دریں اثنا کہ لوگ کھڑے نماز کی اقامت سن رہے ہوں گے اتنے میں ان کو ایک بدلی ڈھانک لے گی، کیا دیکھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو چکے ہیں" |

"العتیبہ" میں امام مالکؒ کا یہ ارشاد بھی منقول ہے :

| | |
|---|---|
| کان ابوھریرةؓ یلقی الفتی الشاب فیقول یا ابن اخی انک عسیٰ ان تلقی عیسیٰ بن مریم فاقرأه منی السلام. (حوالہ مذکورہ بالا ص۲۶۵ ج۱) | "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کسی نوجوان سے ملتے تو اس سے فرمایا کرتے تھے کہ بھتیجے! شاید تم عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے ملو، تو آپؑ کی خدمت میں میرا اسلام کہہ دینا۔" |

نیز مؤطا ص ۳۶۸ میں امام مالکؒ نے ایک باب کا عنوان قائم کیا ہے:

Marfat.com

" صفۃ عیسیٰ بن مریم والدجال " اور اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دجال دونوں کے حلیے کی حدیث نقل کی ہے۔ اور یہ ٹھیک وہی حلیہ ہے جو بوقت خروج، دجال کا اور بوقت نزول، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا احادیث طیبہ میں بیان کیا گیا ہے۔ اس سے واضح ہے کہ امام مالکؒ کا عقیدہ بھی وہی ہے جو پوری امت کا ہے کہ آخری زمانے میں دجال نکلے گا تو اس کو قتل کرنے کے لئے عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔

## امام احمد بن حنبلؒ کا عقیدہ:

امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانیؒ (م ۲۴۱ھ) کی کتاب " مسند " چھ ضخیم جلدوں میں امت کے سامنے موجود ہے۔ جس میں بہت سی جگہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ درج ہے۔ حوالہ کے لئے مندرجہ ذیل صفحات کی مراجعت کی جائے۔

جلد اول : ۳۷۵۔

جلد دوم : ۲۲ و ۳۹ و ۶۸ و ۸۳ و ۱۲۲ و ۱۲۶ و ۱۴۴ و ۱۵۴ و ۱۶۶ و ۲۴۰ و ۲۷۲ و ۲۹۰ و ۲۹۸ و ۲۹۹ و ۳۳۶ و ۳۹۴ و ۴۰۶ و ۴۱۱ و ۴۳۷ و ۴۸۲ و ۴۹۴ و ۵۱۳ و ۵۳۸ و ۵۴۰۔

جلد سوم : ۳۴۵ و ۳۶۸ و ۳۸۴ و ۴۲۰۔

جلد چہارم : ۱۸۱ و ۱۸۲ و ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۳۹۰ و ۴۲۹۔

جلد پنجم : ۱۳ و ۱۶ و ۲۷۸۔

جلد ششم : ۷۵۔

Marfat.com

# امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کا عقیدہ:

امام ابو جعفر الطحاویؒ (۳۲۱ ھ) اپنے رسالہ "عقیدۃ الطحاویؒ" کی تمہید میں لکھتے ہیں:-

| | |
|---|---|
| ھذا ذکر بیان عقیدۃ اہل السنۃ و الجماعۃ علی مذھب فقہاء الملۃ ابی حنیفۃ نعمان بن الثابت الکوفی وابی یوسف یعقوب بن ابراھیم الانصاری ومحمد بن الحسن الشیبانی رضوان اللہ علیہم اجمعین وما یعتقدون من اصول الدین ۔ ویدینون بہ لرب العٰلمین ۔ (عقیدۃ الطحاویؒ) | "اس رسالہ میں عقیدۃ اہل سنت والجماعت درج کیا جاتا ہے جو فقہائے ملت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت الکوفی، امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم الانصاری۔ (م ۲۰۸ھ) اور امام محمد بن حسن شیبانی۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مذہب کے مطابق ہے۔ اور ان اصول دین کا بیان ہے جس کا یہ حضرات عقیدہ رکھتے تھے۔ اور جن کے مطابق رب العالمین کی اطاعت و بندگی کرتے تھے"۔ |

اس تمہید کے بعد انہوں نے جو عقائد درج کئے ہیں ان میں خروج دجال، اور عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کا عقیدہ بھی ہے۔ (ان کی یہ عبارت چوتھی صدی کے ذیل میں آئے گی)

امام طحاویؒ کے اس ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف فقہائے ملت ائمہ ثلاثہ کا بلکہ تمام سلف صالحین اہل سنت والجماعت کا بلا اختلاف یہی عقیدہ تھا ــــــــ

# تیسری صدی

## امام ابوداؤد طیالسیؒ کا عقیدہ

الامام الحافظ سلیمان بن داؤد بن الجارود ابوداؤد الطیالسی البصری (۲۰۴ھ) نے مسند میں خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث متعدد جگہ درج کی ہیں۔ تفصیل کے لئے مندرجہ ذیل صفحات کی طرف مراجعت فرمائیے

| | | |
|---|---|---|
| مسند حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ حدیث نمبر | ۴۳۴ | ص ۵۸ |
| مسند ابی برزہ سلمیؓ " " " نمبر | ۹۲۳ | ص ۱۲۴ |
| مسند حذیفہ بن اسیدؓ " " " نمبر | ۱۰۶۷ | ص ۱۴۳ |
| مسند سفینہؓ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمبر | ۱۱۰۶ | ص ۱۵۰ |
| مسند مجمع بن جاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث نمبر | ۱۲۲۷ | ص ۱۷۰ |
| مسند محجن بن ادرعؓ " " " " نمبر | ۱۲۹۵ | ص ۱۸۳ |
| مسند اسماء بنت یزیدؓ " " " نمبر | ۱۶۳۳ | ص ۲۲۷ |
| مسند عبداللہ بن عمرؓ " " " نمبر | ۱۸۱۱ | ص ۲۴۹ |
| مسند ابی ہریرہؓ " " " نمبر | ۲۳۲۶ | ص ۳۰۶ |
| " " " " نمبر | ۲۳۴۹ | ص ۳۰۸ |
| " " " " نمبر | ۲۵۳۲ | ص ۳۳۰ |
| " " " " نمبر | ۲۵۴۱ | ص ۳۳۱ |
| " " " " نمبر | ۲۵۴۹ | ص ۳۳۲ |
| " " " " نمبر | ۲۵۷۵ | ص ۳۳۵ |
| " " " " نمبر | ۲۵۷۸ | ص ۳۳۶ |
| مسند ابن عباسؓ " " " نمبر | ۲۷۱۰ | ص ۳۵۳ |

Marfat.com

## امام عبدالرزاقؒ کا عقیدہ

امام ہمام عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی رحمہ اللہ (۱۲۶ھ ۲۱۱) نے اپنی مشہور کتاب "المصنف" میں علامات قیامت کے ضمن میں نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث کی تخریج کی ہے دیکھئے جلد ۱۱، صفحات: ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹۔ اور جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۹ پر ایک مستقل باب "باب نزولِ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام" عنوان سے قائم کیا ہے اور اس کے تحت سات حدیثیں درج کی ہیں۔

## امام حمیدیؒ کا عقیدہ

امام بخاریؒ کے استاذ الامام الحافظ ابوبکر عبداللہ بن الزبیر بن عیسیٰ الحمیدی (م ۲۱۹ھ) نے اپنی مسند میں نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کی مندرجہ ذیل احادیث تخریج کی ہیں۔

۱۔ حضرت ابو سریحہ الغفاری رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ السلام نے قیامت کی دس علامتوں میں دجال کا نکلنا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا بھی ذکر فرمایا ہے۔ صد۳۶۴ ج ۲۔

۲۔ حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

| | |
|---|---|
| والذی نفسی بیدہ لیقتلہ ابن مریم بباب لد۔ صـ۳۶۰ - ج ۲ حدیث نمبر ۸۲۹ | قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اس |

Marfat.com

کو باب لد میں قتل کرینگے۔

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث، جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ——— کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فج الروحاء سے حج اور عمرے کا احرام باندھیں گے (ص۲۴۳ ج ۲، حدیث ۱۰۰۵)

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تم میں امام ہدیٰ اور حاکم منصف کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ الخ (ص ۲۴۸ ج ۲، حدیث ۱۰۹۸)

## امام ابوعبید قاسمؒ بن سلام کا عقیدہ

الامام الحافظ الفقیہ اللغوی عبید القاسم بن سلام الہروی (م ۲۲۴ھ) نے اپنی کتاب غریب الحدیث میں دجال کے بارے میں یہ حدیث نقل کی ہے:-

وقال ابو عبید فی حدیثہ انہ سمع رجلا حین فتحت جزیرۃ العرب او قال فتحت مکۃ. یقول: ابھوا الخیل فقد وضعت الحرب اوزارھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لاتزالون یقاتلون الکفار حتی یقاتل

جب جزیرہ عرب یا مکہ فتح ہوا، تو ایک شخص نے کہا کہ اپنے گھوڑوں کو راحت دو، کیونکہ لڑائی ہتھیار ڈال چکی ہے۔ اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم ہمیشہ کفار سے جہاد کرتے رہو گے۔ یہاں تک کہ تمہارے بقیہ لوگ دجّال سے قتال کرینگے۔

Marfat.com

| | |
|---|---|
| بقیتکم الدجال۔ | * * * |
| (غریب الحدیث ص ۱۱۴، ج ۳) | * * * |

نیز امام ابو عبید رحمہ اللہ نے یاجوج ماجوج کے بارے میں مندرجہ ذیل روایت نقل کی ہے۔

| | |
|---|---|
| وقال ابو عبید فی حدیث ابوھریرۃ فی یاجوج و ماجوج انہ یسلط علیھم النغف فیاخذ فی رقابھم (ص ۳۰۳۔ ج ۴۔ ط ۱۳۸۵ھ دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن) | یاجوج وماجوج کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آتا ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ ایک جرثومہ ان پر مسلط کر دیں گے جو ان کی گردن میں پھوڑے کی شکل میں نمودار ہوگا |

اور یہ بھی معلوم ہے کہ دجال سے قتال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہوگا۔ اور یہ کہ یاجوج وماجوج کا خروج بھی آپ ہی کے زمانے میں ہوگا۔

## امام ابوبکر بن ابی شیبہؒ کا عقیدہ

شیخ المحدثین الامام الحافظ ابوبکر عبداللہ بن ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان الواسطی الکوفی (د ۲۳۵ھ) کی روایت سے متعدد احادیث درمنثور میں نقل کی ہیں:۔ امام قرطبی لکھتے ہیں:

| | |
|---|---|
| وذکر ابن ابی شیبۃ بسند صحیح عن ابن عباس رضی اللہ عنھما لما اراد اللہ تبارک وتعالیٰ ان یرفع | اور امام ابن ابی شیبہ نے بسند صحیح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت |

Marfat.com

عیسیٰ الی السماء ...... الی قوله ...... ورفع الله تعالیٰ عیسیٰ الی السماء عن روزنة کانت فی البیت۔ (تفسیر قرطبی ص ۱۰۰، ج ۴)

عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھانے کا ارادہ فرمایا ..... پوری حدیث کے آخر میں ہے کہ ..... اور اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو مکان کے روشن دان سے آسمان کی طرف اٹھالیا۔

## امام ابن قتیبہؒ کا عقیدہ

ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ (۲۱۳ - ۲۷۶) اپنی کتاب "تاویل مختلف الحدیث" میں لکھتے ہیں:

(قالوا: حدیثان متدافعان متناقضان) قالوا۔ رویتم ان النبی صلی الله علیه وسلم، قال "لا نبی بعدی" ولا امة بعد امتی، فالحلال ما احله الله تبارك وتعالیٰ علی لسانی الی یوم القیامة، والحرام ما حرم الله تعالیٰ علی لسانی الی یوم

معترضین نے کہا کہ دو حدیثیں آپس میں متعارض ہیں۔ ایک طرف تو تم یہ روایت کرتے ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت کے بعد کوئی امت نہیں۔ پس جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے میری زبان سے حلال کر دیا وہ قیامت تک حلال رہے گی دوسری طرف یہ حدیث بھی روایت کرتے ہو عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں

Marfat.com

القيامة۔

ثم رويتم: ان المسيح عليه السلام ينزل فيقتل الخنزير، ويكسر الصليب ويزيد في الحلال۔

وعن عائشة رضي الله تعالیٰ عنها انها كانت تقول "قولوا الرسول الله صلی الله عليه وسلم، خاتم الانبياء ولا تقولوا لانبي بعده" وهذا متناقض۔

وقال ابو محمد: ونحن نقول انه ليس في هذا تناقض ولا اختلاف، لان المسيح صلی الله عليه وسلم نبي مقدم، رفعه الله تعالیٰ ثم ينزله في آخر الزمان علما للساعة قال الله تعالیٰ (وانه لعلم للساعة فلا تمترن بها)

گے خنزیر کو قتل کریں گے ۔ صلیب کو توڑیں گے ۔اور حلال میں اضافہ کریں گے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرمایا کرتی تھیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیا کہو مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ پس یہ تناقض ہے۔

جواب یہ ہے کہ ان دونوں باتوں میں کوئی تعارض نہیں اور نہ ہی کوئی اختلاف ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ ؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے زمانے کے نبی ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے اٹھا لیا تھا پھر آخری زمانے میں ان کو قیامت کی نشانی کے طور پر نازل فرمائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اور وہ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) نشانی ہے قیامت کی۔ پس اس میں

وقرأ بعض القراء (وانه
لَعَلَمٌ للساعة)
واذا نزل المسيح عليه
السلام لم ينسخ شيئاً
مما اتی به محمد رسول
الله صلى الله عليه وسلم
ولم يتقدم الامام من
امته، بل يقدمه، ويصلي
خلفه. واما قوله . ويزيد
فی الحلال" فان رجلا
قال لابی هريرة " ما يزيد
فی الحلال الا النساء "فقال
وذاك، ثم ضحك ابو هريرة
قال ابو محمد :
وليس قوله "يزيد فی
الحلال انه يحل لرجل،
ان يتزوج خمسا، ولا ستا
وانما اراد ان المسيح
عليه السلام لم ينكح
النساء، حتى رفعه الله
تعالى اليه، فاذا اهبطه

ہرگز شک نہ کرو" اور جب
مسیح علیہ السلام نازل ہونگے
توآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے دین کی کسی بات کو منسوخ
نہیں کریں گے اور (اتر کر پہلی
نماز میں) آپ کی امت کے
امام سے آگے نہیں ہوں گے،
بلکہ اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے
رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا یہ ارشاد کہ وہ حلال میں
اضافہ کریں گے۔ تو اس کی
تفسیر خود حدیث میں موجود
ہے۔ چنانچہ جب حضرت ابوہریرہؓ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث
روایت کی تو ایک شخص نے کہا
کہ حلال میں اضافہ عورتوں کے
سوا اور کیا کریں گے؟ حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
ہنس کر فرمایا، یہی مطلب ہے
امام ابو محمد بن قتیبہ فرماتے
ہیں کہ ارشاد نبویؐ "حلال میں

Marfat.com

تزوج امراة فزاد فیھا
احل اللہ لہ ، ای ازدادمنہ
فحینئذ لا یبقی احد من
اھل الکتاب ، الاعلم
انہ عبد اللہ عزوجل وایقن
انہ بشر ۔
واما قول عائشۃ رضی
اللہ عنہا ۔ قولوالرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خاتم الانبیأ ، ولا تقولوا
لا نبی بعدہ - فانھا تذھب
الی نزول عیسٰی علیہ السلام
ولیس ھذا من قولھا ،
ناقضا لقول رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
" لا نبی بعدی " لانہ
اراد : لا نبی بعدہٗ ینسخ
ماجئت بہ ، کما کانت
الانبیاء صلی اللہ علیہ
وسلم تبعث باالنسخ
وارادت ھی " ولا تقولوا

اضافہ کریں گے ،، کا یہ مطلب
ہرگز نہیں کہ کسی شخص کے لئے
اس وقت پانچ یا چھ شادیاں
جائز ہوں گی بلکہ مطلب یہ
ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام
نے رفع آسمانی سے قبل شادی
نہیں کی تھی ۔ بس جب اللہ تعالے
ان کو قرب قیامت میں نازل
فرمائیں گے تو ایک عورت سے
شادی کریں گے اس طرح
اللہ تعالٰی نے جو چیز ان کے لئے
حلال کی ہیں ان میں اس ایک
چیز کا اضافہ کرلیں گے (نیز اس
کے لئے شیخ محمد طاہر پٹنی صاحب
مجمع البحار کا حوالہ دیکھئے) اس
وقت تمام اہل کتاب کو معلوم
ہو جائیگا کہ وہ اللہ تعالٰی کے
مقرب بندے ہیں اور انہیں
یقین آجائے گا کہ وہ واقعی بشر
ہیں ۔

رہا حضرت عائشہ رضی اللہ

Marfat.com

ان المسیح لا ینزل بعدہ"

تعالیٰ عنہا کا یہ ارشاد کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء کہو۔ مگر یہ نہ کہو آپ کے بعد کوئی نبی نہیں" تو ان کا اشارہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نزول کی طرف ہے۔ اور ان کا یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "لا نبی بعدی" کے خلاف نہیں کیونکہ اس ارشاد کا یہ مطلب ہے کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو میرے لائے ہوئے دین کی کسی بات کو منسوخ کر دے جب کہ انبیاء کرام علیہم اگر بعض احکام کو منسوخ کر دیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ارشاد کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ یہ نہ کہو آپ کے بعد حضرت عیسٰی السلام نازل نہیں ہوں گے۔

Marfat.com

# ائمہ محدثینؒ کا عقیدہ

ائمہ اربعہ کی طرح صحاح ستہ کے مؤلفین ــــ امام بخاریؒ، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام نسائیؒ، امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ ــــ جن کی کتابیں علم حدیث کا مدار اعظم ہیں ــــ بھی اس عقیدہ پر اجماع رکھتے ہیں۔ ذیل میں ان حضرات کی تصریحات ملاحظہ ہو۔

## امام بخاریؒ کا عقیدہ

الامام الحافظ الحجۃ امیر المومنین فی الحدیث محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرہ بن بَرْدِزْبَہ الجعفی البخاریؒ (م ۲۵۶ھ) کا عقیدہ ان کی کتاب "الجامع الصحیح" سے واضح ہے۔ صحیح بخاری کتاب الانبیاء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات کے ضمن میں انہوں نے ایک مستقل باب "بَاب نزول عیسیٰ علیہ السَّلام" کے عنوان سے قائم کیا ہے۔ (ص ۴۹۰ ج ۱)

علامہ کرمانیؒ شارح بخاری فرماتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| ای نزولہ من السَّماءِ الی الارض۔ | "یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے زمین پر اترنے کا بیان۔" |

## امام مسلمؒ کا عقیدہ

الامام الحافظ مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیسابوری (۲۰۴ - ۲۶۱ھ) نے صحیح مسلم

میں نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ "کتاب الایمان" میں درج کیا ہے۔
شارح مسلم امام محی الدین نوویؒ (۶۷۶ھ) نے اس کا عنوان یہ قائم کیا ہے:

| | |
|---|---|
| باب نزولِ عیسی بن مریم علیہ السلام حاکماً بشریعۃ نبیّنا صلی اللہ علیہ وسلّم واکرام اللہ ھذہ الامّۃ زادھا اللہ شرفاً۔ | "حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نازل ہو کر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کرنا اور اللہ تعالیٰ کا اس اُمّتِ مرحومہ کو شرف بخشنا۔" (ص ۸۷ ج ۱) |

اس سے معلوم ہوا کہ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ ایمانیات کا جزو ہے اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بعد از نزول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا اور امت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) میں شامل ہونا اس امّت کے لئے شرف و منزلت کا موجب ہے۔

نیز علامات قیامت کے ضمن میں بھی امام مسلمؒ نے دجّال کے خروج اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس کو قتل کرنے کی احادیث ذکر کی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دجّال کا خروج اور عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا علامات قیامت میں سے ہے۔

## امام ابوداؤدؒ کا عقیدہ

امام ابوداؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی (م ۲۷۵ھ) نے اپنی مشہور کتاب "سنن ابی داؤد" (ص ۵۹۳ - ۵۹۴) میں علامات قیامت کے ضمن میں "خروج الدجال" کا باب قائم کیا ہے۔ اور اس کے تحت حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے اور دجال کو قتل کرنے کی احادیث ذکر کی ہیں۔

## امام نسائیؒ کا عقیدہ

الامام الحافظ احمد بن شعیب بن علی سنان بن بحر بن دینار ابو عبد الرحمٰن النسائی (۲۱۵ — ۳۰۳ھ) نے سنن مجتبیٰ میں "باب غزوۃ الھند" کے زیر عنوان یہ حدیث روایت کی ہے:

عن ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ عصابتان من اُمتی احرزھما اللہ من النار عصابة تغزو الھند وعصابة تکون مع عیسی بن مریم علیھما السلام (سنن نسائی ص۶۳ ج۲)

"حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری اُمت کی دو جماعتیں ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے دوزخ سے بچالیا۔ ایک وہ جماعت جو ہندوستان کا جہاد کرے گی۔ اور دوسری وہ جماعت جو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ ہوگی"

: : : : : : :

حافظ عماد الدین ابن کثیرؒ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اُٹھائے جانے کی حدیث نقل کرکے لکھتے ہیں:

ھٰذا اسناد صحیح الی ابن عباس۔ ورواہ النسائی عن ابی کریب عن ابی معاویة بنحوہ۔ (تفسیر ابن کثیر ص۵۷۵ ج۱)

"اس حدیث کی سند ابن عباس تک صحیح ہے۔ اور اس کو امام نسائی نے بروایت ابوکریب، ابومعاویہ سے بھی ہم معنی الفاظ میں نقل کیا ہے۔ (البدایۃ والنہایۃ ص۹۲ ج۲)

Marfat.com

## امام ترمذیؒ کا عقیدہ

امام ترمذیؒ (ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ) (م ۲۷۹ھ) نے "جامع ترمذی" ابواب الفتن میں باب ماجاء فی نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عنوان قائم کیا ہے۔ (ص ۴۶ ج ۲)

نیز دجال کے بارے میں متعدد ابواب قائم کئے ہیں، ان میں ایک باب کا عنوان ہے "باب ماجاء فی قتل عیسی بن مریم الدجال" اور اس کے تحت حضرت مجمع بن جاریہؓ کی یہ حدیث نقل کر کے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، دجال کو بابِ لُد پر قتل کریں گے، پندرہ صحابہ کرام کا حوالہ دیا ہے جن سے اس مضمون کی احادیث مروی ہیں۔

## امام ابن ماجہؒ کا عقیدہ

امام محمد بن یزید ابن ماجہؒ (م ۲۷۳ھ) صاحب السنن نے ابواب الفتن میں ایک باب "فتنۃ الدجال وخروج عیسی بن مریم علیہما السلامؑ" کے عنوان سے قائم کیا ہے (ص ۳۰۵) اس کے تحت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول عن السماء پر متعدد احادیث درج کی ہیں۔

Marfat.com

# چوتھی صدی ھجری

※ ※ ※ ※

## امام ابن دُرَیدؒ کا عقیدہ :

امام لغت و ادب ابو بکر محمد بن حسن بن دُرَید الازدی البصری (۳۲۱ھ) "جمہرۃ اللغۃ" (ج ۱ ص ٦٧) میں لکھتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| ولُدّ موضع بفلسطین وجاء فی الحدیث الدجّال یقتله المسیح بباب لُدّ. | "اور "لُدّ" فلسطین میں ایک جگہ کا نام ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ دجّال کو حضرت مسیح علیہ السلام باب لُدّ پر قتل کریں گے" |

❊ ❊ ❊ ❊

## امام ابوالحسن اشعریؒ کا عقیدہ :

چوتھی صدی کے مجدّد امام اہلِ سنّت ابوالحسن علی بن اسماعیل الاشعری (۲۷۰ھ — ۳۲۴) "کتاب الابانۃ" میں اہل حق کے عقائد ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

| | |
|---|---|
| ونقرّ بخروج الدجّال کما جاءت به الروایة عن رسول الله صلّی الله علیه وسلّم. (ص ۹) | "اور ہم اقرار کرتے ہیں دجّال کے خروج کا، جیسا کہ اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث منقول ہیں" |

Marfat.com

نیز ص۳۸ پر لکھتے ہیں :-

وقال اللہ عزّ وجلّ ، لعیسی بن مریم علیہ السلام "اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ" وقال : "وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ" واجمعت الامۃ علی ان اللہ عزّ وجلّ رفع عیسیٰ الی السماء ۔

"اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ "میں تجھے اپنے قبضے میں لینے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں" اور فرمایا : "اور انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو ہرگز قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف اٹھا لیا" اور امّت کا اس پر اجماع ہے کہ اللہ تعالےٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا۔"

امام اہل سنّت کی اس تصریح سے دو باتیں معلوم ہوتیں - ایک یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر زندہ اٹھایا جانا امّت کا اجماعی عقیدہ ہے - دوم یہ کہ قرآن کریم کی مذکورہ بالا دونوں آیتوں میں جس رفع الی اللہ کا ذکر ہے اس سے باجماع امّت رفع الی السماء مراد ہے ۔

## امام اشعریؒ اہلِ ثغر کے نام خط میں تحریر فرماتے ہیں

الاجماع الثانی والاربعون = واجمعوا علی ان شفاعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاھل الکبائر ..... وعلی ان الایمان بما جاء من خبر الاسراء بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم الی السمٰوٰت واجبٌ

"بیالیسواں اجماع : اور اہل سنّت کا اس پر اجماع ہے کہ اہل کبائر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت برحق ہے - نیز اس پر بھی ان کا اجماع ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

وكذالك ماروی من خبر الدجال ونزول عیسی بن مریم، وقتله الدجال وغیر ذالك من سائر الآیات التی تواترت الروایات بین یدی الساعة من طلوع الشمس من مغربها وخروج الدابة وغیر ذالك مما نقله الثقات۔

رسالہ اہل الثغر ص : ۲۸۸

مطبوعہ العلوم والحکم المدینہ منورہ

معراج پر ایمان لانا واجب ہے اسی طرح ان احادیث پر ایمان لانا بھی واجب ہے جو خروج دجّال، نزول عیسٰی بن مریم علیہما السلام اور ان کے دجّال کو قتل کرنے کے بارے میں دی ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر علاماتِ قیامت جن میں احادیثِ متواترہ وارد ہوئی ہیں، یعنی آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا، دابۃ الارض کا نکلنا اور دیگر علامات جو ثقہ راویوں نے ہم تک نقل کی ہیں ان سب پر ایمان لانا واجب ہے:

## امام ابن ابی حاتم رازیؒ کا عقیدہ :

امام حافظ ابو محمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم الرازی (م ۳۲۷ھ) نے اپنی مشہور کتاب "علل الحدیث" میں ابوہریرہؓ کی یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے :

لیھبطن عیسی بن مریم حکماً عدلاً و اماماً مقسطاً ولیسلکن فج الروحاء

"حضرت عیسٰی علیہ السلام حاکم عادل اور امام منصف کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ فج

حاجًا او معتمرًا للسلمن علیّ فلأردن علیه ۔ (ص ۲۱۳ / ج ۲)

"۔۔۔ روحا سے حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر گذریں گے ۔ اور (روضۂ اطہر پر) مجھے سلام کہیں گے اور میں ان کے سلام کا جواب دوں گا"۔

⁂ ⁂ ⁂ ⁂

اور اس کی سند نقل کر کے امام ابوزرعہ رازیؒ (م ۲۶۴ ھ) کے حوالے سے کہتے ہیں "وهذا اصح" ۔ "اور یہ زیادہ صحیح ہے"۔

## امام ابوبکر آجریؒ کا عقیدہ :

امام ابوبکر محمد بن الحسین الآجریؒ (م ۳۶۰ ھ) اپنی بے نظیر کتاب "الشریعۃ" میں اصول و عقائد اسلامیہ ذکر فرماتے ہیں ۔ اس میں ایک مستقل عنوان یہ ہے "کتاب التصدیق بالدجال وانه خارج فی هذه الامة" (ص ۳۷۲) اور اسی میں ایک باب کا عنوان ہے :

الایمان بنزول عیسیٰ بن مریم علیه السلام حکماً عدلاً فیقیم الحق ویقتل الدجال ۔ (ص ۳۸۰)

"اس عقیدے پر ایمان لانا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاکم عادل کی حیثیت سے نازل ہو کر دین حق کو قائم کریں گے اور دجال کو قتل کریں گے"۔

اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ اور صحابہ کرامؓ کے آثار نقل کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :

قال محمد بن الحسین (رحمه الله) والذین

"(مصنف) محمد بن حسین (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ جو لوگ عیسیٰ علیہ السلام

Marfat.com

| | |
|---|---|
| يقاتلون مع عيسىٰ عليه السلام هم امّة محمد صلى الله عليه وسلم والذين يقاتلون عيسىٰ هم اليهود مع الدجّال فيقتل عيسى الدجّال. ويقتل المسلمون اليهود ثم يموت عيسىٰ عليه السلام ويصلي عليه المسلمون ويدفن مع النبي صلى الله عليه وسلم ومع ابي بكر وعمر رضي الله عنهما. (ص ۳۸۱) | کی معیت میں قتال کریں گے یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت ہو گی اور جو لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں لڑیں گے وہ دجّال کی معیت میں یہود ہوں گے پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجّال کو اور مسلمان یہود کو قتل کریں گے پھر عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہو گا تو مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور وہ (روضۂ اطہر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ دفن ہوں گے" |

## امام طحاویؒ کا عقیدہ:

امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی المصریؒ (م ۳۶۱ ھ) "عقیدۂ طحاوی" میں فرماتے ہیں:-

| | |
|---|---|
| ونؤمن بخروج الدجّال ونزول عيسى بن مريم عليهما السلام من السماء | "اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ دجّال نکلے گا۔ اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آسمان سے نازل |

ويخرج يأجوج ومأجوج ونؤمن بطلوع الشمس من مغربها وخروج دابة الأرض من موضعها

(ص ۱۳)

ہوں گے۔ اور یاجوج وماجوج نکلیں گے۔ اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ آفتاب مغرب سے نکلے گا۔ اور دابۃ الارض اپنی جگہ سے نکلے گا۔"

## امام ابوالحسینؒ الملطی الشافعیؒ کا عقیدہ:

امام ابوالحسین محمد بن احمد عبدالرحمٰن الملطی العسقلانی الشافعیؒ (م ۳۷۷ھ) اپنی کتاب "التنبیہ والرد علی اہل الاہواء والبدع" میں فرماتے ہیں:-

قال ابو عاصم فانكر جهم ان يكون الله في السماء دون الارض وقد دل في كتابه انه في السماء دون الارض حين قال لعيسىٰ عليه السلام "إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا" وقوله "وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا۔ بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ

"ابو عاصم کہتے ہیں کہ جہم بن صفوان نے اللہ تعالیٰ کے آسمان میں ہونے کا انکار کیا ہے مگر اللہ نے اپنی کتاب میں بتایا ہے کہ وہ آسمان میں ہے زمین میں نہیں۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ "میں تجھے اپنے قبضے میں لینے والا ہوں۔ اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ اور تجھے ان کافروں سے پاک کرنے والا ہوں۔" نیز فرمایا: "اور یہود نے

Marfat.com

الَیہِ"۔ | عیسیٰ علیہ السلام کو ہرگز قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف اٹھا لیا"۔

## امام ابو اللیثؒ سمرقندی کا عقیدہ:

امام ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم السمرقندیؒ (م ۳۹۳ھ) نے اپنی مشہور کتاب "تنبیہ الغافلین" میں "باب علامۃ الساعۃ" کا عنوان قائم کر کے اس کے ذیل میں خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ درج کیا ہے۔ (دیکھئے ص ۱۹۳ و ۱۹۴)

※ ※ ※ ※

※ ※

※

Marfat.com

# امام ابن ابی زید القیروانی المالکی کا عقیدہ

امام مغرب عبداللہ بن ابی زید عبدالرحمٰن النفری القیروانی المالکی (م ۳۸۶ یا ۳۸۹ ھ) اپنی کتاب "الجامع فی السنن والآداب والمغازی والتاریخ" میں اجماعی عقائد کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

فمما اجمعت علیہ الامۃ من امور الدیانۃ ومن السنن التی خلافھا بدعۃ وضلالۃ ... الی قولہ ...... والایمان بما جاء من خبر الاسراء بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم الی السمٰوٰت علی ما صحت الروایات وانہ من آیت ربہ الکبری. وبما ثبت من خروج الدجال ونزول عیسی ابن مریم علیہ السلام وقتلہ ایاہ. وبالآیات التی تکون بین یدی الساعۃ من طلوع الشمس من مغربھا وخروج الدابۃ وغیر ذالک مما صحت الروایات۔

کتاب الجامع للقیروانی ص : ۱۱۴
المطبوعہ الموسسہ الرسالہ تونس ۱۴۱۱ھ

پس وہ اعتقادی امور جن پر اُمت نے اجماع کیا ہے اور وہ سنن جن کے خلاف عقیدہ رکھنا بدعت وضلالت ہے یہ ہیں .... اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراجِ آسمانی پر ایمان رکھنا، جبکہ صحیح روایات میں آیا ہے۔ اور یہ کہ آپ نے اپنے رَبّ کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں اور اس عقیدہ پر ایمان رکھنا جو (احادیث صحیحہ سے) ثابت ہے، یعنی دجّال کا خروج، حضرت عیسٰی علیہ السلام کا نازل ہونا اور دجّال کو قتل کرنا۔ اور ان علاماتِ قیامت پر ایمان رکھنا جو قیامت سے پہلے ظاہر ہوں گی۔ جیسے آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا اور دابۃ الارض کا نکلنا اور دیگر علاماتِ قیامت جو احادیث صحیحہ میں وارد ہیں۔

Marfat.com

# امام ابن خزیمہؒ کا عقیدہ

الامام الحافظ ابوبکر محمد بن اسحاق ابن خزیمہ السلمی (۲۲۳ - ۳۱۱) کتاب التوحید میں فرقہ جہمیہ کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

ان الرب جل وعلا فی السمآء لا کما قالت الجهمية المعطلة انه فی اسفل السافلين ...... الم تسمعوا يا طلاب العلم قوله تبارك وتعالیٰ لعیسی بن مریم "یا عیسیٰ انی متوفیك ورافعك الیّ" الیس انما یرفع الشیئ من اسفل الی اعلیٰ لا من اعلیٰ الی اسفل وقال الله عز وجل "بل رفعه الله الیه" ومحال ان یهبط الانسان من ظهر الارض الی بطنها او الی موضع اخفض منه واسفل فیقال رفعه الله الیه ـ لان الرفعة فی لغة

بے شک رب جل وعلیٰ آسمان میں ہے ایسا نہیں جیسا کہ جہمیہ معطلہ کہتے ہیں وہ اسفل سافلین میں ہے۔ ......... اے طالبین علم کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں سُنا جو عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ "اے عیسیٰ میں تجھے اپنے قبضہ میں لینے والا ہوں اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔" کوئی چیز نیچے سے اوپر کو اٹھائی جاتی ہے نہ کہ اوپر سے نیچے کو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "بلکہ اٹھالیا اس کو عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف" اور محال ہے کوئی شخص زمین کی سطح سے زمین کے پیٹ میں یا بلند جگہ سے نیچے جگہ پر گرے تو

Marfat.com

العرب الذين بلغتهم خوطبنا لا تكون الا من اسفل الى اعلا وفوق۔
(کتاب التوحید ص۱۱۱،۱۱۱)

یوں کہا جائیگا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف اٹھا لیا ہے۔ کیونکہ رفع لغت عرب میں نیچے سے اوپر لے جانے کو کہا جاتا ہے

## امام ابو عوانہؒ کا عقیدہ

الامام الحافظ ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق اسفرائنی (۳۱۶) نے اپنی مسند میں ایک باب کا عنوان یہ قائم کیا ہے:۔

باب ثواب من آمن محمد صلی اللہ علیہ وسلم من اھل الکتاب وان من ادرک منھم محمداً صلی اللہ علیہ وسلم او سمع بہ فلم یومن وبما ارسل بہ کان من اھل النار وان عیسٰی علیہ السلام اذا نزل یحکم بکتاب اللہ وسنۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ویکون اماما من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
(ص۱۰۲ ج ۱)

ان اہل کتاب کے ثواب میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور اس کا بیان کہ جس نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا یا آپؐ کا نام سنا اور آپؐ اور آپ کی شریعت پر ایمان نہ لایا وہ اہل نار میں سے ہے اور یہ کہ عیسٰی علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو کتاب اللہ (قرآن مجید) اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کریں گے اور امت محمدیہ میں شامل ہو کر ان کے امام ہوں گے۔

Marfat.com

اور اس کے تحت نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث کی تخریج فرمائی ہے (دیکھئے ص۱۰۴ تا ص۱۰۶)

## امام ابن حبانؒ کا عقیدہ

الامام الحافظ ابو حاتم محمد بن حبان البستی الشافعی (۳۵۴ھ) نے اپنی صحیح میں خروج دجال اور نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے متعدد احادیث تخریج کی ہیں ان کی جو احادیث کہ صحیحین سے زائد ہیں امام نور الدین ہیثمی نے انہیں "موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان" میں جمع کر دیا ہے۔ ان میں چار احادیث کی طرف اشارہ کرتا ہوں۔

(۱) مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود فرماتے سنا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو باب لُدّ پر قتل کریں گے۔ (موارد ص۴۸۶)

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ انبیائے کرام علاتی بھائی ہیں اور مجھے سب سے زیادہ تعلق عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے ہے بے شک وہ تم میں نازل ہوں گے۔ وہ تم میں نازل ہوں گے۔ (آگے ان کا حلیہ اور کارنامے ذکر فرما کر فرمایا ہے کہ) پھر زمین میں چالیس برس رہیں گے پھر ان کا انتقال ہوگا اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے (ص۴۶۹ یہ حدیث ابو داؤد، مسند احمد، مستدرک حاکم اور حدیث کی دوسری بہت سی کتابوں میں بھی ہے)

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تم سے وہی بیان کرتا ہوں جو میں نے صادق و مصدوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے دجال

اعور مسیح ضلالت لوگوں کے اختلاف اور تفرقہ کے زمانے میں مشرق کی جانب سے نکلے گا۔ چالیس دن کے اندر اندر جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا۔ زمین میں گھوم جائے گا اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے۔ لوگوں کی امامت کریں گے۔ جب رکوع سے سر اٹھائیں گے تو سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد (بطور دعائے قنوت یا بطور شکر یہ کہیں گے۔

| | |
|---|---|
| قتل اللہ الدجال واظہر اللہ المومنین۔ | اللہ تعالیٰ نے دجال کو قتل کردیا اور مومنوں کو غالب فرمایا۔ |

(۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے کچھ حالات بیان فرما کر فرمایا "پھر وہ مقام لُدّ پر جائے گا بس عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر اس کو قتل کریں گے پھر عیسیٰ علیہ السلام زمین میں ۴۰ سال امام عادل اور حاکم منصف کی حیثیت سے رہیں گے"۔ (ص ۴۶۹)

موارد الظمآن کے حوالے سے ابن حبان کی ایک حدیث پہلے گذر چکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: وانہ لعلم للساعۃ سے مراد قیامت سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا ہے (ص ۴۳۵)

## امام ابوالحسن آبریؒ کا عقیدہ

الامام الحافظ ابوالحسن محمد بن حسین بن ابراہیم السجستانی الآبری (۳۶۳ھ) "مناقب الامام الشافعی" میں حدیث" لامھدی الا عیسیٰ بن مریم "پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| قد تواترت الاخبار | مہدی کے بارے میں آنحضرت |

Marfat.com

واستفاضت بكثرت رواتها
عن المصطفى صلى الله
عليه وسلم فى المهدى وانه من
اهل بيته وانه يملك
سبع سنين ويملأ الارض
عدلاً۔ وانه يخرج مع
عيسٰى بن مريم فيساعده
على قتل الدجال بباب
لد بارض فلسطين وانه
يؤم هذه الامة وعيسٰى
عليه السلام يصلى
خلفه فى طول قصة۔
(حاشیہ ابن ماجہ ص۲۹۲)

⁂ ⁂ ⁂

صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث
متواتر ہیں اور راویوں کی کثرت
کی وجہ سے مشرق ومغرب میں
پھیلی ہوئی ہیں اور یہ کہ وہ اہل
بیت میں سے ہوں گے۔ سات
سال حکومت کریں گے زمین کو
عدل سے بھر دیں گے اور یہ کہ وہ
عیسٰی علیہ السلام کی معیت میں
قتل دجال کے لئے نکلیں گے
اور حضرت عیسٰی علیہ السلام دجال
کو سرزمین فلسطین میں باب لُدّ
پر قتل کریں گے اور یہ کہ اس
وقت مہدی اس امت کے امام
ہوں گے اور عیسٰی علیہ السلام ان
کی اقتدا میں نماز پڑھیں گے
وغیرہ وغیرہ۔

## امام ابوبکر جصاص رازیؒ کا عقیدہ

الامام الفقیہ المحدث ابوبکر احمد بن علی الجصاص الرازی الحنفی (د۔۳۰۵ تا ۳۷۰ھ) اپنی کتاب الفصول فی الاصول میں تواتر کی بحث میں نصاریٰ کی قتل مسیح کی خبر پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وايضا فلو ثبت ان الناقلين
لقتله وصلبه قوم لا يجوز
على مثلهم التواطى ولا
اختراع الكذب فى خبر
عن شيئ بعينه لما
اوجب خبرهم العلم
بانه هو المسيح لان اكثر
احوالهم فى ذالك ان
يكونوا نقلوا انهم رأوا
شخصا مقتولا مصلوبا
فهم صادقون فى رويتهم
لشخص هذه صفته ولوقع
لنا العلم بانهم قد رأوا
شخصا قد قتل وصلب
فاما انه المسيح أو غير
المسيح فلم يكن يقينا
لان الله تعالىٰ قادر على
احداث شخص مثل المسيح
فى صورته وهيئته فى
اسرع من لمح البصر
وظنه القائلون والذين

نیز اگر فرض کر لیا جائے کہ جن لوگوں
نے آپ کے قتل و صلب کی خبر
نقل کی ہے وہ اتنی بڑی تعداد
میں ہیں کہ ان کا جھوٹ گھڑ لینا یا
جھوٹی بات پر متفق ہو جانا صحیح
نہیں تب بھی ان کی خبر سے یہ
علم حاصل نہیں ہوتا کہ جو شخص قتل
ہوا صلیب دیا گیا وہ واقعی مسیح
تھا بھی۔ انہوں نے زیادہ سے زیادہ
جو بات نقل کی ہے وہ یہ ہے کہ
انہوں نے ایک شخص کو مقتول اور
مصلوب دیکھا۔ ایک شخص کو
اس حالت میں دیکھنے میں وہ سچے
ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ انہوں
نے ایک شخص کو مقتول و مصلوب
ہوتے دیکھا ہوگا۔ لیکن وہ شخص
مسیح تھا یا کوئی اور ہ یہ بات
یقینی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ قادر
ہے کہ ایک لمحہ میں حضرت مسیح علیہ
السلام کی شکل و صورت کسی
اور شخص میں پیدا فرما دیں ۔

Marfat.com

رواه مصلوبا بانه المسيح
وتسكن نفوسهم اليه
لوجود الشبه وقد روى
ان اليهود لما جاءوا ليطلبونه
قال لاصحابه من يختار ان
يلقى عليه شبهى فيقتل
وله الجنة فاختار بعضهم
ذالك واذا كان اصل خبرهم
عن ظن لا يقين
وعلم اضطرار
لم يجز ان يقع
لنا العلم بخبرهم
وان كانوا ممن
لا يجوز عليهم نقل
خبر لا حقيقة له .
(ص۳۱ ج۱)

دیکھنے والوں نے یہ سمجھا کہ جس
کو قتل کیا گیا اور صلب کیا گیا
ہے، وہ مسیح ہے اسی کو انہوں
نقل کر دیا اور مسیح کی شباہت
کی وجہ سے اسی پر دل مطمئن
ہو گئے۔

روایت میں آتا ہے کہ یہود
جب آپ کو پکڑنے کے لئے آئے
تو آپ نے اپنے رفقا سے فرمایا
کہ تم میں سے کون اس بات کو پسند
کرتا ہے کہ اس پر میری شباہت
ڈال دی جائے وہ میری جگہ قتل
کیا جائے اور اس کو جنت ملے۔
پس ایک رفیق نے اس کو قبول
کر لیا اور اس پر آپ کی شباہت
ڈال دی گئی اور وہ قتل ہو گیا اور
مسیح علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا
لیا گیا اور جب ان کی اصل خبر
ہی یقین پر مبنی نہیں بلکہ ظن پر مبنی
ہے۔ تو ہمیں ان کی خبر سے یقین نہیں
ہو سکتا اگرچہ وہ اتنی بڑی تعداد میں

Marfat.com

٭ ٭ ٭

٭

آگے لکھتے ہیں :۔

فلما وجدنا القرآن الذی ثبت انه من عند الله بالشواهد الصادقه قد نطق بانهم ما قتلوه و ما صلبوه ولکن شبه لهم علمنا ان الامر جری فی اصل الخبر عن قتله وصلبه علی احدی الوجود التی ذکرناها۔ (ص ۴۳۲ ج ۱)

(اصول جصاص رازیؒ، مخطوطہ۔
جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن۔ کراچی

ہوں کہ ان کا جھوٹی خبر بنالینا ممکن نہ ہو۔

پس ہم قرآن کو پایا جس کا منجانب اللہ ہونا دلائل صادقہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ اس نے صاف صاف اعلان کر دیا ہے کہ "یہود نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا نہ ان کو صلیب (سولی) پر لٹکایا بلکہ ان کو اشتباہ ہوا" تو ہمیں یقین ہے کہ مسیح کے قتل و صلب کے واقعہ میں ان صورتوں میں سے کوئی صورت پیش آئی جو ہم نے بیان کی ہیں۔

## امام خطابیؒ کا عقیدہ

الامام الحافظ ابو سلیمان حمد بن الخطابی البستی الشافعی (۳۸۸ھ) معالم السنن" باب خروج الدجال" میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کی حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں :۔

وذلك ان عیسیٰ صلوٰت الله علیه انما یقتل الخنزیر

اور یہ اس لئے کہ عیسیٰ علیہ السلام جو خنزیر کو قتل کریں گے تو یہ

Marfat.com

فی حکم شریعة نبینا
محمد صلی الله علیه
وسلم لان نزوله انما یکون
فی آخر الزمان وشریعة
الاسلام باقیة۔
(صـ ۳۴۲/ج ۴)

ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی شریعت کے تحت
قتل کرنا ہوگا۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ
السلام کا نزول آخری زمانے
میں ہوگا۔ جب کہ شریعت اسلام
باقی ہوگی

Marfat.com

# پانچویں صدی ھجری

## امام ثعلبیؒ کا عقیدہ :

امام ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبیؒ (م ۴۲۷ھ) اپنی معروف کتاب "قصص الانبیاء" میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خصائص ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| و منها رفعه الی السماء اذ قال الله یٰعیسیٰ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا الآیة و قوله تعالیٰ: "بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا" (ص ۲۵۱) | "اور من جملہ ان کے آپ کا آسمان پر اٹھایا جانا ہے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے : "یاد کرو جب کہا اللہ تعالیٰ نے اے عیسیٰ بے شک میں تجھے اپنے قبضے میں لینے والا اور اپنی طرف اٹھانے والا اور کافروں سے تجھے پاک کرنے والا ہوں" اور فرمایا: "بلکہ ان کو اٹھا لیا اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف ۔ اور اللہ تعالیٰ بہت ہی زبردست حکمت والے ہیں" |

اور ص ۲۵۳ پر فرماتے ہیں :

| | |
|---|---|
| ذکر نزول عیسیٰ علیہ السلام | "آخری زمانے میں حضرت عیسیٰ |

Marfat.com

| | |
|---|---|
| من السماء فی المرۃ الثانیۃ فی آخر الزمان ۔ | علیہ السلام کے آسمان سے دوبارہ نازل ہونے کا بیان ۔ |
| قال اللہ تعالیٰ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا | اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اور بیشک وہ (عیسیٰ علیہ السلام) نشانی ہے قیامت کی پس تم اس میں ہرگز شک نہ کرو۔" |

اس کے بعد احادیث و آثار سے ذکر کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانے میں نازل ہوں گے۔ دجال کو قتل کریں گے۔ اور پھر وفات کے بعد روضۂ اطہر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن ہوں گے۔

## امام عبدالقاہر بغدادیؒ کا عقیدہ:

امام ابومنصور عبدالقاہر بن طاہر التمیمی البغدادیؒ (م ۴۲۹ھ) اپنی کتاب "اصول الدین" میں لکھتے ہیں:-

| | |
|---|---|
| کل من اقر بنبوۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اقر بانہ خاتم الانبیاء والرسل واقر بتابید شریعتہ ومنع من نسخھا وقال ان عیسیٰ علیہ السلام اذا نزل من السماء ینزل بنصرۃ شریعۃ الاسلام وعیی | "ہر وہ شخص جو ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کرتا ہو وہ یہ بھی اقرار کرے گا کہ آپؐ خاتم الانبیاء والرسل ہیں اور یہ بھی اقرار کرے گا کہ آپ کی شریعت ہمیشہ رہے گی۔ اور اس کے نسخ کو محال سمجھے گا۔ اور اس بات کا قائل ہو گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نازل ہوں گے تو شریعت |

Marfat.com

ما احياه القرآن ويميت
ما اماته القرآن -
خلاف فرقة من الخوارج
تعرف باليزيدية
المنتسبة الى يزيد بن
انيسة فانهم زعموا ان
الله عز وجل يبعث فى
آخر الزمان نبياً من العجم
وينزل عليه كتاباً من
السماء ويكون دينه دين
الصائبة المذكورة فى
القرآن - لا دين الصائبة
الذين هم بواسط او
حران - وينسخ ذلك
الشرع شرع القرآن.
وهؤلاء يسألون عن
حجة القرآن فان انكروها
انكروا نبوة محمد
صلى الله عليه وسلم
ونوظروا فيها الى تابيد
شريعته - وان اقروا

اسلام کی خدمت کریں گے قرآن نے
جن چیزوں کو زندہ کیا ہے ان کو زندہ
کریں گے۔ اور قرآن نے جن چیزوں
کو مٹایا ہے وہ ان کو مٹا دیں گے،
لیکن خوارج کا ایک فرقہ جو "یزیدیہ"
کے نام سے معروف اور یزید بن انیسہ
کی طرف منسوب ہو۔ وہ کہتا ہو کہ
آخری زمانے میں اللہ تعالیٰ عجم
سے ایک نبی کھڑا کرے گا۔ اور اس
پر آسمان سے کتاب نازل کرے گا
اور اس کا دین ان صابیوں کا دین
ہوگا جن کا قرآن میں ذکر ہے نہ کہ
وہ صابی جو واسط یا حران میں
پائے جاتے ہیں۔ یہ شخص قرآن کی
شریعت کو منسوخ کر دے گا۔
ان لوگوں سے دریافت کیا جائے کہ
آیا قرآن حجت ہے یا نہیں؟ اگر
وہ اس کے منکر ہوں تو نبوت محمدیہ
(علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے
منکر ہوں گے۔ اور ان سے اسی
مسئلہ میں گفتگو کی جائے گی نہ کہ

Marfat.com

بالقرآن ففیہ انّ محمداً صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین وقد تواترت الاخبار عنہ بقولہ لانبی بعدی ومن ردّ حجۃ القرآن والسنۃ فھو الکافر۔

(ص ۱۶۲ و ۱۶۳)

"شریعت کے ہمیشہ رہنے کے مسئلے میں اور اگر وہ قرآن کا اقرار کریں تو اس میں تو یہ لکھا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد بنقل متواتر منقول ہے کہ" میرے بعد کوئی نبی نہیں "۔ اور جو شخص قرآن و سنت کی حجت کو ردّ کردے وہ کافر ہے "۔

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

# امام ابونُعیم اصفہانیؒ کا عقیدہ:

امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصفہانیؒ (۳۳۰ - ۴۳۰ھ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا دیگر انبیاء کرام علیہم السلام سے موازنہ کرتے ہوئے آپؐ کے معجزات کی وسعت و برتری ثابت کی ہے۔ اسی ضمن میں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی فوقیت کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

فان قیل فان عیسیٰ علیہ السلام رفع الی السماء، قلنا: قد عرض علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم البقاء عند وفاتہ

" اگر کہا جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو تو آسمان پر (زندہ) اٹھالیا گیا؟ ہم کہیں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کے وقت دنیا میں زندہ رہنے کی پیشکش کی گئی۔ مگر آپؐ

فاختار ما عند الله و
قربه على البقاء فى الدنيا
فقبضه الله و رفع روحه
اليه ۔ ولو اختار البقاء
فى الدنيا لكان كالخضر
و إلياس وعيسى عليهم
السلام عند الله فى
سماواته و فى عالمه فى
ارضه ۔ لان عيسى مقيم
فى السماء ۔ والياس والخضر
يجولان فى السموات و
الارضين ۔

مع انّ قوماً من امّته
نبيّنا صلى الله عليه وسلم
رفعوا كما رفع عيسى
عليه السلام ۔ دلائل النبوه
(ص ۲۶۶ و ۲۶۷)

۞ ۞ ۞ ۞

نے دنیا میں رہنے کے بجائے حق تعالےٰ
کے پاس جانے اور اس کے قرب کو
ترجیح دی پس اللہ تعالیٰ نے آپ
کو قبض کر لیا ۔ اور آپ کی رُوح
کو اٹھا لیا ۔ ورنہ اگر آپ دنیا میں
رہنا پسند کرتے تو آپؐ بھی حضرت
خضر، حضرت الیاس اور حضرت
عیسیٰ علیہم السلام کی طرح اللہ تعالےٰ
کے پاس آسمانوں میں اور اس کے
جہاں میں اور اس کی زمین میں ہوتے،
کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں میں
مقیم ہیں ۔ اور الیاس و خضر آسمانوں
اور زمینوں میں دورہ کرتے رہتے ہیں۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر عیسیٰ
علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے تو
کیا ہوا، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی امّت کے بہت سے لوگوں
کو بھی عیسیٰ علیہ السلام کی طرح اٹھایا گیا۔

## امام ابن حزمؒ ظاہری کا عقیدہ:

امام ابو محمد علی بن حزم الاندلسی الظاہری (م ۴۵۶ ھ) "کتاب الفصل

Marfat.com

فی الملل والاھواء والنحل " میں فرماتے ہیں :-

وقد صح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنقل الکواف التی نقلت نبوته واعلامه وکتابه انه اخبر انه لا نبی بعده الا ما جاءت الاخبار الصحاح من نزول عیسیٰ علیه السلام الذی بعث الی بنی اسرائیل وادعی الیهود قتله وصلبه فوجب الاقرار بهذه الجملة وصح ان وجود النبوة بعده علیه السلام باطل لا یکون البتة۔ (ج ۱ ص ۷۷)

" وہ پوری کی پوری امت جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت، آپؐ کے معجزات اور آپؐ کی کتاب کو نقل کیا ہے اسی نے آپ سے یہ بات بھی نقل کی ہے کہ آپؐ نے خبر دی کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں مگر اس سے وہ عقیدہ مستثنیٰ ہے جس کے بارے میں صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں۔ یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا۔ وہی عیسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ اور جن کے بارے میں یہود کا قتل کرنے اور سولی پر چڑھانے کا دعویٰ ہے۔ پس اس عقیدہ پر ایمان لانا واجب ہے اور یہ بات صحیح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت ملنا قطعاً باطل ہے ہرگز نہیں ہو سکتا۔"

دوسری جگہ فرماتے ہیں :-

وانما عندهم اناجیل اربعة متغایرة من تالیف

" عیسائیوں کے پاس چار انجیلیں ہیں، جو باہم مختلف ہیں اور چار

Marfat.com

اربعة رجال معروفين ليس منها انجيل الا الف بعد رفع المسيح عليه السلام باعوام كثيرة و دهر طويل . (ج ۲ ص ۵۵)

معروف شخصوں کی تالیف ہیں ۔ ان میں کوئی انجیل نہیں مگر وہ عیسیٰ علیہ السلام کے اٹھائے جانے کے کئی سال اور زمانۂ طویل کے بعد لکھی گئی ۔"

ایک اور جگہ مدعیان نبوت پر رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

هذا مع سماعهم قول الله تعالیٰ " وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ " وقول رسول الله صلی الله علیه وسلم لا نبي بعدی فكيف يستجيز مسلم ان يثبت بعده عليه السلام نبياً فی الارض حاشا ما استثناه رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الآثار المسندة الثابتة فی نزول عيسى بن مريم عليهما السلام فی آخر الزمان .

(ج ۴ ص ۱۸۰)

" حق تعالیٰ کا ارشاد : ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد " لا نبی بعدی " سننے کے باوجود یہ لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں ۔ پس کوئی مسلمان اس بات کو کیسے برداشت کر سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زمین میں کسی نبی کا وجود ثابت کرے ۔ سوائے اس کے جس کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح اور مستند احادیث میں مستثنیٰ کر دیا ہے ۔ اور وہ ہے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا آخری زمانہ میں نازل ہونا ۔"

⁂ ⁂ ⁂ ⁂

Marfat.com

## امام بیہقیؒ کا عقیدہ:

امام ابوبکر احمد بن حسین البیہقی (م ۴۵۸ھ) نے اپنے رسالہ "الاعتقاد علی مذھب السلف اھل السنۃ والجماعۃ" میں ایک باب اس عنوان سے قائم کیا ہے:

| | |
|---|---|
| باب الایمان بما اخبر عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ملائکۃ اللہ وکتبہ ورسلہ والبعث بعد الموت والحساب والمیزان والجنۃ والنار وانھما مخلوقتان معدتان لاھلھما وبما اخبر عنہ فی حوضہ وفی اشراط الساعۃ قبل قیامھا۔ (ص ۹۸) | "ان باتوں پر ایمان لانے کا بیان جن کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ اللہ کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، مرنے کے بعد اٹھنے، حساب، میزان، جنت اور دوزخ کے بارے میں، اور یہ کہ جنت و دوزخ دونوں پیدا ہو چکی ہیں اور جنتیوں اور دوزخیوں کے لئے تیار ہیں۔ نیز ان باتوں پر ایمان لانا جن کی آپؐ نے خبر دی ہے اپنے حوض کے بارے میں اور قیامت قائم ہونے سے پہلے قیامت کی علامات کے بارے میں۔" |

اس باب میں دیگر علامات قیامت کے ساتھ دجّال کے نکلنے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہو کر دجّال کو قتل کرنے کا عقیدہ بھی ذکر کیا ہے۔ (ص۱۰۰)

اور ص۱۰۵ پر فرماتے ہیں:-

Marfat.com

وقد روينا في كتاب البعث قصة الدجّال ونزول عيسى بن مريم عليهما السلام وخروج يأجوج وماجوج وهلاكهم وقيام الساعة من حديث النواس بن سمعان وغيره۔

" اور ہم "کتاب البعث" میں خروج دجّال، نزول عیسیٰ علیہ السلام یأجوج و ماجوج کے نکلنے اور ہلاک ہونے اور قیامت کے قائم ہونے کا قصّہ نواس بن سمعانؓ کی حدیث اور دیگر احادیث سے نقل کر چکے ہیں۔"

نیز "کتاب الاسماء والصفات"، (ص ۴۲۴) میں لکھتے ہیں:-

باب قول الله لعيسى عليه السلام "إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ" قوله تعالى: "بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ" ..... قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف انتم اذا نزل ابن مريم من السماء فيكم وامامكم منكم رواه البخاري في الصحيح عن يحيى بن بكير واخرجه مسلم عن وجه آخر عن

" باب حق تعالیٰ کے ارشاد کا عیسیٰ علیہ السلام سے کہ " میں تجھے قبضہ میں لینے والا اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں" اور حق تعالےٰ کے ارشاد کا: " بلکہ اٹھالیا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف"۔ .... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (خوشی اور مسرت سے) تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے تم میں اتریں گے، اور تمہارا امام اس وقت تم میں سے ہوگا۔ آنحضرت

Marfat.com

یونس ۔ وانما اراد نزوله من السماء بعد الرفع الیہ ۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد میں ارادہ کیا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے اترنے کا ۔ بعد ان کے اٹھائے جانے کے آسمان کی طرف۔"

امام بیہقیؒ کے ان ارشادات سے واضح ہوا کہ باجماع سلف صالحین اہل سنت والجماعت ان دونوں آیتوں میں عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا مراد ہے ۔ اور یہ کہ بارشاد نبویؐ ان کا آخری زمانے میں آسمان سے نازل ہونا علامات قیامت میں سے ہے ۔ اور یہ کہ ان کے رفع ونزول کی تصدیق ایمانیات میں داخل ہے ۔

## امام ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش کا عقیدہ:

امام الاصفیاء الشیخ ابوالحسن علی بن عثمان الجلابی الہجویری الغزنوی اللاہوری المشہور بہ داتا گنج بخش رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۴۶۵ھ) اپنی مشہور تصنیف "کشف المحجوب" میں فرماتے ہیں :۔

" اندر آثار صحیح وارد است کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مرقعۂ داشت کہ وے را برآسمان بردند "

(ص۴۲ شائع کردہ اسلامک بک فاؤنڈیشن ۔ لاہور )

ترجمہ :" آثار صحیحہ میں وارد ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ایک گدڑی پہنے ہوئے تھے کہ ان کو آسمان پر اٹھالیا گیا ۔"

٭ ٭

٭

Marfat.com

# امام سرخسی کا عقیدہ:

امام شمس الدین ابو بکر محمد بن احمد السرخسی الحنفی (ر ۴۹۰ھ) (جنہیں پانچویں صدی کے مجدّدین میں شمار کیا گیا ہے[1]) اپنی کتاب "تمہید الفصول فی الاصول" میں ــــ جو "اصول سرخسی" کے نام سے مشہور ہے۔ لکھتے ہیں:

والثانی ان النقل المتواتر منهم فی قتل رجل علموه عیسیٰ وصلبه وهذا النقل موجب علم الیقین فیما نقلوه ولکن لم یکن الرجل عیسیٰ وانما کان مشتبهاً به، کما قال: "وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ" وقد جاء فی الخبر أن عیسیٰ علیه السلام قال لمن کان معه: من یرید منکم ان یلقی الله شبهی علیه فیقتل فله الجنة؟ فقال رجل أنا فالقی الله تعالیٰ شبهه علیه

"دوم یہ کہ ان (یہود) کی نقل متواتر اس بارے میں ہوئی کہ ایک آدمی جس کو انہوں نے عیسیٰ سمجھا، قتل ہوا۔ اور سولی دیا گیا۔ اور بلاشبہ یہ نقل اتنی بات میں علم یقینی کا موجب ہے۔ لیکن وہ شخص واقع میں عیسیٰ نہیں تھا۔ بلکہ اس پر عیسیٰ علیہ السلام کی شباہت ڈال دی گئی تھی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "ولیکن وہی شکل بن گئی ان کے سامنے"۔ چنانچہ روایت میں آیا ہے کہ آپ نے اپنے رفقاء سے فرمایا کہ تم میں سے کون چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر میری شباہت ڈال دے اور میری جگہ قتل کیا جائے؟ ایک شخص نے کہا کہ اس

[1] عسل مصفیٰ ج ۱ ص ۱۶۴، مولفہ مرزا خدا بخش قادیانی۔

Marfat.com

| | |
|---|---|
| علیہ فقتل ورفع عیسیٰ | خدمت کے لئے میں حاضر ہوں پس |
| الی السماء" (ملخصاً) | اللہ تعالیٰ نے اس پر آپ کی شباہت |
| (اصول السرخسی ص۲۸۶ ج۲) | ڈال دی، پس وہ قتل ہوا۔ اور عیسیٰ |
| ❖ ❖ ❖ ❖ | علیہ السلام آسمان پر اٹھا لئے گئے"۔ |

## امام قاضی ابوالولید الباجی کا عقیدہ:

موطا امام مالکؒ کے شارح مشہور مالکی امام قاضی ابوالولید سلیمان بن خلف بن سعد الباجی الاندلسی المالکیؒ (۴۰۳ھ - ۴۹۴ھ) "کتاب المنتقیٰ شرح المؤطا" میں باب "ماجاء فی صفة عیسیٰ بن مریم علیہما السلام والدجال" کے ذیل میں لکھتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| وفی العتبیة عن مالک | "العتبیہ میں امام مالکؒ سے نقل |
| بینما الناس تلک اذ | کیا ہے کہ دریں اثنا کہ لوگ نماز کی |
| یستمعون الاقامة یریٰد | اقامت سُن رہے ہوں گے اچانک |
| الصلوٰۃ فتغشاھم غمامة | ان کو ایک بدلی ڈھانک لے گی۔ |
| فاذا عیسیٰ بن مریم قد | کیا دیکھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام |
| نزل۔ (ص۲۳۱ ج۷) | نازل ہوچکے ہیں"۔ |

## امام ابو محمد عراقی کا عقیدہ:

الشیخ الامام العلامہ ابو محمد عثمان بن عبداللہ بن الحسن الحنفی العراقی (م ۵۰۰ھ تقریباً) "الفرق المفترقة بین اهل الزیغ والزندقة" میں فرقہ اسحاقیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

Marfat.com

| | |
|---|---|
| واما الاسحاقية فهم طائفة يزعمون ان النبوة لاتنقطع الى قيام الساعة ......... | "اور فرقہ اسحاقیہ وہ گروہ ہے جن کا دعویٰ ہے کہ نبوت قیامت تک منقطع نہیں ہوگی ... ........ |
| نقول اعتقاد هذه الطائفة لايخفى فساده على احدٍ لان الله تعالٰی اخبر ان محمداً صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين. ولانبي بعده وهكذا اخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم انه "لانبي بعدي" فمن ادّعى النبوّة بعد نبيّنا محمّد صلى الله عليه وسلم لنفسه او لغيره يكون كافراً بالقرآن العظيم. وهو احد الدّجّالين الذين اخبر عنهم رسول الله صلى الله عليه وسلم | ہم کہتے ہیں کہ اس طائفہ کے عقیدے کا فساد کسی شخص پر مخفی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خبر دی ہے کہ "میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔ پس جو شخص ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے لئے یا کسی دوسرے کے لئے نبوت کا دعویٰ کرے وہ قرآن کریم کا مکذب اور کافر ہے۔ اور وہ ان دجالوں میں سے ایک ہے جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشاد میں خبر دی |

بقوله "لا تقوم الساعة حتّى يبعث دجّالون كذّابون قريباً من ثلاثين. كلهم يزعم انّه رسول الله" فى البخارى ومسلم رواه ابو هريرة رضى الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

ولا يلزم على كلامنا نزول عيسىٰ عليه السلام من السماء وكونه نبيًّا. لانّا نقول ان عيسىٰ عليه السلام يكون متابعًا لشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم ويأخذ باحكام شريعته ويقتدى فى الصلوٰة بواحد من هذه الامة

(ص ۳۴)

✣ ✣ ✣ ✣

ہے کہ "قیامت قائم نہیں ہوگی یہانتک کہ تیس کے قریب جھوٹے مکّار و دجال کھڑے ہوں گے، ان میں کا ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے (حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں)۔ (صحیح بخاری و مسلم بروایت ابی ہریرہؓ)

اور ہمارے اس کلام پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آخری زمانے میں آسمان سے نازل ہونے پر اعتراض لازم نہیں آتا۔ حالانکہ وہ نبی ہیں اس لئے کہ ہم کہتے ہیں کہ (اول تو عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے نبی ہیں بعد کے نہیں، علاوہ ازیں وہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے تابع ہوں گے، آپ ہی کی شریعت کے احکام لیں گے۔ نمازیں آپ کے امتی کی اقتدار کریں گے۔" ✣

Marfat.com

# امام حاکمؒ کا عقیدہ :

الامام الحافظ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ المعروف بالحاکم النیسابوری الشافعی (۴۰۵ھ) نے "مستدرک" میں خروج دجّال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث بڑی تفصیل سے نقل کی ہیں۔ "کتاب تواریخ المتقدمین من الانبیاء والمرسلین" میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عنوان ان الفاظ سے ہے :

| | |
|---|---|
| هبوط عيسى عليه السلام وقتل الدجّال واشاعة الاسلام (ص ۵۹۵ / ج ۲) | "عیسیٰ علیہ السلام کا زمین پر اترنا۔ دجال کو قتل کرنا۔ اور اسلام کی اشاعت کرنا"۔ |

اور اسی کے تحت یہ حدیث نقل کی ہے :

| | |
|---|---|
| انّ روح الله عيسى بن مريم نازل فيكم فاذا رأيتموه فاعرفوه .... الى قوله فيمكث اربعين سنةً ثم يتوفّى ويصلّى عليه المسلمون . (ج ۲ ص ۵۹۵) | "حضرت روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تم میں نازل ہوں گے جب ان کو دیکھو تو ان کو پہچان لینا (ان کا حلیہ اور کارنامے ذکر کرنے کے بعد حدیث کے آخر میں فرمایا) پس وہ زمین میں چالیس سال ٹھہریں گے پھر ان کا انتقال ہوگا۔ اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے"۔ |

اور کتاب الفتن والملاحم میں "نزول عيسى عليه السلام من السماء" کے تحت حضرت عثمان بن ابی العاص کی حدیث نقل کی ہے :

فینزل عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام عند صلوٰۃ الفجر الخ

(ج ۴ ص ۴۷۸)

"پس نازل ہوں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز فجر کے وقت الخ۔

امام المحدثین الحافظ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ المعروف بالحاکم النیسابوری الشافعی (م ۴۰۵ھ) نے اپنی کتاب "المستدرک" میں نزول عیسیٰ السلام کی متعدد احادیث درج کی ہیں یہاں دو حدیثیں مزید درج کی جاتی ہیں۔

عن ابی ھریرۃ رض یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیھبطن عیسی بن مریم حکما عدلا واماما مقسطا ولیسلکن فجا حاجا او معتمرا او بنیتھما ولیاتین قبری حتی یسلم علی ولاردن علیہ یقول ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ ای بنی اخی ان رأیتموہ فقولوا ابوھریرۃ یقرئک السلام

(مستدرک ص ۵۹۵ ج ۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام حاکم عادل اور امام منصف کی حیثیت سے زمین پر اتریں گے اور حج اور عمرہ یا دونوں کا احرام باندھ کر فج الروحا سے گذریں گے اور میری قبر پر آ کر مجھے سلام کہیں گے اور میں ان کے سلام کا جواب دوں گا یہ حدیث نقل کر کے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے میرے بھتیجو اگر تم عیسیٰ سے ملو تو ان سے میرا سلام کہو۔

Marfat.com

عن ابی هریرہ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انہ روح اللہ عیسٰی بن مریم نازل فیکم فاذا رأیتموہ فاعرفوہ رجل مربوع الی الحمرۃ والبیاض علیہ ثوبان ممصران کان رأسہ یقطر و ان لم یصبہ بلل فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیہ ویدعوا الناس الی الاسلام فیھلک اللہ فی زمانہ المسیح الدجال وتقع الامنۃ علی اھل الارض حتی ترعی الاسود مع الابل والنمور مع البقر والذیاب مع الغنم ویلعب الصبیان مع الحیات لا تضرھم فیمکث اربعین سنۃ ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔ کہ بیشک روح اللہ عیسٰی بن مریم علیہ السلام تم میں نازل ہونے والے ہیں پس جب تم ان کو دیکھو تو انہیں پہچان لینا ان کا حلیہ یہ ہے۔ قد میانہ ہے رنگ سرخ وسفیدی مائل دو زرد چادریں زیب تن۔ گویا ان کے سر سے قطرے ٹپک رہے ہیں خواہ اس کو تری نہ پہنچی ہو پس صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ موقوف کر دیں گے لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں گے پس اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں مسیح دجال کو ہلاک کر دیں گے اور اہل زمین پر امن و امان کا دور دورہ ہوگا کہ شیر اونٹوں کے ساتھ، چیتے، گائے، بھینسوں کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چرتے پھریں گے اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے وہ ان کو نقصان

| | |
|---|---|
| اھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ المستدرک مع التلخیص ص۵۹۵ ج۲ | نہیں دیں گے بیس چالیس سال ٹھہریں گے پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔ امام حکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے |

نیز خروج دجال کی جن احادیث میں عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے اور دجال کو قتل کرنے کی صراحت ہے ان کے لئے مستدرک کے مندرجہ ذیل صفحات ملاحظہ کئے جائیں:

ص۳۰۹ ج۲، ص۴۸۲ ج۴، ص۴۹۳ ج۴، ص۴۹۶ ج۴، ص۵۴۳ ج۴، ص۵۴۴ ج۴، ص۵۴۵ ج۴، ص۵۴۶ ج۴، ص۵۵۰ ج۴، ص۵۹۸ ج۴۔

## امام ابن بطال کا عقیدہ:

صحیح بخاری کے شارح ابوالحسن علی بن خلف بن بطال المغربی المالکیؒ (۴۴۴ھ) کے حوالہ سے حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں لکھتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| قال ابن بطال وانما قبلناھا قبل نزول عیسیٰ للحاجۃ الی المال بخلاف زمن عیسی فانہ لایحتاج فیہ الی المال فان المال فی زمنہ یکثر حتی لا یقبلہ احد۔ (ج ۶ ص ۳۵۶) | "امام ابن بطال فرماتے ہیں کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے جو ہم نے جزیہ قبول کیا تو مال کی ضرورت کی وجہ سے قبول کیا۔ بخلاف عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے۔ کہ اس میں مال کی احتیاج نہ رہے گی۔ کیونکہ ان کے زمانے میں مال بہت ہوگا حتی کہ کوئی اسے قبول نہیں کریگا۔" |

Marfat.com

# قاضی عبدالجبار معتزلی کا عقیدہ

فرقہ معتزلہ کے امام قاضی عبدالجبار بن احمد الہمدانی (۳۵۹، ۴۱۵ھ) نے اپنی کتاب "تثبیت دلائل النبوۃ" میں یہود و نصاریٰ کے متفق علیہ عقیدہ کے مقابلہ میں — کہ حضرت مسیح مقتول و مصلوب ہوئے — اسلام کے اس عقیدہ کو کہ ان کو آسمان پر اٹھا لیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی عظیم الشان دلیل قرار دیا ہے۔ اور بہت ہی تفصیل کے ساتھ اس عقیدہ کو رد کیا ہے کہ مسیح السلام یہود کے ہاتھوں گرفتار ہو کر مصلوب و مقتول ہوئے۔ یہود و نصاریٰ کے مقابلے میں اسلامی عقیدے کی تشریح کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| وتامل الیٰ اقدامہ علیٰ امتین عظیمتین من اھل التحصیل والعقل قد اجمعوا علی امر وسبقوہ فی الزمان، وھو اشد الناس حرصا علی تألفھم واجابتھم واستمالتھم فاکذبھم وردھم ولوکان مقتولا لتھیب ولم یقدم علی ذلک خونا من ان یکون الامر کما | غور کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بڑی امتوں کے خلاف کس طرح اقدام فرمایا حالانکہ وہ دونوں اہل عقل کی دعوے دار تھیں دونوں ایک مراد پر جمع تھیں دونوں آپ سے سبقت فرمائی رکھتی تھیں آپ ان کی دلجوئی، ان کے قبول کرنے اور انہیں اپنی طرف مائل کرنے کے خواہاں بھی تھے اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے |

قالوا او كما ادعوا فيبين كذبه ويرجع
عنه من قد تبعه' لان
الانبياء يجوزان يقتلوا و
يصلبوا، بل قد قتل
قوم منهم وايضا
فليس فى قتل المسيح
طعن عليه ولا قدح
فى امره وما به حاجة
الى مخالفهم فى
ذلك، بل قد كان ينبغى
ان يكون الى تصديقهم
فى ذلك ان احوج، ليكون
تشنيعه على النصارى
اقوىٰ، لانهم قد اعتقدوا
فيه انه اله ورب وقد
رأوه اسيرا مقهورا فى
يد عدوه ولم مصلوبا و
مقتولا ويزيد شناعته
على اليهود لانهم قد
قتلوا نبيا آخر مضافا الى
غيره من الانبياء الذين

جانے کے مسئلہ میں آپ نے
ایک بات بھی اپنی طرف سے
تراش لی ہوتی تو آپ ان لوگوں
سے خوف کھاتے اور اس اندیشہ
کے پیش نظر کہ شاید واقعی وہی ہو
جو یہ بیان کرتے ہیں کہ کہیں ناخواستہ
آپ کی غلط بیانی نہ کھل جائے۔
اور حقیقت حال واضح ہونے
کے بعد لوگ برگشتہ نہ ہو جائیں آپ
اس عقیدہ پر کبھی اقدام نہ کرتے۔
کیونکہ نبیوں کا مقتول یا مصلوب ہو
جانا ممتنع نہیں بلکہ بہت سے نبی
بھی قتل ہوتے ہیں پس اگر مسیح
بھی قتل ہو گئے ہوں تو یہ ان کے
حق میں کوئی طعن یا قدح کی بات
نہیں تھی اور پھر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو ان لوگوں کی مخالفت کی
ضرورت بھی نہیں تھی بلکہ شاید یہ
کہنا صحیح ہو گا کہ تو ان کی تصدیق کی
زیادہ ضرورت تھی۔ تاکہ نصاریٰ پر
الزام زیادہ قوی ہو جاتا کہ نصاری

Marfat.com

قد قتلوا هـم قبل المسيح
صلى الله عليـه
وسلم هذا كلـه
مع الحاجة اليه وقال
قد ادعوا انهم قد عملوا
ذلك وليسوا به عالمين
ولا متقفين ، ومعهـم
فيه الا الظن. فقال !
"وقولهم انا قتلنا المسيح
عيسى مريم رسول الله
وما قتلوه وما صلبوه ولكن
شبه لهم، وان الذين
اختلفوا فيه لفي
شك منه ، مالهم
به من علم الا
اتباع الظن وما
قتلوه يقينا بل رفعه
الله اليه ا.اى ليس
ثم ليقين ولا سكون
نفس ، تقول العرب
فى خبر المتيقن

ایک ایسی شخصیت کو خدا اور
رب مانتے ہیں جسے انہوں نے
اپنی آنکھوں سے دشمن کے ہاتھ
میں گرفتار مغلوب اور مقتول و
مصلوب دیکھا اور اس یہود کی
برائی اور جنایت میں اضافہ ہو
سکتا تھا کہ انہوں نے دیگر
نبیوں کے علاوہ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کو قتل کیا ہے۔
لیکن آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے شدت ضرورت کے
باوجود یہود و نصاریٰ کے اس
عقیدہ میں کہ مسیح علیہ السلام
مقتول و مصلوب ہو گئے موافقت
کرنے سے اجتناب فرمایا۔ اور
فرمایا کہ یہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں
کہ ان کو مسیح کے قتل و صلب
کا علم ہے۔ حالانکہ ان کو نہ اس
کا صحیح علم ہے نہ یقین ، ان
کے ہاتھ اگر کچھ ہے تو محض ٹکل
کے تیر ہیں۔ چنانچہ ارشاد خداوندی

Marfat.com

فقتلة علما وقتلته
يقينا . ثم قال
" بل رفعه الله
اليه " اى صانه و
عظمه ان تناله يدعو
بالقتل والصلب .
( ص ۱۲۳ ، ج ۱ )
(تثبیت دلائل النبوۃ ص ۱۲۳
دار العروبہ . بیروت ، لبنان )

ہے : اور " ( یہود ملعون ہوئے )
ان کے اس کہنے کی وجہ سے کہ
ہم قتل کر دیا کہ مسیح عیسیٰ بن مریم
کو جو رسول اللہ تھا حالانکہ نہ
انہوں نے اس کو قتل کیا اور نہ
سولی پر لٹکایا بلکہ ان کو اشتباہ
ہوا اور جو لوگ اس کے معاملہ میں
اختلاف کر رہے ہیں وہ محض
شک میں پڑے ہوئے ہیں اور
ان کو کچھ علم نہیں ، سوائے اٹکل
پیروی کے ، اور انہوں نے
اس کو ہرگز قتل نہیں کیا یعنی
اس قصد قتل پر ان کو خود بھی
یقین اور نہ ان کا ضمیر اس پر
مطمئن ہے . پھر فرمایا . بلکہ (اصل
واقعہ جو ہوا وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
اس کو اپنی طرف (آسمان پر)
اٹھا لیا . یعنی ان کو دشمنوں سے
بچا لیا . اور ان پر اپنی عظمت
بخشی کہ دشمنوں کے ہاتھ قتل
و صلب کے لئے وہاں نہ پہنچ سکے

# علامہ ابوذر الھروی رح کا عقیدہ

ابو عبداللہ بن احمد الھروی الانصاری (۳۵۵، ۴۳۵ھ)

وقال ابوذر الھروی حدثنا الجوزقی عن بعض المتقدمین قال معنی قولہ واماکم منکم یعنی انہ یحکم بالقرآن لا بالانجیل۔

(فتح الباری ص۳۵ ج ۶)

ابوذر ہروی کہتے ہیں کہ جوزقی نے بعض متقدمین سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "واماکم منکم" کے معنی یہ ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد قرآن کریم کے مطابق فیصلہ کریں گے انجیل کے مطابق نہیں۔

Marfat.com

# چھٹی صدی

٭

## امام غزالیؒ کا عقیدہ

امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی الشافعی (۴۵۰ھ۔۵۰۵ھ)
"المستصفیٰ من الاصول" میں تواتر کی بحث میں لکھتے ہیں :۔

| | |
|---|---|
| فاما قتل عیسیٰ علیہ السلام فقد صدقوا فی انھم شاھدوا شخصا یشبہ عیسیٰ علیہ السلام مقتولاً "وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ" (ص ۹۰) | "رہا نصاریٰ کا عیسیٰ علیہ السلام کے مقتول ہونے کا دعویٰ، تو اتنی بات میں تو وہ سچے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کو، جو عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ تھا، مقتول دیکھا۔ " لیکن (وہ عیسیٰ علیہ السلام نہیں |

تھے۔ بلکہ ایک اور شخص جس پر عیسیٰ علیہ السلام کی شباہت ڈال دی گئی تھی۔
اس لئے) ان کو اشتباہ ہو گیا تھا"۔

## علامہ زمخشری کا عقیدہ :

معتزلہ کے امام علامہ جار اللہ محمود بن عمر زمخشری (م ۵۲۸ھ)
"تفسیر کشاف" میں آیت کریمہ "وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ"
کے تحت لکھتے ہیں :۔

Marfat.com

| | |
|---|---|
| وَمَكَرَ اللّٰه ۔ ان رفع عیسیٰ الی السماء و القی شبھہ علی من اراد اغتیالہٗ حتّٰی قتل ۔ (ج ۱ ص ۳۰۶) | "اللہ کی تدبیر یہ تھی کہ اس نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا اور ان کی شباہت اس شخص پر ڈال دی جو آپ کو پکڑنا چاہتا تھا ۔ یہانتک کہ وہی قتل ہوگیا۔" |

اور " وَرَافِعُكَ اِلَيَّ " کی تفسیر میں لکھتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| وَرَافِعُكَ اِلَيَّ ۔ الیٰ سمائی ومقر ملائکتی ۔ (ایضاً) | " اور میں تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں ۔ یعنی اپنے آسمان کی طرف اور اپنے فرشتوں کی قرارگاہ کی طرف ۔" |

⁂ ⁂ ⁂ ⁂

اسی طرح سورۃ النساء کی آیات ۱۵۷ و ۱۵۸ و ۱۵۹ کے تحت بھی انہوں نے رفع ونزول کے عقیدے کی تصریح کی ہے ۔ (دیکھئے "تفسیر کشاف" ص ۳۹۶ و ۳۹۷) ۔

اور آیت کریمہ " مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ " کے تحت لکھتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| فان قلت : کیف کان آخر الانبیاء وعیسیٰ ینزل فی آخر الزمان؟ قلت معنی کونہ آخر الانبیاء انّہٗ لا ینبأ احدٌ بعدہٗ وعیسیٰ ممن نبیٔ قبلہ | " اگر کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی کیسے ہوئے حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں نازل ہوں گے ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کے آخری نبی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد کسی کو |

Marfat.com

| | |
|---|---|
| وحين ينزل عاملاً | نبوت نہیں ملے گی ۔ اور عیسیٰ علیہ |
| علی شریعۃ محمد صلی | السلام کو نبوت آپ سے پہلے مل چکی |
| اللّٰہ علیہ وسلم ، مصلیاً | ہے ۔ اور جب وہ نازل ہوں گے تو |
| الی قبلتہ کانہ بعض امتہ | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت |

پر عمل پیرا ہوں گے ۔ آپ کے قبلہ کی طرف نماز پڑھیں گے گویا آپ کے امتی کی حیثیت سے آئیں گے ۔"

اور آیت کریمہ " وَاِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ " کے تحت لکھتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| (وانہ) وان عیسیٰ علیہ | " اور بے شک وہ یعنی عیسیٰ علیہ |
| السلام (لعلم للساعۃ) | السلام البتہ علم ہے قیامت کا یعنی |
| ای شرط من اشراطھا | اس کی علامتوں میں سے ایک علامت |
| تعلم بہ .......... | ہیں جس سے قیامت کا قریب آ |
| | لگنا معلوم ہوگا ۔" |

## امام نجم الدّین نسفی کا عقیدہ :

امام نجم الدین ابو حفص عمر بن محمد النسفی الحنفیؒ (۴۶۱ھ – ۵۳۷) اپنے رسالۂ عقائد میں ــــ جو عقائد نسفیہ کے نام سے مشہور ہے ــــ لکھتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| وما اخبر بہ النبی | " اور جن علامات قیامت کی |
| صلی اللّٰہ علیہ وسلم | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے |
| من اشراط الساعۃ من | خبر دی ہے ۔ جیسے دجّال ، دابۃ |
| خروج الدجال ودابۃ | الارض اور یاجوج ماجوج کا نکلنا |
| الارض ویأجوج ومأجوج | عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان |

Marfat.com

| | |
|---|---|
| ونزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء، وطلوع الشمس من مغربہا فھو حق۔ (شرح عقائد نسفی ص۱۲۴) | سے نازل ہونا اور سورج کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا یہ سب حق ہیں۔" |

× × × × ×

## امام ابن الانباری کا عقیدہ :

امام کمال الدین ابو البرکات عبد الرحمن بن محمد الانصاری المعروف بہ ابن الانباری الشافعیؒ (۵۱۳ھ – ۵۷۷ھ) اپنی کتاب "البیان فی غریب اعراب القرآن" میں آیت کریمہ "اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ" کے تحت لکھتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| "اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ" تقدیرہ انی رافعک الیّ ومتوفیک۔ الا انہ لما کانت الواو لاتدل علی الترتیب قدّم و اخّر۔ وقیل معنی انی متوفّیک قابضک و رافعک الیّ، ای الی کرامتی۔ (ج۲ ص ۲۰۶) | "حق تعالیٰ کا ارشاد: اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ : اس کی تقدیر یہ ہے کہ "(سردست) میں تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں، اور (پھر اپنے وقت مقرر پر) تجھے وفات دینے والا ہوں"۔ مگر چونکہ واؤ ترتیب پر دلالت نہیں کرتی اس لئے (ایک خاص نکتۂ بلاغت کی وجہ سے) مقدم و مؤخر کر دیا اور کہا گیا ہے "انی متوفّیک" کے معنیٰ ہیں کہ میں تجھے اپنی تحویل میں لینے والا ہوں۔ |

Marfat.com

اپنی طرف یعنی اپنی کرامت کی جگہ کی طرف اٹھانے والا ہوں۔"

اور سورۃ النساء کی آیت "وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ" کے تحت لکھتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| ینزل فی اٰخر الزمان الی الارض ۔ فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویصلّی خلف المهدی ، و یموت ویقبر ۔ (ج ۱۷ ص ۲۷۵) | "حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانے میں نازل ہوں گے ۔ پس صلیب کو توڑدیں گے اور خنزیر کو قتل کردیں گے اور مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے ۔ پھر ان کا انتقال ہوگا اور دفن ہوں گے ۔" |

## امام بغویؒ کا عقیدہ :

امام محی السنۃ ابو محمد حسین بن مسعود الفراء البغوی الشافعی (۵۱۶ھ) تفسیر "معالم التنزیل" میں سورۃ آل عمران کی آیت "وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ" کے تحت لکھتے ہیں :

| | |
|---|---|
| ومکر اللہ تعالیٰ خاصۃ بهم فی هذه الاٰیۃ هو القاء الشبه علی صاحبهم الذی اراد قتل عیسٰی علیه السلام حتی قتل ۔ (ص ۱۴۸ ج ۲) | "یہود کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی وہ خاص تدبیر جو آیت میں ذکر کی گئی ہے وہ یہ تھی کہ عیسیٰ علیہ السلام کی شباہت ان کے آدمی پر ڈال دی گئی ۔ جو آپ کو قتل کرنا چاہتا تھا ۔ یہاں تک کہ وہ ہی قتل کردیا گیا ۔" |

اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کا واقعہ

تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

اور اس سے اگلی آیت " اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ " کی توجیہات جو رفع آسمانی سے متفق ہیں نقل کرنے کے بعد اپنی سند سے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے آخری زمانے میں نازل ہونے کی احادیث ذکر فرمائی ہیں، اسی ضمن میں لکھتے ہیں:

| | |
|---|---|
| وقیل للحسین بن الفضل هل تجد نزول عیسٰی فی القرآن؟ قال نعم، قوله "کَهْلًا" و هو لم یکتهل فی الدنیا وانما معناه وَکَهْلًا بعد نزوله من السماء (ص ۱۴۹ ج ۲) | "حسین بن فضل سے دریافت کیا گیا۔ کیا آپ نزول عیسٰی علیہ السلام کا عقیدہ قرآن میں بھی پاتے ہیں؟ فرمایا ہاں! (دیگر آیات کے علاوہ) حق تعالیٰ کا قول " وَکَهْلًا " بھی اس کی دلیل ہے۔ کیونکہ وہ دنیا میں اس عمر کو نہیں پہنچے۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ وہ آسمان سے نازل ہونے کے بعد کہولت کو پہنچیں گے۔" |

Mubashar

امام بغوی رحؒ نے سورۃ النساء کی آیات (۱۵۶ تا ۱۸۵) سورۃ المائدہ کی آیت (۱۱۷) اور سورۃ الزخرف آیت (۶۱) کے تحت بھی عیسٰی علیہ السّلام کے آسمان پر اٹھائے جانے اور آخری زمانہ میں آسمان سے نازل ہونے کی تصریحات کی ہیں۔ (دیکھئے جلد سوم صفحہ ۹ تا ۲۳، ۲۸۲۔ جلد ۷ صفحہ ۴۰۷)

امام محی السّنّۃ نے " مصابیح السّنّۃ " میں باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجّال " "باب قصّۃ ابن الصیاد " " باب نزول عیسٰی علیہ السّلام " " باب لا تقوم الساعۃ

Marfat.com

اِلّا علَی الاشرار'' کے تحت نزولِ عیسٰی علیہ السلام کی احادیث درج کی ہیں۔ (دیکھئے ص ۱۳۵ تا ص ۱۴۱ ج ۲)

## ابن العربیؒ کا عقیدہ:

امام محمد بن عبداللہ ابوبکر ابن العربی المالکی (۵۴۳ھ) شرح ترمذی (ص ۷۶ ج ۹) میں لکھتے ہیں:

| | |
|---|---|
| وسرد الامران عیسٰی بن مریم ینزل من السماء وھو فیھا حیٌّ۔ بیّناہ فی التفسیر وفی کتاب سراج المریدین۔ | ''مختصر بات یہ ہے کہ عیسٰی بن مریم علیہما السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور آسمان میں زندہ ہیں۔ ہم اس مسئلہ کو تفسیر میں اور کتاب سراج المریدین میں بیان کرچکے ہیں'' |

## امام ابن عطیہؒ مالکی کا عقیدہ:

امام عبدالحق بن غالب بن عبدالرحمٰن المعروف بہ ابن عطیۃ المغربی الغرناطی المالکی (۴۸۱ - ۵۴۱) کے حوالے سے شیخ ابوحیان، تفسیر ''البحر المحیط'' میں لکھتے ہیں:

| | |
|---|---|
| قال ابن عطیۃ و اجمعت الامۃ علیٰ ما تضمنتہ الحدیث المتواتر من ان عیسی علیہ السلام فی السماء حیٌّ وانہ | ''امام ابن عطیہؒ فرماتے ہیں کہ امت کا اس عقیدہ پر اجماع ہے جو حدیث متواتر میں وارد ہے کہ عیسٰے علیہ السلام آسمان میں زندہ ہیں اور یہ کہ وہ آخری زمانہ میں

| | |
|---|---|
| ینزل فی اٰخر الزمان. | نازل ہوں گے۔ |
| (ص ۴۷۳ ج ۲) | |

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

## قاضی عیاض مالکی کا عقیدہ:

الامام الحافظ القاضی ابوالفضل عیاض بن موسیٰ الیحصبی المالکی (۵۴۴ھ) کے حوالہ سے امام نوویؒ شرح مسلم میں "باب ذکر الدجال" کے تحت فرماتے ہیں:

| | |
|---|---|
| قال القاضی ھذہ الاحادیث التی ذکرھا مسلم وغیرہ فی قصّة الدجال حجّة لمذھب اھل الحق فی صحة وجودہ وانہ شخص بعینہ. ابتلی اللہ بہ عبادہ ..... ویقتلہ عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ویثبت اللہ الذین اٰمنوا ھذا مذھب اھل السنة وجمیع المحدثین و الفقھاء والنظار (ص ۳۹۹ ج ۲) | "قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ یہ احادیث جو امام مسلمؒ اور دیگر حضرات نے دجال کے بارے میں ذکر فرمائی ہیں یہ اہل حق کے مذہب کی دلیل ہے کہ دجال کا وجود قطعی ویقینی ہے، اور یہ کہ وہ ایک معین شخص ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ بندوں کو آزمائیں گے .....اور دجال کو عیسیٰ علیہ السلام قتل کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو ثابت قدم رکھیں گے۔ یہی اہل سنّت، تمام محدثین، فقہاء اور متکلمین کا مسلک ہے" |

نیز امام نوویؒ اسی باب میں قاضی عیاض سے نقل کرتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| قال القاضی رحمہ اللہ تعالیٰ نزول عیسیٰ بن مریم | "قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا |

Marfat.com

عليه السلام وقتله
الدجال حق صحيح
عند اهل السنة ۔
للاحاديث الصحيحة
فی ذلك ۔ وليس فى العقل
ولا فى الشرع مايبطله
فوجب اثباته. وانكر
بعض المعتزلة والجهمية
ومن وافقهم وزعموا
ان هذه الاحاديث
مردودة بقوله تعالىٰ
خاتم النبيين وبقوله
صلى الله عليه وسلم
لا نبی بعدی ۔ وباجماع
المسلمين انه لا نبی
بعد نبينا صلى الله عليه
وسلم ۔ وان شريعته
مؤبدة الى يوم القيامة
لا تنسخ ۔

وهذا استدلال فاسد
لانه ليس المراد بنزول

اور ان کا دجال کو قتل کرنا۔ اہل
سُنّت کے نزدیک حق اور صحیح ہے
کیونکہ اس میں احادیث صحیحہ
وارد ہے ۔ اور کوئی عقلی یا نقلی
دلیل ایسی نہیں جو اس عقیدے
کو باطل کرے ۔ پس اس عقیدے
کا اقرار واجب ہے ۔ اور بعض
معتزلہ اور جہمیہ اور ان کے موافقین
نے اس کا انکار کیا ہے ۔ ان کے
زعم میں یہ احادیث مردود ہیں
حق تعالیٰ کے ارشاد خاتم النبیین
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ارشاد "لانبی بعدی" کی وجہ
سے ۔ نیز مسلمانوں کے اس اجماع
کے سبب کہ ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا
اور یہ کہ آپ کی شریعت قیامت
تک رہے گی ۔ منسوخ نہ ہوگی ۔

اور ان کا یہ استدلال فاسد
ہے کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کے نازل

Marfat.com

عیسی علیہ السلام انہ
ینزل نبیًا بشرع ینسخ
شرعنا ولا فی ھذہ
الاحادیث ولا فی غیرھا
شیئ من ھذا ۔ بل
صحت الاحادیث ھھنا
وما سبق فی کتاب
الایمان وغیرھا انہ
ینزل حکما مقسطًا
یحکم بشرعنا ویحیی
من امور شرعنا ماھجرہ
الناس ۔

(ص ۴۰۳ ج ۲)

ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ نبی کی حیثیت سے نازل ہوں گے، اور اپنی شریعت کے ذریعہ ہماری شریعت کو منسوخ کر ڈالیں گے۔ نہ ان احادیث میں یا کسی اور حدیث میں ایسا کوئی مضمون پایا جاتا ہے، بلکہ احادیثِ صحیحہ جو یہاں ذکر کی گئی ہیں اور کتاب الایمان وغیرہ میں گذر چکی ہیں یہ آتا ہے کہ وہ حاکم منصف کی حیثیت سے نازل ہوں گے ہماری شریعت کا حکم چلائیں گے اور ہماری شریعت کے ان امور کو زندہ کریں گے جن کو لوگ چھوڑ چکے ہوں گے۔"

## حضرت پیرانِ پیرؒ کا عقیدہ :

حضرت محبوب سبحانی پیران پیر شاہ عبدالقادر الجیلانی الحنبلی (۴۷۰ - ۵۶۱ ھ) "غنیۃ الطالبینؒ" میں یومِ عاشوراء کی فضیلت میں فرماتے ہیں:

ورفع عیسیٰ علیہ السلام فی یوم عاشوراء (ص ۶۷۶)

"اور اٹھالیا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو عاشورا کے دن۔"

آگے لکھتے ہیں کہ عاشورا کے دن کو دس فضیلتیں ہیں:-

Marfat.com

والتاسعة رفع الله عزّ وجل عيسى عليه السلام الى السماء فيه (ص ٦٨٢)

"نویں فضیلت یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اٹھالیا عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اس دن میں"

## امام سہیلی کا عقیدہ:

الامام الفقیہ المحدث ابو القاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن احمد بن ابی الحسن الخثعمی السہیلی (۵۰۸ - ۵۸۱ھ) سیرت ابن ہشام کی شرح "الروض الانف" میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہود و نصاریٰ دونوں کے موقف کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وقد اعطاه الله من الدلائل على الفريقين ما يبطل المقالتين ودلائل الحدوث تثبت له العبودية وتنفي عنه الربوبية وخصائص معجزاته تنفي عن امه الريبة وتثبت له ولها النبوة والصديقية فكان في مسيح المهدى من الآيات ما يشاكل حاله ومعناه حكمة

"اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو فریقین کے مقابلہ میں وہ دلائل عطا فرمائے جو دونوں فریقوں کے قول کی تردید کرتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں دلائل حدوث کا پایا جانا ان کے بندہ ہونے کو ثابت کرتا ہے۔ اور ان سے اُلوہیت کی نفی کرتا ہے۔ اور ان کے خصوصی معجزات ان کی والدہ سے یہود کی بدگمانی کو رفع کرتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے نبوت اور ان کی والدہ کے لئے صدیقیت کا اثبات کرتے ہیں۔ پس مسیح ہدایت

Marfat.com

من الله كما جعل في الصورة الظاهرة من مسيح الضلالة وهو الاعور الدجال ما يشاكل حاله ويناسب صورته الباطنة على نحو ما شرحنا وبيّنا في املاء امليناه على هذه النكتة في غير هذا الكتاب ۔ والحمد لله

(عیسیٰ علیہ السلام) میں وہ آیات تھیں جو بنا بر حکمت الٰہی ان کے حال و معنیٰ کے مناسب تھیں ۔ جیسا کہ مسیح ضلالت دجال اعور کی ظاہری صورت وہ رکھی گئی جو اس کے حال اور اس کی صورتِ باطنی کے ہم شکل تھی ۔ جیسا کہ ہم بحمد اللہ اس نکتہ کی تشریح دوسری کتاب میں کر چکے ہیں ۔“

(ص ۴۸ و ۴۹ ج ۲)

دوسری جگہ لکھتے ہیں :۔

وكان ارسال المسيح للحواريين بعد ما رفع وصلب الذي شبه به وجاءت مريم الصديقة والمرأة التي كانت مجنونة فأبرأها المسيح وقعدتا عند الجذع تبكيان وقد اصاب امه من الحزن عليه ما لم يعلم علمه الا الله فاهبط

”اور عیسیٰ علیہ السلام کا حواریوں کو تبلیغ کے لئے بھیجنا اس کے بعد ہوا تھا جب کہ آپ کو آسمان پر اٹھا لیا گیا ۔ اور جس شخص پر آپ کی شباہت ڈال دی گئی وہ سولی دیا گیا ۔ اس کا قصہ یہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھا لیا گیا ، اور ان کی شباہت کسی دوسرے شخص کو سولی دی گئی تو) حضرت مریم صدیقہ اور وہ عورت جو

Muhammad

Marfat.com

اليهما وقال على
تبكيان فقالتا عليك
فقال انی لم اقتل و
لم اصلب لكن الله رفعنی
وكرمنی وشبه عليهم
فی امری ۔ ابلغا عنی
الحواريين امری أن
يلقونی فی موضع كذا ليلاً
فجاء الحواريون ذلك
الموضع فاذا الجبل قد
اشتعل نوراً لنزوله به
ثم امرهم ان يدعوا
الناس الى دينه وعبادة
ربهم فوجههم الى
الامم التی ذكر ابن
اسحاق وغيرهم وكسی
كسوة الملائكة فعرج
معهم فصار ملكياً انسياً
سمائياً ارضياً ۔ (ص ۳۵۳ ج ۲)

حضرت مسیحؑ کی دعا سے دیوانگی سے
شفایاب ہوئی تھی یہ دونوں آئیں اور صلیب
کی لکڑی کے پاس بیٹھ کر رونے لگیں ۔
اور ان کی والدہ ماجدہ کو وہ غم لاحق ہوا
جس کی کیفیت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے،
آپ ان دونوں کے پاس آسمان سے
اترے اور فرمایا تم کس چیز پر رو رہی ہو۔
انہوں نے کہا آپ پر۔ آپ نے فرمایا میں
نہ قتل ہوا، نہ سولی دیا گیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ
نے مجھ کو اٹھا لیا۔ اور مجھے عزت کرامت
عطا فرمائی ۔ اور اللہ تعالیٰ نے میرے
معاملہ میں ان پر اشتباہ ڈال دیا۔ تم
دونوں حواریوں کو میرا پیغام پہنچا دو
کہ فلاں جگہ مجھے رات کے وقت ملیں،
چنانچہ حواری اس جگہ پہنچے۔ تو دیکھا
کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی
وجہ سے پہاڑ نور سے جگمگا رہا ہے پھر
آپ نے ان کو حکم فرمایا کہ وہ لوگوں کو
آپ کے دین کی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت
کی دعوت دیں، پس آپ نے ان کو ان اقوام کی طرف بھیجا جن کا تذکرہ ابن اسحاق وغیرہ نے کیا ہے۔
پھر آپ کو فرشتوں کا لباس پہنایا گیا۔ اور آپ فرشتوں کے ساتھ آسمان پر چڑھ گئے۔ پس آپ فرشتہ
انسان اور زمین و آسمان کے رہنے والے بن گئے "

Marfat.com

# امام ابن الجوزیؒ کا عقیدہ

امام جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ القرشی، التیمی، البکری، البغدادی الحنبلی (۵۱۰ - ۵۹۷) کے حوالے سے صاحب مشکوٰۃ نے یہ حدیث نقل کی ہے۔

عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل عیسیٰ بن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ فیمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت فیدفن فی قبری فاقوم انا وعیسیٰ ابن مریم من قبر واحد بین ابی بکرؓ و عمرؓ

(مشکوٰۃ المصابیح ص۴۸۰، وفاء الوفا ج ۲ ص۵۵۵)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیسیٰ علیہ السلام (آسمان سے زمین کی طرف اتریں گے پس نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی پس ۴۵ برس زمین میں رہیں گے۔ پھر ان کا انتقال ہوگا۔ پھر میرے ساتھ میرے روضے میں دفن ہوں گے پس میں اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ابو بکرؓ اور عمرؓ کے درمیان ایک ہی مقبرہ سے اٹھیں گے۔

Marfat.com

# ساتویں صدی

## امام فخر الدین رازی :

امام فخر الدین محمد بن عمر الرازی الشافعیؒ (م ۶۰۶ ھ) نے "تفسیر کبیر" میں کئی جگہ یہ عقیدہ درج فرمایا ہے۔

سورۂ آل عمران کی آیت "اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ" کے تحت لکھتے ہیں :۔

| | |
|---|---|
| وقد ثبت الدلیل انه حیٌّ وورد الخبر عن النبی صلی الله علیه وسلم انه سینزل ویقتل الدجال ثم انه تعالٰی یتوفاہ بعد ذلك (ج ۲ ص ۶۸۹) | "اور بے شک دلیل سے یہ ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ابھی زندہ ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے یہ خبر دی گئی ہے کہ وہ (قرب قیامت میں) نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان کو قبض کریں گے"۔ |

اسی ذیل میں مزید لکھتے ہیں :۔

| | |
|---|---|
| والوجه السادس ان التوفی اخذ الشیٔ وافیاً. ولما علم الله ان من | "چھٹی وجہ یہ کہ توفی کے معنی ہیں پورا پورا لینا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ علم ہے کہ بعض لوگوں کے دل میں |

Marfat.com

| | |
|---|---|
| الناس من يخطر ببالہ ان الذی رفعہ اللہ هو روحہ لاجسدہ، ذکر هذا الکلام ليدل انہ عليہ السلام رفع بتمامہ الی السماء بروحہ وجسدہ. | وسوسہ پیدا ہو سکتا تھا کہ عیسیٰ کی صرف روح کو اللہ تعالیٰ نے اٹھایا ہوگا جسم کو نہیں۔ اس لئے یہ کلام ذکر فرمایا تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح و جسم سمیت آسمان پر صحیح و سالم اٹھالئے گئے ہیں۔" |

سورۃ النساء کی آیت " وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ" کے ذیل میں لکھتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| المسئلة الثانية : رفع عيسى عليه السلام الى السماء ثابت بهذه الآية ونظير هذه الآية قوله في آل عمران : "اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ". (ج ۳ ص ۵۰۴) | " دوسرا مسئلہ : حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا اس آیت سے ثابت ہوتا ہے۔ اور اس آیت کی نظیر سورۃ آل عمران میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے " اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ"۔ |

x x x x

اور اس سے اگلی آیت : وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ الخ کے ذیل میں لکھتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| قوله قَبْلَ مَوْتِهٖ : اى قبل موت عيسى. والمراد | " قبل موتہ سے مراد عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے۔ |

Marfat.com

| | |
|---|---|
| ان اھل الکتاب الذین یکونون موجودین فی زمان نزولہ لابد ان یومنوا بہ . (ج ۳ ص ۵۰۵) | آپ کا مطلب یہ ہے کہ اہل کتاب میں سے جو لوگ آپؑ کے زمانۂ نزول کے وقت موجود ہوں گے وہ لامحالہ آپ پر ایمان لائیں گے " |

سورۃ مائدہ کی آیت (۱۲۰) کے ذیل میں فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي کی تفسیر میں فرماتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| والمراد منہ وفاۃ الرفع الی السماء . (ج ۳ ص ۷۰۰) | " یہاں توفی سے مراد ہے آسمان پر اٹھا لیا جانا " |

× × × ×

سورۃ الزخرف کی آیت (۶۱) وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ کی تفسیر میں فرماتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| وان عیسیٰ لعلم للساعۃ ای شرط من اشراطھا تعلم بہ الخ (ج ۷ ص ۳۵۲) | " اور عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانی ہیں ۔ یعنی (ان کا نزول علامات قیامت میں سے ایک علامت ہے جس سے قرب) قیامت کا علم ہوگا " |

∴ ∴ ∴ ∴ ∴

## امام ابو البقاءؒ کا عقیدہ :

الشیخ الامام ابو البقاء عبد اللہ بن حسین بن عبد اللہ العکبری (م ۶۱۶ھ) " املاء مامن بہ الرحمٰن " (جو اعراب القرآن کے نام سے معروف

ہے ) میں آیت اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ کے ذیل میں لکھتے ہیں :۔

والتقدیر رافعك الیّ ومتوفیك ۔ لانّہٗ رفع الی السماء ثم یتوفی بعد ذلك ۔
(ص ۱۳۷)

"اصل یہ ہے کہ میں تجھے اپنی طرف اٹھانے والا اور بعد میں وفات دینے والا ہوں ۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے پھر اس کے بعد ان کی وفات ہوگی"

## شیخ یاقوت حمویؒ کا عقیدہ :

لغت و عربیت کے امام شیخ شہاب الدین ابو عبداللہ یاقوت بن عبداللہ الرومی الحموی (۵۷۴ ھ ۶۲۶) "مُعجم البُلدان" میں لکھتے ہیں :

لُدّ : قریۃ قرب بیت المقدس من نواحی فلسطین بیابھا یدرك عیسی بن مریم الدجال فیقتلہ ۔
(ج ۵ ص ۱۵)

"لُدّ : نواحی فلسطین میں بیت المقدس کے قریب ایک بستی ہے ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجّال کا کا تعاقب کرتے ہوئے اسے لُدّ کے دروازے پر جائیں گے اور وہاں اسے قتل کریں گے "

## شیخ ابن عربیؒ کا عقیدہ :

رئیس المکاشفین شیخ اکبر محی الدین محمد بن علی الطائی المغربی المالکی (م ۶۳۸ ھ) نے اپنی کتابوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع و نزول کی جا بجا تصریحات فرمائی ہیں ۔

"فتوحات مکیہ" باب ۳٦۷ میں حدیث معراج کے ذیل میں لکھتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| فلمّا دخل اذا بعیسیٰ علیہ السلام بجسدہٖ و عینہ۔ فانہ لم یمت الی الآن، بل رفعہ اللہ الی ھذہ السماء و اسکنہ بھا۔ (الیواقیت والجواہر ص ۳۴ ج ۲) | "پس جب آپؐ اس آسمان میں داخل ہوئے تو عیسیٰ علیہ السلام کو بعینہٖ اسی جسم کے ساتھ دیکھا۔ کیونکہ وہ اب تک مرے نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس آسمان پر اٹھالیا، اور اس آسمان میں ان کو ٹھہرایا۔" |

اور "فتوحات مکیہ" کے باب ۷۳ میں لکھتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| ان عیسیٰ بن مریم نبی و رسول اللہ لاخلاف انہ ینزل فی آخر الزمان حکماً مقسطاً عدلاً بشرعنا (ج ص ) | "بے شک عیسیٰ بن مریم نبی و رسول ہیں۔ اور یقیناً اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ وہ آخری زمانہ میں حاکم منصف بن کر نازل ہوں گے۔ اور ہماری شریعت کے مطابق عدل کی حکومت کریں گے۔" |

نیز اسی باب ۷۳ میں لکھتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| فابقی اللہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الرسل الاحیاء باجسادھم فی ھذہ الدار | "اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تین رسولوں کو اسی دنیا میں جسد عنصری کے ساتھ زندہ رکھا۔ ایک ادریس علیہ السلام |

Marfat.com

الدنیا ثلاثةً ۔ وھم ادریس علیہ السلام بقی حیًّا بجسدہ واسکنہ اللہ فی السماء الرابعة. والسمٰوٰت السبع ھن من عالم الدنیا .... والبقی فی الارض ایضاً الیاس ، و عیسیٰ وکلاھما من المرسلین ۔ ( ص ۵/۲۲ )

جو اپنے جسم کے ساتھ زندہ رہے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو چوتھے آسمان پر ٹھہرایا ۔ ساتوں آسمان اسی دنیا میں شامل ہیں ...... اور زمین میں الیاس علیہ السلام کو بھی زندہ رکھا ۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کو بھی ۔ اور یہ دونوں رسولوں میں سے ہیں ؛

٭ ٭ ٭ ٭

نیز باب ۳۵۳ میں لکھتے ہیں :۔

وقد جاء الخبر الصحیح فی عیسیٰ علیہ السلام و کان ممن اوحی الیہ قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ انہ اذا نزل فی اٰخر الزمان لایؤمنا الا بنا ۔ ای بشریعتنا وسنّتنا ۔ مع انہ لہ الکشف التام اذا نزل زیادةً علی الالھام الذی یکون لہ کما

" اور صحیح حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ـــــ جن کی طرف ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل وحی نازل ہوئی تھی ـــــ آتا ہے کہ جب وہ آخری زمانے میں نازل ہوں گے تو وہ صرف ہماری شریعت وسنّت کی پیروی کریں گے ، باوجودیکہ جب وہ نازل ہوں گے تو ان کو الہام سے بڑھ کر کشف تام ہوگا ؛

Marfat.com

| | |
|---|---|
| لخواص هذه الامۃ | " " " " |
| (یواقیت ص ۸۴ ج ۲) | " " " " |

اور شیخ اکبرؒ کی طرف منسوب "تفسیر ابن عربی" میں سورۃ آل عمران کی آیت "اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ" کی تفسیر میں ہے :-

| | |
|---|---|
| انی متوفیک ۔ ای قابضک الیّ من بینھم ورافعک الیّ ۔ ای الیٰ سماء الروح فی جواری (ج ۱ ص ۱۱۴) | "اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ میں تجھے یہود کے درمیان سے اپنے قبضہ میں لیکر روح کے آسمان کی طرف اپنے جوار میں اٹھانے والا ہوں" |

آگے لکھتے ہیں کہ یہود نے عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑنے کے لئے ایک شخص کو بھیجا اللہ تعالیٰ نے آپ کی شبیہ اس پر ڈال دی ۔ انہوں نے اسے عیسیٰ سمجھ کر قتل کردیا اور صلیب دی ۔

| | |
|---|---|
| واللہ رفع عیسیٰ الی السماء الرابعۃ (ص ۱۱۵ ج ۱) | "اور اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر اٹھالیا" |

اسی تفسیر میں سورۃ النساء کی آیت وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ الخ کے ذیل میں ہے :-

| | |
|---|---|
| رفع عیسی علیہ السلام اتصال روحہ عند المفارقۃ عن العالم السفلی بالعالم العلوی ...... ولما کان مرجعہ | "عیسیٰ علیہ السلام کے اٹھائے جانے کی وجہ سے ان کی روح عالم سفلی سے جدا ہوکر عالم علوی سے متصل ہوگئی ........ اور چونکہ ان کو اپنے اصلی |

Marfat.com

الی مقرہ الاصلی ولم یصل الی الکمال الحقیقی وجب نزولہ فی اٰخر الزمان بتعلقہ ببدن اٰخر. وحینئذٍ یعرفہ کل احدٍ فیؤمن بہ اھل الکتاب ای اھل العلم العارفین بالمبدأ والمعاد کلھم عن اٰخرھم. قبل موت عیسیٰ بالفناء فی اللہ.

(ج ۱ ص ۱۶۵)

مستقر پر واپس آنا تھا۔ اور اس کمال حقیقی تک (جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے تجویز فرمایا) ابھی نہیں پہنچے۔ اس لئے آخری زمانہ میں ان کا نزول دوسرے بدن سے متعلق ہوکر واجب ہوا۔ اس وقت ان کو ہر شخص پہچان لے گا۔ پس اہل کتاب جو مبدأ و معاد کے عارف ہوں گے سب کے سب ان پر ایمان لائیں گے ان کی موت سے پہلے۔"

**فائدہ**: یہاں دوسرے بدن سے متعلق ہوکر" کا یہ مطلب نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کی روح بطور تناسخ کسی اور بدن میں حلول کرے گی۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس وقت ان کے بدن پر آثار ملکوتی کا غلبہ ہے۔ اور جب ان کا نزول ہوگا تو آثار بشری نمایاں ہوں گے۔

اسی تفسیر میں سورۃ الزخرف کی آیت (۶۱) "وَاِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ" کے ذیل میں ہے:۔

ای ان عیسیٰ مما یعلم بہ القیامۃ الکبریٰ وذٰلک ان نزولہ من اشراط الساعۃ (ج ۲ ص ۲۱۹)

"یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ قیامت کبریٰ (کے قرب) کا علم ہوگا کیونکہ آپ کا نزول قیامت کی علامات میں سے ہے۔"

# امام عزّالدین بن عبدالسّلام کا عقیدہ:

سلطان العلماء شیخ الاسلام عزالدین عبدالعزیز بن عبدالسلام المصری الشافعیؒ (م ۶۶۰ھ) اپنی کتاب "الاشارۃ الی الایجاز فی بعض انواع المجاز" میں ـــــ جو عام طور سے "مجازات القرآن" کے نام سے معروف ہے۔ سورۃ آل عمران کی آیت ( "اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ" کی تفسیر میں لکھتے ہیں:-

| | |
|---|---|
| ای انی متوفی نفسك اذا نزلت الی الارض فی آخر الزمان۔ ورافعك الی سمائی الخ (ص ۱۲۸) | "یعنی میں تیری جان قبض کروں گا جب تو آخری زمانے میں زمین پر نازل ہوگا۔ اور اب تجھ کو اپنے آسمان کی طرف اٹھا لوں گا:" |

اور سورۃ النساء کی آیت "بَلۡ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیۡهِ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-

| | |
|---|---|
| ای بل رفعه الله الی سمائه۔ (ص ۱۳۶) | "یعنی بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو آسمان پر اٹھا لیا:" |

اس سے اگلی آیت "وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ" الخ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

| | |
|---|---|
| ای وما احدٌ من اهل الکتاب الا لیؤمنن بعبودیته قبل موت المسیح او قبل موت الکتابی۔ (ص ۱۳۶) | "یعنی اہل کتاب میں کوئی فرد نہیں مگر وہ ایمان لائے گا اس کے بندہ ہونے پر مسیح کی موت یا کتابی کی موت سے پہلے:" |

Marfat.com

اور سورۃ الزخرف کی آیت "وَاِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ" کے ذیل میں لکھتے ہیں :-

ای وان نزوله فی آخر الزمان لموجب علم لدنو الساعة او لاقتراب الساعة . (ص ۱۹۳)

"یعنی آخری زمانے میں عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا قرب قیامت کا پتہ دے گا۔"

## حافظ زین الدین رازی حنفی کا عقیدہ:

الامام الحافظ زین الدین محمد بن ابی بکر الرازی الحنفی (م ۶۶۶ھ) اپنی کتاب " مسائل الرازی واجوبتها " میں (جو قرآن کریم کی آیات سے متعلق قریباً بارہ سو سوال وجواب پر مشتمل ہے) لکھتے ہیں :-

فان قیل کیف قال "اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ" والله تعالیٰ رفعه ولم یتوفه . قلنا لما هدده الیهود بالقتل بشره الله تعالیٰ بانه انما یقبض روحه بالوفات لا بالقتل . والواو لا تفید الترتیب فلا یلزم من الآیة موته قبل رفعه

"اگر کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے کیسے فرمایا " انی متوفیک ورافعک الیّ " حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اٹھا تو لیا ہے ۔ مگر وفات نہیں دی ۔ اس کا پہلا جواب یہ ہے کہ جب یہود نے آپ کو قتل کی دھمکی دی تو اللہ تعالیٰ نے بشارت دی کہ وہ آپ کی روح بذریعہ طبعی موت کے قبض کرے گا ۔ قتل کے ساتھ نہیں ۔ اور واؤ

Marfat.com

| | |
|---|---|
| الثانی انہ فیہ تقدیماً وتاخیراً۔ ای انی رافعک ومتوفیک. والثالث ان معناہ قابضک من الارض تاماً وافیاً فی اعضائک وجسدک لم ینالوا منک شیئاً۔ (ص ۳۳) | ترتیب کا فائدہ نہیں دیتی۔ لئے آیت سے ان کا رفع سے پہلے مرنا لازم نہیں آتا۔ دوم یہ کہ آیت میں تقدیم وتاخیر ہے۔ یعنی فی الحال تجھے اٹھانے والا ہوں اور پھر (آخری زمانے میں) وفات دینے والا ہوں۔ سوم یہ کہ آیت کے معنیٰ یہ ہیں کہ میں تجھے زمین سے اعضا رو |

جسم سمیت پورا پورا قبض کرنے والا ہوں یہودی آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔"

اور سورۃ احزاب کی آیت "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ" الخ کے ذیل میں لکھتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| فان قیل کیف قال تعالیٰ "وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ" و عیسیٰ علیہ السلام بعدہ وھو نبیٌّ۔ قلنا معنیٰ کونہ خاتم النبیین انہ لا یتنبأ احد بعدہ۔ وعیسیٰ ممن نبئ قبلہ۔ وحین ینزل، ینزل عاملاً بشریعۃ محمد صلی اللہ | "اگر کہا جائے کہ حق تعالیٰ نے "وخاتم النبیین" کیسے فرمایا۔ حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام آپ کے بعد ہیں۔ اور وہ نبی ہیں۔ جواب یہ ہے کہ آپؐ کے خاتم النبیین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ کے بعد کسی شخص کو نبوت نہیں ملے گی۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کو آپ سے پہلے مل چکی ہے۔ اور وہ جب نازل ہوں گے تو آنحضرت |

Marfat.com

علیہ وسلم ۔ مصلّیاً الی قبلتہ ، کانّہ بعض امّتہ ۔
(ص ۲۸۲)

صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کریں گے ۔ آپؐ ہی کے قبلہ کی طرف نماز پڑھیں گے ۔ گویا آپؐ کی امّت کے ایک فرد ہوں گے ۔"

## امام قرطبی کا عقیدہ :

امام ابو عبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی المالکیؒ (م ۶۷۱ھ) اپنی مشہور تفسیر " الجامع لاحکام القرآن " میں لکھتے ہیں :-

والصحیح ان اللہ تعالیٰ رفعہ الی السماء من غیر وفاۃ ولا نوم کما قال الحسن و زید ۔ وھو اختیار الطبری ۔ وھو الصحیح عن ابن عباس وقالہ الضحاک ۔
(ج ۴ ص ۱۰۰)

" اور صحیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو بغیر وفات اور بغیر نیند کے آسمان کی طرف اٹھالیا ۔ جیسا کہ امام حسنؒ اور زید نے فرمایا ہے طبری نے اسی کو لیا ہے ۔ اور یہی حضرت ابن عباس سے صحیح ثابت ہوا ہے ۔ اور یہی امام ضحاکؒ نے کہا ہے ۔"

نیز آیت کریمہ " وَاِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ " کے ذیل میں ارشادات نبویہ نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں :-

قال علماءنا رحمۃ اللہ علیھم ۔ فھذا نص علیٰ انّہ ینزل مجدّداً

" ہمارے علماء (اہل سنت) رحمہم اللہ نے فرمایا کہ یہ ارشادات اس بارے میں نص ہیں کہ عیسیٰ

لدين النبي صلى الله عليه وسلم للذي درس منه لا بشرع مبتدأ. و التكليف باق. على ما بيناه هنا وفي كتاب التذكرة.

(ج۱۶ ص۱۰۷)

علیہ السلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے مجدد کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ دین کی جو باتیں مٹ گئی ہوں گی ان کو زندہ فرمائیں گے۔ اپنی الگ شریعت نہیں لائیں گے۔ لوگ اس وقت بھی دین محمدی کے مکلف ہوں گے۔ جیسا کہ ہم نے یہاں اور کتاب التذکرہ میں بیان کیا ہے۔"

⁂ ⁂ ⁂ ⁂

## امام نوویؒ شارح مسلم کا عقیدہ:

الامام الحافظ محی الدین ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی الشافعیؒ (۶۳۱ھ – ۶۷۶) نے متعدد جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی تصریحات فرمائی ہیں۔

شرح مسلم "کتاب الایمان" "باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام الخ" میں "ویضع الجزیۃ" کے تحت لکھتے ہیں:

قد يقال هذا خلاف ما هو حكم الشرع اليوم فان الكتابي اذا بذل الجزية وجب قبولها ولم يجز قتله ولا اكراهه على الاسلام.

"کہا جا سکتا ہے کہ یہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں جزیہ کا موقوف ہو جانا) اس کے خلاف ہے جو آج شریعت کا حکم ہے۔ کیونکہ کتابی جب جزیہ دینے پر رضامند ہو تو اس کا قبول کرنا واجب ہے

| | |
|---|---|
| وجوابه ان هذا الحکم | اور اس کو قتل کرنا یا اسلام پر |
| لیس مستمرا الی یوم القیٰمۃ | مجبور کرنا جائز نہیں ۔ |
| بل ھو مقید بما قبل | اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حکم قیامت |
| نزول عیسیٰ علیہ السلام | تک جاری نہیں بلکہ نزول عیسیٰ |
| وقد اخبرنا النبی صلی | علیہ السلام سے پہلے پہلے تک ہے ۔ |
| اللہ علیہ وسلم فی ھذہ | اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے |
| الاحادیث الصحیحۃ بنسخہ | ہمیں ان احادیث صحیحہ میں خبر دی |
| ولیس عیسی صلی اللہ علیہ | ہے کہ یہ حکم عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے |
| وسلم ھو الناسخ بل | میں نہیں ہوگا ۔ اور حضرت عیسیٰ |
| نبینا صلی اللہ علیہ وسلم | علیہ السلام اس حکم کو منسوخ نہیں |
| ھو المبین للنسخ فان | فرمائیں گے ، بلکہ خود آنحضرت |
| عیسی علیہ السلام یحکم | صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے |
| بشرعنا فدل علی ان | کہ یہ حکم اس وقت نہیں ہوگا اس |
| الامتناع من قبول | لئے اس نسخ کو بیان کرنے والے |
| الجزیۃ فی ذلک الوقت | خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم |
| ھو شرع نبینا محمد | ہوئے ، عیسیٰ علیہ السلام تو ہماری |
| صلی اللہ علیہ وسلم | شریعت پر عامل ہوں گے ۔ پس |
| (ج ۱ ص ۸۷) | معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا اس |

وقت جزیہ قبول نہ فرمانا یہ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہے "

آگے لکھتے ہیں :-

Marfat.com

واما قوله صلی الله علیہ وسلم ویفیض المال فهو بفتح الیاء ومعناه یکثر وتنزل البرکات وتکثر الخیرات بسبب العدل وعدم التظالم وتقئ الارض افلاذ کبدها کما جاء فی الحدیث الآخر وتقل ایضاً الرغبات لقصر الآمال وعلمهم بقرب القیٰمة فان عیسیٰ صلی الله علیه وسلم علَمٌ من اعلام الساعة والله اعلم

(ج۲ ص ۸۷)

"اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ اس وقت (عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں) مال بہ پڑے گا۔ اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ عدل و انصاف اور رفع مظالم کی وجہ سے مال کی بہتات ہوگی، برکتیں نازل ہوں گی، خیرات کی کثرت ہوگی، زمین اپنے جگر کے ٹکڑے اگل دے گی، جیساکہ دوسری حدیث میں آیا ہے۔ نیز لمبی لمبی امیدوں کے ختم ہو جانے اور قرب قیامت کا علم ہو جانے کے سبب مال سے لوگوں کی رغبتیں کم ہو جائیں گی کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کا آنا قیامت کی علامتوں میں سے ہے۔"

✧ ✧ ✧ ✧

اور "باب ذکر الدجال" میں لکھتے ہیں:۔

قوله صلی الله علیه وسلم فیبعث الله عیسیٰ بن مریم ای ینزل من السماء حاکماً بشرعنا وقد سبق بیان هذا فی کتاب الایمان

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اللہ تعالیٰ (قتل دجال کے لئے) عیسیٰ بن مریم کو بھیجیں گے، یعنی وہ آسمان سے نازل ہوں گے ہماری شریعت کے حاکم بن کر۔ اور اس کا بیان

Marfat.com

کتاب الایمان میں گذر چکا ہے۔

قال القاضی رحمه الله تعالیٰ نزول عیسیٰ علیه السلام وقتله الدجّال حقٌّ وصحیحٌ عند اهل السنّة للاحادیث الصحیحة فی ذلك ولیس فی العقل ولا فی الشرع ما یبطله فوجب اثباته ۔

(ج ۲ ص ۲۰۳)

قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ: "اہل سنت کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا اور دجال کو قتل کرنا حق اور صحیح ہے، بوجہ ان احادیث صحیحہ کے جو اس بارے میں وارد ہوئی ہیں، اور اس کے خلاف کوئی عقلی یا شرعی دلیل نہیں جو اس کا توڑ کرے۔ اس لئے اس کا اقرار واجب ہے۔"

☆ ☆ ☆ ☆

اور امام نوویؒ "تہذیب الاسماء والصفات" میں فرماتے ہیں:

وثبت فی الصّحیحین، انّ رسول الله صلی الله علیه قال ینزل عیسی بن مریم من السّماء ویقتل الدّجّال بباب لُدّ، واحادیثه فی قصّة الدجّال مشهورة فی الصحیح وینزل عیسی حکمًا عدلًا کما سبق فی الحدیث الصحیح لا

"اور صحیحین میں ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور باب لُد پر دجال کو قتل کریں گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحاح میں قصۂ دجال میں مشہور ہیں۔ اور عیسیٰ علیہ السلام حاکم عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے جیسا کہ حدیث صحیح میں پہلے گذر چکا ہے

Marfat.com

رسولاً وانّہ یصلّی وراء الامام منّا تکرمۃ من اللہ تعالیٰ لھذہ الأمّۃ وجاء انّہ یتزوج بعد نزولہ ویولد لہ ویدفن عند النبی صلی اللہ علیہ وسلّم۔ (ص ۴۷ ج ۲)

اس امت کے رسول کی حیثیت سے نہیں آئیں گے۔ اور وہ ہمارے امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت کا اعزاز ہے" اور یوں آتا ہے کہ وہ نزول کے بعد شادی کریں گے۔ اور ان کے اولاد بھی ہوگی۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن ہوں گے"۔

## قاضی بیضاوی کا عقیدہ:

شیخ الاسلام ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن عمر القاضی البیضاوی الشافعیؒ (م ۶۸۵ ھ) اپنی تفسیر" انوار التنزیل واسرار التاویل" میں ___ جو تفسیر بیضاوی کے نام سے متداول ہے ___ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آخری زمانے میں نزول کی تصریحات متعدد جگہ فرماتے ہیں۔

سورۂ آل عمران کی آیت کریمہ" وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ" کے تحت لکھتے ہیں:-

(ومکر اللہ) حین رفع عیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام والقی شبھہ علی من

" اور اللہ تعالیٰ نے (یہود کے مقابلے میں) تدبیر کی۔ جبکہ عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھا لیا۔ اور ان

قصد اغتيالہ حتى قتل .
(ج۱ ص ۵۰۵)

کی شباہت اس شخص پر ڈال دی جو آپ کو پکڑانا چاہتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ قتل ہو گیا"

اور سورۃ النساء کی آیت " وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ " الخ کے تحت لکھتے ہیں :-

وقيل الضميران لعيسى عليه افضل الصلوٰة والسلام والمعنى انّه اذا نزل من السماء آمن به اهل الملل جميعًا روى انّه عليه الصلوٰة والسلام ينزل من السماء حين يخرج الدجّال فيهلكه ولا يبقى احدٌ من اهل الكتاب الّا ليؤمنن به حتى تكون الملّة واحدة وهى ملّة الاسلام وتقع الامنة حتى ترتع الاسود مع الابل والنمور مع البقر والذئاب مع

" اور کہا گیا ہے کہ دونوں ضمیریں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہیں۔ اور مطلب یہ ہے کہ جب وہ آسمان سے نازل ہوں گے تو سب اہل ملل ان پر ایمان لے آئیں گے۔ روایت ہے کہ آپ آسمان سے اس وقت نازل ہوں گے جب دجّال نکلے گا۔ پس اس کو ہلاک کر دیں گے۔ اور اہل کتاب میں کوئی ایسا نہ رہے گا جو ایمان نہ لائے۔ اس وقت صرف ایک ہی دین رہ جائے گا۔ یعنی دین اسلام۔ اور زمین میں امن و امان کا دور دورہ ہو گا۔ یہاں تک کہ شیر، اونٹوں کے ساتھ۔ چیتے، گائے بیلوں کے ساتھ اور بھیڑیے

Marfat.com

| | |
|---|---|
| الغنم وتلعب الصبیان بالحیّات ویلبث فی الارض اربعین سنة ثم یتوفّٰی ویصلّی علیه المسلمون. (مجموعة انوار التنزیل و اسرار التاویل لباب التاویل فی معانی التنزیل ص۲۰۳ ج۲) | بکریوں کے ساتھ چریں گے۔ بچے سانپوں سے کھیلیں گے۔ آپ زمین میں چالیس برس رہیں گے تب آپ کی وفات ہوگی۔ اور مسلمان آپ کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔" |

× × × ×

اور سورۃ احزاب کی آیت کریمہ "وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ" کے تحت لکھتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| ولا یقدح فیه نزول عیسیٰ علیه السلام بعدہ لانّه اذا نزل کان علیٰ دینه۔ مع ان المراد انه اٰخر من نبیٔ۔ (ج ۵ ص ۱۲۳) | "اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا ختم نبوت میں قادح نہیں۔ کیونکہ وہ جب نازل ہوں گے تو آپؐ کے دین پر ہوں گے۔ علاوہ ازیں آیت کا |

مدّعا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری شخص ہیں جن کو نبوت عطا کی گئی ہے۔ (اور عیسیٰ علیہ السلام کو آپؐ سے پہلے نبوت مل چکی تھی)"

اور سورۃ الزخرف کی آیت "وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ" کے تحت لکھتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| (وانه) وان عیسیٰ (لعلم للساعة) لان حدوثه | "اور بے شک وہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام نشانی ہیں قیامت کی۔ |

اونش وله من اشراط
الساعة يعلم به دنوها
... وفي الحديث ينزل
عيسىٰ على ثنية من
الارض المقدسة يقال
لها افيق وبيده حربة
بها يقتل الدجّال
فيأتي بيت المقدس و
الناس في صلوٰة الصبح الخ
(ج ۵ ص ۴۳۹)

کیونکہ ان کا وجود یا ان کا نزول
علامت قیامت میں سے ہے جس
سے قیامت کا قریب ہونا معلوم ہوگا
اور حدیث میں ہے کہ عیسیٰ علیہ
السلام ارض مقدسہ کی ایک
گھاٹی پر، جس کو افیق کہا جاتا ہے،
نزول فرمائیں گے۔ ان کے ہاتھ
میں ایک نیزہ ہوگا جس سے دجال
کو قتل کریں گے۔ پس وہ بیت
المقدس میں اس وقت تشریف
لائیں گے جبکہ لوگ صبح کی نماز میں کھڑے ہوں گے۔"

※※ ※※

Marfat.com

# حافظ ابن ابی جمرہؒ کا عقیدہ

امام حافظ ۔ عارف و محدّث ابو محمد عبداللہ بن ابی جمرہ الاندلسی (۶۹۹ھ) اپنی کتاب "بہجۃ النفوس" میں حدیث معراج کے ذیل میں انبیاء کرام علیہم السلام کے درجات و مراتب پر گفتگو کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوسرے آسمان میں ہونے کی وجہ اس طرح بیان فرماتے ہیں :

واما عیسی علیه السلام فانما کان فی السماء الثانیة لأنه اقرب الانبیاء الی النبی صلی الله علیه وسلم ولا انمحت شریعة عیسی علیه السلام الا بشریعة محمد علیه السلام ولأنه ینزل فی اٰخر الزمان لامة النبی صلی الله علیه وسلم بشریعته ویحکم بها ولهذا قال علیه السلام "انا اولی الناس بعیسی" فکان فی السماء

"اور عیسیٰ علیہ السلام دوسرے آسمان پر اس لئے ہیں کہ وہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اقرب ہیں، اور عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے منسوخ ہوگئی اور اس لئے کہ وہ آخر زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں آپ کی شریعت پر نازل ہوں گے ۔ اور آپ ہی کی شریعت کے مطابق حکم کریں گے اسی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "میں سب لوگوں سے عیسیٰ علیہ السلام سے

| | |
|---|---|
| الثانيه لأجل هذا المعنى ۔ (بہجۃ النفوس ص۱۹۵ ج۳) | قریب تر ہوں"۔ اس لئے وہ دوسرے آسمان میں ہیں ۔" |

" حدیث سوال القبر و فتنتہ " کے تحت دجال کی عدم الوہیت کے دلائل دیتے ہوئے لکھتے ہیں :

| | |
|---|---|
| ثم بعد ذلك ينزل عيسٰى عليه السلام فيقتله بحربته حتى يرى دمه فى الحربة فلو كان الٰها لدفع النقص والهلاك عن نفسه . (بہجۃ النفوس ص۱۲۳ ج۱) | " پھر اس کے بعد عیسٰی علیہ السلام نازل ہوں گے ۔ پس دجال کو اپنے نیزے سے قتل کریں گے ، یہاں تک کہ دجال کا خون آپ کے نیزے کو لگا ہوا نظر آئے گا ۔ پس اگر وہ معبود ہوتا تو نقص و ہلاکت کو اپنی ذات سے دفع کرتا ۔" |

" حدیث النہی عن اتباع الفرق الضالۃ والمحافظۃ علی الدین " کے تحت لکھتے ہیں :

| | |
|---|---|
| وقوله عليه السلام فى نزول عيسى بن مريم عليه السلام " وامامكم منكم " اى ان يكون على طريق هديى متبع للكتاب والسنة . (ص ۲۶۵ ج ۴) | " اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نزول کے بارے میں ارشاد ہے کہ " وہ تمہارے امام ہوں گے تم میں شامل ہو کر " یعنی وہ میرے طریق پر ہوں گے اور کتاب و سنت کی پیروی کریں گے ۔" |

(مطبعۃ الصدق الخیریۃ بجوار الازہر بمصر ۱۳۵۳ھ)

Marfat.com

## امام ابن النجّارؒ کا عقیدہ

الامام الحافظ محب الدین ابوعبداللہ محمد بن محمود المعروف بابن النجّار البغدادی الشافعی (۶۴۳ھ) کے حوالے سے علامہ سمہودی " وفاء الوفا " میں لکھتے ہیں :

| | |
|---|---|
| وقال ابن النجار قال اھل السیر : وفی البیت موضع قبر فی السھوۃ الشرقیۃ قال سعید بن المُسیّب فیہ یدفن عیسی بن مریم (ص ۵۵۸ ج ۱، ۲) | " امام ابن نجار فرماتے ہیں کہ اہلِ سیَر کے کہا ہے کہ روضۂ اقدس میں ایک قبر کی جگہ مشرقی حصّے میں موجود ہے ۔ حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ اس میں حضرت علیسی علیہ السّلام دفن ہوں گے ." |

## امام ابن الاثیر الجزریؒ کا عقیدہ

علامہ عزالدین علی بن محمد بن محمد بن عبدالکریم المعروف بابن الاثیر الجزری (۵۵۵ - ۶۳۰ھ) " تاریخ الکامل " میں " ذکر رفع المسیح الی السّماء " کے عنوان کے تحت حضرت علیسٰی علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کا واقعہ نقل کر کے لکھتے ہیں :

| | |
|---|---|
| واختلف العلماء فی موتہ قبل رفعہ الی السماء فقیل رفع ولم | " اور آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے ان کی موت میں اختلاف ہے ۔ پس ایک قول یہ ہے کہ بغیر |

Marfat.com

یمت ، وقیل توفاہ اللہ ثلاث ساعات ثمّ احیاہ ورفعہ۔ (ص ۱۱۰ و ۱۱۱ ج ۱)

موت کے اٹھائے گئے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین گھڑی ان کو وفات دی پھر زندہ کر کے اٹھالیا۔"

## امام تورپشتیؒ کا عقیدہ

الامام الحافظ العارف الزاہد المحدّث الفقیہ شہاب الدین ابو عبداللہ فضل اللہ بن الامام تاج الدین ابی سعید الحسن بن حسین بن یوسف التورپشتی الحنفیؒ (۶۳۰ ھ) نے اپنے رسالہ "المعتمد فی المعتقد" کے دوسرے باب کی دسویں فصل میں علامات قیامت کا ذکر فرمایا ہے ، جس میں ظہور مہدی ۔ خروج دجال نزولِ عیسیٰ بن مریم اور خروج یاجوج و ماجوج وغیرہ قیامت کی علاماتِ کُبریٰ پر مفصل بحث فرمائی ہے۔ اس ضمن میں تحریر فرماتے ہیں :

وازیں آیات بعضے آنست کہ بنص قرآن ثابت شدہ است ۔ وبعضے دیگر باحادیثے کہ بحد تواتر رسید ۔ ازاں وجہ کہ تواتر در جنس آں ثابت است ۔ (ص ۱۵۴)

"ان علاماتِ قیامت میں سے بعض نصِ قرآن سے ثابت ہیں، اور بعض ایسی احادیث سے، جو تواتر کی حد کو پہنچی ہوئی ہیں۔ بایں طور کہ تواتر ان کی جنس میں ثابت ہے۔"

اور خروج دجّال کے بعد عیسیٰ علیہ السّلام کے نزول کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

وبعد از ظہور دجّال وافسادِ وے در زمین نزول عیسیٰ بن مریم

اور دجّال کے ظاہر ہونے اور زمین میں اس کے فساد مچانے کے

Marfat.com

علیہ السلام از آسمان ۔ و باحادیث درست از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت شدہ است کہ عیسٰی علیہ السلام در وقت اقتراب ساعت از آسمان فرود آید زندہ و دجال را بکشد و زمین از خبث و فساد و اتباع وے از اہل شرک خاصہ جہوداں کہ دعوی کردہ اند کہ ما عیسٰی را علیہ السلام بکشتیم و صلب کردیم ، پاک کند ۔
(صلہ ۱۶۱)

بعد آسمان سے عیسی بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے ۔ اور صحیح احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ عیسٰی علیہ السلام قرب قیامت میں آسمان سے زندہ نازل ہوں گے ۔ اور دجال کو قتل کریں گے ۔ اور زمین کو اس کے خبث و فساد سے اور اس کے متبعین اہل شرک خصوصاً یہودیوں کے وجود سے ۔ جو یہ دعوی کرتے ہیں کہ انہوں نے عیسی علیہ السلام کو قتل کر دیا اور سولی پر چڑھا دیا ہے ۔۔ پاک کریں گے ۔"

اس کے بعد نزول عیسٰی علیہ السلام کی حکمتیں ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں :

وحال وصف وے بہمبراں نمط کہ رسول علیہ السلام خبر داد عیاناً با اھل قرن نماید ۔ وتاکید حجت بر اہل شرک و طغیان ۔ وزیادہ کردن یقین در دلہائے اہل ایمان ۔
وبایداعتقاد دارند کہ عیسٰی علیہ السلام چوں بمیان ایں امت

" اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسٰی السلام کے جو حالات بیان فرمائے ہیں وہ اس دور کے لوگوں کو ان کا کھلی آنکھوں مشاہدہ کرائیں گے جس سے اہل شرک و طغیان پر حجت قائم ہو گی اور اہل ایمان کے ایمان و یقین میں اضافہ ہو گا ۔
اور مسلمانوں کو یہ عقیدہ رکھنا چاہیے

آید سبیل وے در احکام شرع سبیل اتباع پیغمبر ما باشد علیہ السلام ۔ زیرا کہ چوں حق تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را بخلق فرستادہ بر ہمہ خلائق واجب شد کہ شریعت عیسیٰ علیہ السلام بگذارند۔ و بشریعت حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام انتقال کنند۔ و ہر آنچہ پیش ازاں بود از شرائع فروگذارند ، پس معلوم شد کہ رسالت عیسیٰ علیہ السلام بآمدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحد منتہیٰ رسید ۔ و بعد از وے پیغمبر دیگر نتواند بود ، زیرا کہ حق تعالیٰ وے را خاتم انبیاء گفت ۔ و باحادیث درست کہ بحد تواتر رسیدہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درست شد کہ بعد از من ہیچ پیغمبر دیگر نباشد ۔

(ص ١٦٢ ، ص ١٦٣)

کہ جب عیسیٰ علیہ السلام اس امت میں تشریف لائیں گے تو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرکاروں کی طرح احکام شرعیہ کی پیروی کریں گے ۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیج دیا تو تمام مخلوق پر واجب ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت کو چھوڑ کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی طرف منتقل ہو جائیں ۔ اور گذشتہ شریعتوں کو ترک کردیں ۔ پس معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دور رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے اپنی آخری حد کو پہنچ گیا ، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ حق تعالیٰ نے آپؐ کو خاتم انبیاءؑ فرمایا ہے ۔ اور متواتر احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ " میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا "

Marfat.com

# حضرت خواجہ معین الدین چشتی اور انکے شیخ کا عقیدہ

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری (م: ۶۳۳ھ) نے اپنے شیخ خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ (م: ۶۱۷ھ) کے ملفوظات کا مجموعہ "انیس الارواح" کے نام سے مرتب فرمایا تھا۔ اس کی مجلس سوم میں شیخ کا ارشاد نقل کیا ہے۔

بعد ازاں فرمود کہ چون شہر ہا ہمہ ازیں سراسر خراب شود محمد بن عبداللہ بیرون آید۔ از شرق تا غرب عدل وے بگیرد، و عیسیٰ علیہ السلام از آسمان فرود آید

انیس الارواح ص: ۸
مطبوعہ مجتبائی دہلی ۱۳۱۲ھ

"اس کے بعد فرمایا کہ جب سارے شہر اس (فتنہ و فساد اور کثرتِ معاصی) سے یکسر ویران ہو جائیں گے تو حضرت امام مہدی محمد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا ظہور ہوگا۔ اور ان کا عدل مشرق سے مغرب تک پھیل جائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔"

Marfat.com

# آٹھویں صدی ھجری

## امام ابوالبرکات نسفی کا عقیدہ:

امام حافظ الدین ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی حنفی (م ۷۰۱ھ) تفسیر "مدارک التنزیل" میں متعدد جگہ اس عقیدہ کی صراحت فرماتی ہے۔ آیت کریمہ " وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ " کے ذیل میں لکھتے ہیں:

ومکر اللہ ۔ ای جازاھم علی مکرھم ۔ بان رفع عیسیٰ الی السماء والقیٰ شبھہ علی من اراد اغتیالہ ۔

" حق تعالیٰ نے تدبیر کی یعنی ان کی تدبیر کا توڑ کیا ۔ بایں طور کہ عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا ۔ اور ان کی شباہت اس شخص پر ڈال دی جو آپ کو اچانک قتل کرنا چاہتا تھا ۔"

اور آیت کریمہ " وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ " کے تحت لکھتے ہیں:۔

فاجتمعت الیھود علیٰ قتلہ فاخبرہ اللہ بانہ یرفعہ الی السماء ویطھرہ من صحبۃ الیھود ۔

" پس یہودی آپ کے قتل پر متفق ہوئے پس اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اطلاع دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آسمان کی طرف

اٹھا کر یہود کی صحبت سے پاک کر دیں گے"۔
اور آیت کریمہ "وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ"
کے تحت لکھتے ہیں:۔

او الضمیران لعیسیٰ۔ یعنی وان منھم احد الا لیؤمنن بعیسیٰ قبل موت عیسیٰ۔ وھم اھل الکتاب الذین یکونون فی زمان نزولہ۔ روی انہ ینزل من السماء فی اخر الزمان۔ فلا یبقی احدٌ من اھل الکتاب الا یؤمن بہ حتی تکون الملۃ واحدۃ وھی ملۃ الاسلام۔

"یا "بہ" اور "موتہ" کی دونوں ضمیریں عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹتی ہیں۔ یعنی اہل کتاب میں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں رہے گا جو عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے، اور یہ وہ اہل کتاب ہیں جو آپ کے نزول کے وقت موجود ہوں گے۔ مروی ہے کہ آپؑ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے۔ پس اہل کتاب میں ایک شخص بھی نہیں رہے گا جو آپ پر ایمان نہ لے آئے۔ یہانتک کہ بس ایک ہی دین رہ جائے گا۔ اور وہ ہے دین اسلام"۔

اور آیت کریمہ "وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ" کے تحت لکھتے ہیں:۔

ای اٰخرھم۔ یعنی لا ینبأ احدٌ بعدہٗ۔ وعیسیٰ

"خاتم النبیین سے مراد ہے آخری نبی۔ یعنی آپؐ کے بعد کسی کو نبوت

Marfat.com

عليه السلام ممن نبئ قبله ۔ وحين ينزل ينزل عاملاً على شريعة محمد صلى الله عليه و سلم كانّه بعض امّته ۔

نہیں ملے گی ۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت آپؐ سے پہلے مل چکی ہے، اور جب وہ نازل ہوں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل پیرا ہوں گے گویا وہ آپ کی امّت کے ایک فرد ہوتے ہیں ۔"

اور آیت کریمہ " وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ " کے تحت لکھتے ہیں :۔

وان عیسیٰ یعلم به مجیئ الساعة ۔ وقرأ ابن عباس لعَلَمٌ للساعة وهو العلامة ای وان نزوله لعلم للساعة ۔

" (آیت کا مطلب یہ ہے کہ) عیسیٰ علیہ السلام (کی تشریف آوری) سے قیامت کے آنے کا علم ہوگا ۔ اور ابن عباسؓ کی قرآت میں عَلَمٌ (بفتح لام) ہے، اور عَلَم علامت کو کہتے ہیں ۔ یعنی بلاشبہ آپ کا نزول قیامت کی نشانی ہے ۔"

اور "کشف الاسرار شرح المنار" میں تواتر کی بحث میں لکھتے ہیں :۔

فعلم انّه كما لا يتحقق النقل المتواتر فى قتله لا يتحقق فى صلبه ولان النقل المتواتر بينهم فى قتل رجل علموه عيسىٰ وصلبه هذا النقل يوجب علم اليقين فيما

" .... پس معلوم ہوا کہ نقل متواتر جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل میں متحقق نہیں اسی طرح آپ کے سولی دئے جانے کے بارے میں بھی متحقق نہیں ۔ نیز یہ کہ ان کے درمیان جو نقل متواتر تھی، وہ یہ تھی کہ ایک شخص جس کو وہ

نقلوہ ولکن لم یکن ذلك الرجل عیسیٰ وانما کان مشتبھاً به کما قال اللہ تعالیٰ " وَلٰکِنْ شُبِّهَ لَهُمْ "

وروی ان الیھود لما دخلوا علیه قال عیسیٰ علیه السلام لاصحابه من یرید ان یلقی اللہ علیه شبھی فیقتل وله الجنة فرضی به واحد منھم فالقی اللہ تعالیٰ شبه عیسیٰ علیه السلام علیه فقتل ورفع عیسیٰ علیه السلام الی السماء ولم یر ۔

(کشف الاسرار ص ۶۶ ج ۲)

عیسیٰ سمجھتے تھے قتل ہوا ۔ اور سولی دیا گیا ، یہ نقل متواتر اتنی بات کا یقینی فائدہ دیتی ہے لیکن واقع میں یہ شخص عیسیٰ نہیں تھا ۔ بلکہ ان کے مشابہ تھا ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : " ولیکن وہی شکل بن گئی ان کے سامنے "

مروی ہے کہ جب یہود نے ہجوم کیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے رفقاء سے فرمایا کہ تم میں سے کون اس کے لئے تیار ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر میری شباہت ڈال دیں ۔ پس وہ میری جگہ قتل ہو جائے ۔ اور اس کے لئے جنت ہو ۔ ایک شخص اس پر راضی ہو گیا اللہ تعالیٰ نے آپ کی شباہت اس پر ڈال دی ۔ وہ قتل کیا گیا اور عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان کی طرف اٹھالیا ۔ اور وہ نظر نہیں آئے ۔"

Marfat.com

# امام ابن قدامہ المقدسی کا عقیدہ :

الامام العلامہ شرف الدین ابو العباس احمد بن الحسن بن عبد اللہ بن محمد قدامہ المقدسی الحنبلیؒ (۶۹۳ھ ۷۷۱) اپنی کتاب " تحقیق البرھان فی رسالۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم الی الجانّ " میں لکھتے ہیں :

ھذا مع اخبار النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنزول عیسیٰ علی المنارۃ البیضاء شرقی دمشق وانہ یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویقتل الدجّال بباب لُدّ فشرع محمد صلی اللہ علیہ وسلم لا ینسخ بل ھو باق ومستمر وعیسی علیہ السلام یکون حاکما بالشریعۃ المحمدیۃ عند نزولہ ۔

(بحوالہ جواہر البحار للنبہانی ج ۳ ص ۸۶)

" اور یہ اس کے باوجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے سفید شرقی منارہ پر اتریں گے ۔ صلیب کو توڑ دیں گے ، خنزیر کو قتل کریں گے ۔ پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت منسوخ نہیں ہوگی ۔ بلکہ قیامت تک باقی رہے گی اور عیسیٰ علیہ السلام بوقت نزول شریعت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ و السلام) کے ساتھ حکم کریں گے "

Marfat.com

# شیخ عبدالعزیز بخاری کا عقیدہ:

شیخ علاؤالدین عبدالعزیز بن احمد بن محمد البخاری الحنفی (۷۳۰ھ)

"کشف الاسرار شرح اصول بزدوی" میں لکھتے ہیں:-

ان التواتر فی قتل رجل ظنوہ عیسیٰ وصلبہ قد وجد ولکن ذلک الرجل لم یکن عیسیٰ وانما کان مشبھاً بہ کما بیّن اللہ تعالیٰ بقولہ "وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ" وقد جاء فی الخبر أن عیسیٰ علیہ السلام قال لمن کان معہ من یرید منکم ان یلقی اللہ شبھی علیہ فیقتل ولہ الجنۃ فقال رجل انا فالقی اللہ تعالیٰ شبہ عیسیٰ علیہ السلام فقتل الرجل ورفع عیسیٰ علیہ السلام الی السماء (کشف الاسرار علی بزدوی ص ۳۶۶/۲۲)

"یہود کا تواتر اس شخص کے قتل وصلب میں، جس کو انہوں نے عیسیٰ سمجھا، بلاشبہ موجود ہے لیکن یہ شخص عیسیٰ نہیں تھا۔ بلکہ آپ کا ہم شکل بنادیا گیا تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشاد میں فرمایا: "ولیکن وہی شکل بن گئی ان کے سامنے"۔ روایت میں آتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے رفقاء سے فرمایا کہ تم میں سے کون اس بات کے لئے تیار ہے کہ اس پر میری شباہت ڈال دی جائے اور وہ میری جگہ قتل ہوجائے، اور اس کے لئے جنت ہو۔ ایک شخص نے کہا میں حاضر ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی شباہت اس پر ڈال دی۔ وہ شخص قتل ہوا۔ اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھا لئے گئے"۔

Marfat.com

## علاّمہ خازن کا عقیدہ :

شیخ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی الصوفی الشافعی معروف بہ " خازن " ( م ۷۲۵ھ ) اپنی تفسیر " لباب معانی التنزیل میں ـــــ جو تفسیر خازن کے نام سے مشہور ہے ـــــ آیت کریمہ " اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ الخ " کے ذیل میں لکھتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| وقد ثبت فی الحدیث ان عیسیٰ سینزل ویقتل الدجّال ۔ ( ص ۵۰۶ / ج ۱ ) | " اور حدیث سے ثابت ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے " |

اور سورۃ النساء کی آیت " وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ " کے ذیل میں لکھتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| فاخذ ذالک الرجل و قتل وصلب ۔ و رفع اللہ عزّ وجلّ الی السماء ( ج ۲ ص ۲۰۱ ) | " وہ شخص جس پر عیسیٰ علیہ السلام کی شباہت ڈال دی گئی تھی پکڑا گیا اور قتل کیا گیا اور سولی دیا گیا اور عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا " |

⁂ ⁂ ⁂ ⁂

اور آیت کریمہ " وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ " کی تفسیر میں فرماتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| وذھب جماعۃ من اھل التفسیر الی ان الضمیر یرجع الی | " اور اہل تفسیر کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ قبل موتہ کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف |

Marfat.com

عیسیٰ علیہ السلام وھو
روایۃ عن ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنھما
ایضاً۔ والمعنی ومامن
احد من اھل الکتاب
اِلّا لَیُؤْمِنَنَّ بعیسی قبل
موت عیسی وذلک عند
نزولہ من السماء فی
آخر الزمان فلا یبقی
احد من اھل الکتابین
الا آمن بعیسی حتی
تکون الملّۃ واحدۃ،
وھی ملۃ الاسلام۔
قال عطاء اذا نزل عیسیٰ
الی الارض لا یبقی یھودی
ولا نصرانی ولا احد
یعبد غیر اللہ الا آمن
بعیسیٰ۔ وانہ عبد اللہ
وکلمتہ۔ ویدل علی
صحۃ القول ماروی
عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

لوٹتی ہے۔ اور یہ حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے
آیت کا مطلب یہ ہے کہ اہل کتاب
میں سے ایک فرد بھی ایسا نہ
ہوگا جو عیسیٰ علیہ السلام کی
موت سے پہلے ان پر ایمان نہ
لائے۔ اور یہ واقعہ آخری
زمانے میں عیسیٰ علیہ السلام کے
آسمان سے نازل ہونے کے وقت
ہوگا۔ اس وقت جسقدر اہل
کتاب ہوں گے وہ سب عیسیٰ
علیہ السلام پر ایمان لے آئیں گے۔
یہاں تک کہ ایک ہی ملت رہ جائے
گی۔ اور وہ ملت اسلام ہوگی۔
امام عطاء فرماتے ہیں کہ جب
عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل
ہوں گے۔ تب کوئی یہودی کوئی
نصرانی اور کوئی غیر اللہ کا پجاری
ایسا نہیں رہے گا جو عیسیٰ علیہ
السلام پر ایمان نہ لے آئے۔ اور
یہ کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے

Marfat.com

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :

کلمۂ کُن سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور اس قول کے صحیح ہونے کی دلیل

وہ حدیث ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

( یہاں صحیحین کی دو حدیثیں نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں )

ففی ھذا الحدیث دلیل علیٰ ان عیسیٰ ینزل فی اٰخر الزمان فی ھذہ الامۃ یحکم بشریعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔ (ج ۲ ص ۲۰۳ و ۲۰۴)

"پس اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں اس امت میں نازل ہوں گے اور شریعت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے مطابق حکومت کریں گے۔"

اور سورۃ المائدہ کی آیت " فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِیْ الخ " کی تفسیر میں فرماتے ہیں :-

یعنی فلما رفعتنی إلی السماء۔ فالمراد بہ وفاۃ الرفع لا الموت ۔ (ج ص ۳۷۷)

" یعنی جب آپ نے مجھے آسمان کی طرف اٹھالیا۔ پس توفی سے مراد آسمان پر اٹھاکر پورا پورا وصول کرنا ہے۔ موت مراد نہیں۔"

اور سورۃ الاحزاب کی آیت "... وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ " کے تحت لکھتے ہیں :-

فان قلت قد صح ان ان عیسیٰ علیہ السلام

" اگر کہو کہ عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں آپؐ کے بعد نازل ہوں گے

Marfat.com

| | |
|---|---|
| ينزل في آخر الزمان بعده. وهو نبي. قلت ان عيسى ممن نبئ قبله وحين ينزل في آخر الزمان ينزل عاملاً بشريعة محمد صلى الله عليه وسلم ومصلياً إلى قبلته كانه بعض امته. (ج ۵ ص ۱۲۳) | اور وہ نبی ہیں۔ جواب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت آپؐ سے پہلے مل چکی ہے (اس لئے حصول نبوت میں آپؐ ہی آخری نبی ہوئے) اور جب وہ آخری زمانے میں نازل ہوں گے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کریں گے۔ آپؐ کے قبلہ کی طرف منہ کریں گے گویا آپ ہی کی امت کے ایک فرد ہوں گے۔" |

اور سورۃ الزخرف کی آیت کریمہ " وَاِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ " کے تحت لکھتے ہیں :۔

| | |
|---|---|
| یعنی نزوله من اشراط الساعة. يعلم به قربها (ج ۵ ص ۴۳۹) | " یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا آخری زمانہ میں نازل ہونا قیامت کی علامات میں سے ہے جس سے قیامت کا قریب ہونا معلوم ہوگا۔" |

❊ ❊ ❊ ❊

## شیخ ولی الدین صاحبِ مشکوٰۃ کا عقیدہ :

شیخ ولی الدین محمد بن عبید اللہ بن محمد الخطیب التبریزی الشافعیؒ نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب " مشکوٰۃ المصابیح " میں (جس کی تالیف سے وہ ۷۳۷ھ میں فارغ ہوئے تھے) علامات قیامت کے ضمن میں " ذکر دجال " اور " نزول عیسیٰ علیہ السلام " کا الگ الگ باب باندھا ہے۔ اور ان

کے تحت خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث درج کی ہیں۔
(صفحات ۴۷۲ تا ۴۸۱)۔

## علامہ طیبی کا عقیدہ:

مشکوٰۃ شریف میں "باب نزول عیسیٰ علیہ السلام" کے تحت سب سے پہلے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم کے حوالے سے درج کی گئی ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حلفاً نزول عیسیٰ علیہ السلام کی خبر دی ہے۔ اور اس کی تائید کے لئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سورۃ النساء کی آیت ۱۵۹ "وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُـؤۡمِنَنَّ بِهٖ الخ" تلاوت فرمائی ہے۔

صاحب مشکوٰۃ کے استاد اور مشکوٰۃ شریف کے اولین شارح الشیخ العلامہ شرف الدین حسین بن عبداللہ بن محمد الطیبی الشافعیؒ (م ۷۴۳ھ) سے علامہ علی القاری "مرقاۃ المفاتیح" میں نقل کرتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| قال الطیبی رحمہ اللہ استدل بالآیۃ علی نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فی آخر الزمان مصداقاً للحدیث۔ وتحریرہ ان الضمیرین فی بہ وقبل موتہ لعیسیٰ علیہ السلام والمعنی | "علامہ طیبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث کی تصدیق کے لئے آیت کریمہ سے آخری زمانے میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر استدلال کیا۔ تقریر اس کی یہ ہے کہ "بہ" اور "موتہ" کی دونوں ضمیریں عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہیں۔ اور |

Marfat.com

ان من اھل الکتاب احدٌ اِلّا لیومنن بعیسیٰ قبل موت عیسیٰ . وھم اھل الکتاب الذین یکونون فی زمان نزولہ فتکون الملّۃ واحدۃً وھی ملّۃ الاسلام ۔

(مرقاۃ ج۵ ص۲۲۱)

آیت کے معنی یہ ہیں کہ اہل کتاب میں سے ایک فرد بھی ایسا نہ رہے گا جو عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے ۔ اور مراد وہ اہل کتاب ہیں جو ان کے نازل ہونے کے وقت موجود ہوں گے اس وقت ایک ہی ملت باقی رہ جائے گی ۔ یعنی دین اسلام "

## امام حافظ ابن قیم کا عقیدہ :

الامام الحافظ ابوبکر محمد بن ابی بکر الشہیر بابن قیم الجوزیہ (۶۹۱ ۔ ۷۵۱ھ) نے اپنی متعدد کتابوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع و نزول کی تصریح کی ہے ۔ اغاثۃ اللھفان من مصاید الشیطان " میں تحریر فرماتے ہیں :

ورامو اقتلہٗ وصلبہٗ فصانہ اللہ تعالیٰ من ذلک . ورفعہ الیہ . وطھّرہٗ منھم . فاوقعوا القتل والصلب علیٰ شبھہ . وھم یظنون انّہ رسول اللہ عیسیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم .......

" اور یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل و صلب کا ارادہ کیا ، پس اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بچا لیا ۔ اور اپنی طرف اٹھالیا ۔ اور یہود کی صحبت سے ان کو پاک کر دیا ۔ پس یہودیوں نے ایک ایسے شخص کو جو آپ کا ہم شکل تھا قتل کیا اور سولی دی اور وہ یہی سمجھتے تھے کہ یہ اللہ کا رسول عیسیٰ علیہ السلام ہے ،

Marfat.com

فلم یقم لھم بعد ذلک ملک الی ان بعث اللہ تعالیٰ محمداً صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم. فکفروا بہ. وکذبوہ. فاتم علیھم غضبہ ودمرھم غایۃ التدمیر والزمھم ذلاً وصغاراً لایرفع عنھم الی ان ینزل اخوہ المسیح من السماء. فیستأصل شأفتھم ویطھر الارض منھم وعبّاد الصلیب۔

(ص ۳۱۴)

چنانچہ اس کے بعد یہودیوں کی سلطنت قائم نہ ہو سکی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ یہودیوں نے آپؐ کے ساتھ بھی کفر و تکذیب کا معاملہ کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنا غضب پورا کر دیا۔ اور ان کو پوری طرح تباہ و برباد کر دیا۔ اور ان پر ذلت حقارت لازم کر دی۔ جو ان سے کبھی رفع نہیں ہو گی۔ یہانتک کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی حضرت مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے، تو ان کی بیخ و بنیاد اکھاڑ دیں گے۔ اور زمین کو ان سے اور صلیب پرستوں کے وجود سے پاک کر دیں گے۔"

اور " ھدایۃ الحیاریٰ " میں حضرت مسیح علیہ السلام کے قول:

" اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے گا" (یوحنا ۱۴ : ۱۶) کی شرح کرتے ہوئے حافظ ابن قیمؒ لکھتے ہیں :-

واما المسیح فانما سألہ بعد رفعہ وصعودہ

" لیکن مسیح علیہ السلام نے یہ درخواست آسمان پر اٹھائے

Marfat.com

الی السماء ۔ (۵۴۱) جانے کے بعد ہی کی ہو گی۔"

اس کے بعد مسیح علیہ السلام کے ایک اور قول کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وتأمل قول المسیح "انی لست ادعکم ایتاماً لانی ساٰتیکم عن قریب" کیف ھو مطابق لقول اخیہ محمد بن عبد اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیھما "ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً و اماماً مقسطاً فیقتل الخنزیر ویکسر الصلیب ویضع الجزیۃ"۔ واوصی امتہ بان یقرئہ السلام منہ من لقیہ منھم"۔ وفی حدیث اٰخر: کیف تھلک امۃ انا فی اولھا وعیسیٰ فی اٰخرھا۔ (ص ۵۴۵)

"اور حضرت مسیح کے اس قول پر کہ میں تم کو یتیم نہیں چھوڑوں گا۔ کیونکہ میں عنقریب تمہارے پاس آؤں گا" غور کرو کہ یہ قول ان کے بھائی محمد بن عبد اللہ صلوات اللہ و سلامہ علیہما کے ارشاد کے کس طرح مطابق ہے؟ آپ نے فرمایا: تم میں مسیح ابن مریم امام عادل اور حاکم منصف بنکر نازل ہوں گے۔ پس خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑ ڈالیں گے، اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ نیز آپ نے اپنی امت کو وصیت فرمائی کہ ان میں سے جو شخص عیسیٰ علیہ السلام کو ملے وہ ان کو آپ کا سلام کہے" ایک اور حدیث میں ہے کہ "وہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں میں ہوں۔ اور آخر میں عیسیٰ علیہ السلام ہیں"

اسی کتاب میں حافظ ابن قیم نے ایک عنوان یہ قائم کیا ہے:-

Marfat.com

| | |
|---|---|
| الیھود کذبوا مسیح الھدیٰ وینتظرون مسیح الضلال۔ المسیح واصحابہ یقتلونھم شر قتلۃٍ۔ | "یہود نے مسیح ہدایت کی تکذیب کی۔ اور وہ مسیح ضلالت (دجال) کے منتظر ہیں۔ حضرت مسیح اور ان کے رفقاء یہود کو بُری طرح قتل کریں گے۔ |

اس کے تحت حافظ ابن قیمؒ لکھتے ہیں کہ یہود نے مسیح ہدایت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی۔ اس کا عوض ان کو یہ ملا کہ یہ لوگ مسیح ضلالت دجّال کا انتظار کر رہے ہیں، یہی لوگ دجال کا لشکر ہوں گے۔ اور سب سے زیادہ اس کی پیروی کریں گے۔ دجال کے زمانے میں یہود کو حکومت و شوکت نصیب ہوگی۔

| | |
|---|---|
| الی ان ینزل مسیح الھدیٰ ابن مریم فیقتل منتظرھم ویضع ھو واصحابہ فیھم السیوف حتی یختبئ الیھودی وراء الحجر و الشجر فیقولان یا مسلم ھذا یھودی ورائی، تعال فاقتلہ، فاذا نظف الارض منھم ومن عباد الصلیب .... الیٰ قولہ .... ھکذا اخبر بہ شعیاً فی نبوتہ۔ وطابق خبرہ ما اخبر بہ النبی | "یہاں تک کہ مسیح ہدایت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے۔ ان کے منتظر کو قتل کریں گے۔ اور آپؑ اور آپؑ کے رفقاء یہود کو تلوار کی دھار پر رکھیں گے۔ یہاں تک کہ یہودی حجر و شجر کے پیچھے چھپیں گے تو وہ بھی پکار اٹھیں گے کہ اے مسلم! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ آ اس کو قتل کر۔ پس جب زمین یہود اور پرستارانِ صلیب سے پاک ہو جائے گی تو زمین میں امن ہو جائے گا .... حضرت شعیاء علیہ السلام نے اپنی پیشگوئی میں |

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم فی الحدیث الصحیح فی خروج الدجال وقتل المسیح ابن مریم لہ ......
.....
(ص ۵۸۵)

اسی کی خبر دی ہے۔ اور ان کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خبر کے مطابق ہے جو دجال کے خروج اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس کو قتل کرنے کے سلسلہ میں حدیث صحیح میں وارد ہے"۔

اسی کتاب میں ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح علیہ السلام کی جو برأت ظاہر فرمائی اس کا تذکرہ کرتے ہوئے امام ابن قیم لکھتے ہیں:۔

وان ربہ تعالیٰ اکرم عبدہٗ ورسولہ. و نزھہ وصانہ ان ینال اخوان القردۃ منہ ما زعمتہ النصاریٰ انھم نالوہ منہ. بل رفعہ اللہ الیہ مویدًا منصورًا لم یشکہ اعداءہ بشوکۃ. ولانالتہ ایدیھم باذی. فرفعہ اللہ الیہ واسکنہ سماءہٗ وسیعیدہٗ الی الارض. ینتقم بہ من مسیح

"اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے اور رسول حضرت مسیح علیہ السلام کی عزت افزائی فرمائی اور ان کو یہود کی اس دستبرد اور ایذاء رسانی سے محفوظ رکھا جس کو نصاریٰ (اپنی حماقت سے) تسلیم کر رہے ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تائید و نصرت سے ان کو اپنی طرف اٹھالیا۔ ان کے دشمن ان کے کانٹا چبھونے اور اپنے ہاتھوں کسی قسم کی ایذا پہنچانے میں کامیاب نہ ہو سکے پس اللہ تعالیٰ

Marfat.com

الضلال واتباعه. ثم یکسر به الصلیب، ویقتل به الخنزیر و یعلی به الاسلام وینصر به ملة اخیه واولی الناس به محمد علیهما افضل الصلوٰة و السلام.

(ص ۶۴۱)

نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ اور ان کو اپنے آسمان میں ٹھہرایا اور اللہ تعالیٰ عنقریب ان کو دوبارہ دنیا میں بھیجیں گے۔ اس آمد سے آپ، مسیح ضلالت دجّال اور اور اس کے پیروؤں سے انتقام لیں گے۔ پھر صلیب کو توڑ دیں گے گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ اور اسلام کو سربلند فرمائیں گے اور اپنے بھائی اور سب سے زیادہ تعلق رکھنے والی شخصیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ملّت کی تائید کریں گے۔"

کتاب الروح (ص ۱۷) میں لکھتے ہیں:

وفی قصة الاسراء من حدیث عبد اللہ بن مسعود .... فقال عیسیٰ عهد اللہ الیّ فیما دون وجبتها فذکر خروج الدجّال قال فاهبط واقتله۔

"واقعہ معراج میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ .... عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے قرب قیامت کے بارے میں ایک عہد کر رکھا ہے۔ پھر آپ نے ذکر کیا کہ دجّال نکلے گا، تو میں اتر کر اسے قتل کروں گا۔"

❖ ❖ ❖ ❖

❖ ❖

Marfat.com

# امام ابو حیّان کا عقیدہ :

امام ابو حیّان اثیر الدین محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیّان الاندلسی الغرناطی المالکی (۶۵۴ھ — ۷۵۴) اپنی تفسیر "البحر المحیط" میں آیت کریمہ "یٰعِیۡسٰۤی اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ" کے تحت لکھتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| واجمعت الامّة علیٰ ماتضمنه الحدیث المتواتر من ان عیسیٰ فی السماء حیّ انّه ینزل فی اٰخر الزمان . | "اور امت کا حدیث متواتر کے اس مضمون پر اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں زندہ ہیں . اور یہ کہ وہ آخری زمانے میں نازل ہوں گے ۔" |
| (ج ۲ ص ۴۷۳) | × × × × × |

اور اپنی تفسیر "النھر المادمن البحر" میں (جو "البحر المحیط" کے حاشیہ پر طبع ہوئی ہے) لکھتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| واجمعت الامة علیٰ ان عیسیٰ حیّ فی السماء ینزل الی الارض . | "اور امت کا اس عقیدے پر اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں زندہ ہیں . اور زمین پر نزول فرمائیں گے ۔" |
| (ج ۲ ص ۴۷۳) | |

اور آیت کریمہ "بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ" کے تحت لکھتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| قوله بَلۡ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیۡهِ . ھذا ابطال | "حق تعالیٰ کا ارشاد ہے : بلکہ اٹھالیا اللہ نے اس کو اپنی طرف :" |

Marfat.com

لما ادعوه من قتله و صلبه وهو حيّ في السماء الثانية على ما صحّ عن الرسول صلّى الله عليه وسلم في حديث المعراج وهو هنالك مقيم حتى ينزل الله الى الارض لقتل الدجّال وليملأها عدلاً كما ملئت جوراً و يحيا فيها اربعين سنة ثم يموت كما تموت البشر ۔

(البحر المحيط ج ٣ ص ٣٩١)

یہ یہود کے دعویٰ قتل و صلب کی تردید ہے ۔ اور عیسیٰ علیہ السلام دوسرے آسمان میں زندہ ہیں ۔ جیساکہ حدیث معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر ثابت ہے۔ وہ وہیں قیام پذیر رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو قتل دجال کے لئے زمین پر اتارے گا ۔ اور وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے ۔ جیساکہ وہ ظلم سے بھری ہوئی ہوگی ۔ اور وہ زمین میں چالیس سال زندہ رہیں گے پھر وفات پائیں گے ۔ جیساکہ انسانوں کو موت آتی ہے "

اور سورۂ احزاب کی آیت ختم نبوت کے تحت لکھتے ہیں :۔

وروی عنه عليه السلام الفاظ تقتضی نصاً انه لا نبی بعده صلی الله علیه وسلم والمعنی انه لا یتنبأ احد بعده ولا یرد نزول عیسیٰ

" اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے الفاظ مروی ہیں جو اس عقیدہ پر نص قطعی ہیں کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد کسی کو نبوت عطا نہیں کی جاتے گی ۔

آخر الزمان لأنه ممن نبئ قبله وينزل عاملاً على شريعة محمد صلى الله عليه وسلم مُصلّياً إلى قبلته كأنّه بعض امته (البحر المحيط ج ۷ ص ۲۳۶)

اور عیسیٰ علیہ السلام کا آخری زمانہ میں نازل ہونا اس لئے محل اشکال نہیں کہ ان کو نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مل چکی ہے۔ اور وہ نازل ہو کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کریں گے۔ آپ ہی کے قبلہ کی طرف رُخ کریں گے۔ گویا آپ ہی کی امت کے ایک فرد ہوں گے۔"

اور سورۃ الزخرف کی آیت کریمہ "وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ" کے تحت لکھتے ہیں:-

والظاهر أنّ الضمير في وانّه لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ يعود على عيسى اذ الظاهر في الضمائر السابقة انها عائدة عليه. وقال ابن عباس ومجاهد وقتادة والحسن والسدي والضحاك وابن زيد اى وان خروجه لعلم للساعة يدل على قرب قيامها اذ خروجه

"ظاہر یہ ہے کہ "انّہٗ" کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹتی ہے، کیونکہ ظاہر طور پر سابقہ تمام ضمیریں بھی ان ہی کی طرف لوٹتی ہیں۔ اور ابن عباس، مجاہد، قتادہ، حسن بصری، سدی، ضحاک اور ابن زید فرماتے ہیں کہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا آخری زمانہ میں ظاہر ہونا قیامت کی علامت ہو قرب قیامت

Marfat.com

شرط من اشراطها وهو نزوله من السماء فی آخر الزمان. (البحر المحیط ۲۵/۸۲)

پر دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ آخری زمانے میں ان کا آسمان سے نازل ہونا علاماتِ قیامت میں سے ہے۔"

## حافظ ابن کثیرؒ کا عقیدہ :

امام حافظ عماد الدین ابوالفداء اسماعیل بن الخطیب ابی حفص عمر بن کثیر القرشی الدمشقی الشافعیؒ (۷۷۴ھ) نے اپنی تفسیر میں متعدد جگہ عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے اور آخری زمانے میں نازل ہونے کی تصریحات بڑی تفصیل سے نقل کی ہیں۔ دیکھئے جلد اول ص ۳۶۵ تا ۳۶۷ اور ص ۵۷۴ تا ۵۸۳۔

آیت کریمہ " وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ " کے تحت لکھتے ہیں :

..... فلما احاطوا بمنزله وظنوا انهم قد ظفروا به نجاه الله تعالیٰ من بينهم ورفعه من روزنة ذلك البيت الى السماء. والقى الله شبهه على رجل ممن كان عنده فی المنزل. فلما دخل اولئك

"..... پس جب انہوں نے آپ کے مکان کا گھیراڈال لیا۔ اور گمان کیا کہ آپ کو پکڑنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے درمیان سے نکال لیا اور اس مکان کے روشندان سے آسمان کی طرف اٹھالیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی شباہت مکان میں موجود لوگوں میں سے

اعتقدوہ فی ظلمۃ اللیل عیسیٰ۔ فاخذوہ واھانوہ ووضعوا علی راسہ الشوک وکان ھذا من مکر اللہ لھم۔ فانہ نجّی نبیّہ ودفعہ من بین اظھرھم۔
(تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۶۵)

ایک شخص پر ڈال دی۔ پس جب یہودی مکان میں داخل ہوئے تو رات کی تاریکی میں اسی کو عیسیٰ سمجھا۔ اسے پکڑا۔ اس کی اہانت کی اور اس کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی یہودیوں کے مقابلہ میں خفیہ تدبیر تھی۔ کہ اپنے نبی کو ان سے بچالیا۔ اور اس کو ان کے درمیان سے اٹھالیا۔"

آیت کریمہ " وَاِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ " کے تحت لکھتے ہیں:۔

بل الصحیح انہ عائد علی عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فان السیاق فی ذکرہ ثم المراد بذلک نزولہ قبل یوم القیامۃ کما قال تبارک وتعالیٰ " وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ " ای قبل موت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام " ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَکُوْنُ

" بلکہ صحیح یہ ہے کہ "انّہ" کی ضمیر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف راجع ہے۔ کیونکہ سلسلۂ کلام انہی کے تذکرہ میں ہے۔ اور مراد اس سے ان کا قیامت سے پہلے نازل ہونا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے (سورۃ النساء کی آیت ۱۵۹ میں) فرمایا: "اور نہیں کوئی اہل کتاب میں سے مگر ضرور ایمان لائے گا ان پر ان کی موت سے پہلے" یعنی

Marfat.com

عَلَيْهِمْ شَهِيداً "
ويؤيد هذا المعنى
القراءة الأخرى " وَ
اِنَّهٗ لَعَلَمٌ لِلسَّاعَة "
اى امارة ودليل على
وقوع الساعة قال
مجاهد " وانه لعلم
للساعة " اى آية للساعة
خروج عيسى بن مريم
عليه السلام قبل يوم
القيامة وهكذا روى
عن ابى هريرة وابن
عباس وابى العالية
وابى مالك وعكرمة
والحسن وقتادة و
الضحاك وغيرهم
وقد تواترت الاحاديث
عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم انه اخبر
بنزول عيسى عليه
السلام قبل يوم القيامة

عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے
پہلے ۔ " پھر وہ ہوں گے قیامت
کے دن ان پر گواہ "
اور اس مضمون کی تائید آیت
کی دوسری قراءت " وَاِنَّهٗ
لَعَلَمٌ للساعة " سے بھی ہوتی
ہے ، یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا نزول
قیامت کی نشانی ہے ۔ امام مجاہدؒ
" وَاِنَّهٗ لَعَلَمٌ لِلسَّاعَةِ "
کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ قیامت
کی نشانی ہے حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کا ظاہر ہونا قیامت سے
پہلے ۔ اور حضرت ابو ہریرہؓ ،
ابن عباسؓ ، ابوالعالیہؒ ، ابو
مالکؒ ، عکرمہؒ ، حسن بصریؒ ،
قتادہؒ ، ضحاکؒ اور دیگر حضرات
سے بھی اسی طرح کی تفسیر مروی
ہے ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے متواتر احادیث
مروی ہیں کہ آپؐ نے قیامت
سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کے

Marfat.com

| | |
|---|---|
| اماماً عادلاً وحکماً مقسطاً۔ (ج ۴ ص ۱۳۲ و ۱۳۳) | امام عادل اور حاکم منصف کی حیثیت سے نازل ہونے کی خبر دی ہے۔" |

اور امام ابن کثیرؒ اپنی تاریخ " البدایۃ والنہایۃ " میں " رفع عیسیٰ علیہ السلام الی السماء فی حفظ الرب و بیان کذب الیہود والنصاریٰ فی دعوی الصلب " کے عنوان کے تحت سورۃ آل عمران اور سورۃ النساء کی آیات نقل کر کے لکھتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| فاخبر تعالیٰ انہ رفعہ الی السماء بعد ما توفاہ بالنوم علی الصحیح المقطوع بہ. وخلصہ ممن کان اراد اذیتہ من الیہود. (ج ۲ ص ۹۱) | " پس اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نیند کی حالت میں عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا۔ اور جو یہود کہ آپ کے درپئے ایذا تھے ان سے آپ کو چھڑا لیا۔" |

* * * * *

| | |
|---|---|
| واخبر تعالیٰ بقولہ " وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ " ای بعد نزولہ الی الارض فی آخر الزمان قبل قیام الساعۃ فانہ | " اور اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ " نہیں ہوگا کوئی اہل کتاب میں سے مگر ایمان لائے گا عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی موت سے پہلے " یعنی قیامت سے پہلے جب وہ زمین پر نازل ہوں گے |

ينزل ويقتل الخنزير ويكسر الصليب ويضع الجزية ولا يقبل الا الاسلام كما بيّنا ذلك بما ورد فيه من الاحاديث عند تفسير هذه الآية الكريمة من سورة النساء وكما سنورد ذلك مستقصًى في كتاب الفتن والملاحم عند اخبار المسيح الدجال فنذكر ما ورد في نزول المسيح المهدي عليه السلام من ذي الجلال لقتل المسيح الدجال الكذاب الداعي الى الضلالة هذا ذكر ما ورد في الآثار في رفعه الى السماء ۔

(ج ۲ ص ۹۲)

خنزیر کو قتل کریں گے۔ صلیب کو توڑ ڈالیں گے۔ جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اور صرف اسلام قبول کریں گے۔ جیسا کہ ہم نے (اپنی تفسیر میں) اس آیت کی تفسیر کے تحت وہ احادیث ذکر کی ہیں جو اس سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں۔ اور جیسا کہ عنقریب ہم کتاب الفتن والملاحم میں اس کو مکمل طور پر ذکر کریں گے جہاں مسیح دجال سے متعلق حالات آئیں گے۔ پس ہم وہ احادیث ذکر کریں گے جو مسیح دجال کذاب جو گمراہی کا داعی ہوگا، کے قتل کرنے کے لئے حق تعالیٰ شانہ کی جانب سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ یہاں وہ آثار نقل کئے جاتے ہیں جو ان کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے کے بارے میں منقول ہیں۔ (یہاں تفصیل سے رفع آسمانی کی روایات درج کی ہیں)

Marfat.com

حسب وعدہ امام ابن کثیرؒ نے " نہایۃ البدایہ " میں جو ان کی تاریخ کا تکملہ ہے ــــــ تفصیل سے خروج دجّال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث ذکر کی ہیں ملاحظہ فرمائیے۔ صفحہ ۱۲۰ ج ۱ تا صفحہ ۱۷۶ ج ۱ )

## علّامہ کرمانی کا عقیدہ :

الامام العلّامہ شمس الدین محمد بن یوسف بن علی بن سعید الکرمانی الشافعیؒ (۷۸۶ھ) " الکواکب الدراری فی شرح البخاری " باب نزول عیسیٰ علیہ السلام کے تحت لکھتے ہیں :

| | |
|---|---|
| ای من السماء الی الارض (ج ۱۴ ص ۸۷) | " یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے زمین پر نازل ہونے کا بیان " |

اسی باب کی حدیث " وامامکم منکم " کے تحت لکھتے ہیں :

| | |
|---|---|
| یعنی یحکم بینکم بالقرآن لا بالانجیل ۔ او انہ یصیر معکم بالجماعۃ والامام من ھذہ الامّۃ ۔ (ج ۱۴ ص ۸۸) | " یعنی وہ تمہارے درمیان قرآن کے مطابق فیصلہ کریں گے نہ کہ انجیل کے مطابق ۔ یا یہ مطلب ہے کہ وہ تمہاری جماعت میں شامل ہوں گے ۔ جبکہ امام اس امت میں سے ہوگا " |

÷ ÷ ÷ ÷ ÷

## علّامہ تفتازانی کا عقیدہ :

علّامہ سعد الدین مسعود بن عمر التفتازانیؒ (م ۷۹۱ھ) شرح مقاصد میں ختم نبوت کی بحث میں لکھتے ہیں :

Marfat.com

فان قیل ألیس عیسیٰ علیه السلام حیًّا بعد نبیّنا صلی الله علیه و سلم رفع الی السماء ، و سینزل الی الدنیا ۔ قلنا : بلیٰ ، ولکنه علیٰ شریعة نبیّنا صلی الله علیه وسلم ، لایسعه الّا اتباعه ۔ علی ما قال علیه السلام فی حق موسیٰ علیه السلام انّه لو کان حیًّا لما وسعه الّا اتباعی ۔ فیصح انّه خاتم الانبیاء بمعنی انه لا یبعث نبی بعده ( ج۲ ص ۱۹۲ )

" اگر کہا جائے کہ کیا یہ صحیح نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی زندہ ہیں ۔ وہ آسمان پر اٹھالئے گئے ہیں اور آخری زمانہ میں دنیا میں دوبارہ آئیں گے ۔ ( تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کیسے رہے ؟ ) ہم کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ ہونا اور دوبارہ تشریف لانا صحیح ہے ۔ لیکن وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر ہوں گے ۔ آپؐ کی پیروی کے سوا انہیں کوئی گنجائش نہ ہوگی جیسا کہ آپؐ نے موسیٰ علیہ السلام کے حق میں فرمایا کہ اگر وہ زندہ ہوتے تو ان کو میری پیروی کے سوا چارہ نہ ہوتا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الانبیاء ہونا صحیح ہے ۔ بایں معنیٰ کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا ۔ "

نیز علامات قیامت کی بحث میں لکھتے ہیں :-

ومما یلحق بباب الامامة | " باب امامت کے ملحقات میں

بحث خروج المهدی ونزول عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وهما من اشراط الساعة۔
(ج ۲ ص ۳۰۷)

خروج مہدی اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کی بحث بھی ہے۔ اور یہ دونوں علامات قیامت میں سے ہیں۔"

* * * * *

نیز اسی ضمن میں لکھتے ہیں:-

هو وان كان حينئذٍ من اتباع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فليس منعزلاً عن النبوة فلا محالة ان يكون افضل من الامام۔
(ج ۲ ص ۳۰۸)

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ہوں گے۔ لیکن نبوت سے معزول نہیں ہوں گے۔ اس لئے یقیناً وہ امام مہدی سے افضل ہوں گے۔"

* * * *

شرح عقائد نسفی میں فرماتے ہیں:-

ونزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء عند المنارة البيضاء فی شرقی دمشق حق الخ (ص ۱۲۴)

"اور عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا دمشق کے مشرق میں سفید منارہ کے پاس حق ہے۔"

نیز اسی کتاب میں مصنفؒ کے قول " اول الانبیاء آدم وآخرهم محمد صلی اللہ علیہ وسلم" کے تحت لکھتے ہیں:

فان قيل قد ورد فی

"اگر کہا جائے کہ حدیث میں

Marfat.com

الحدیث نزول عیسیٰ علیہ السلام بعدہٗ ۔ قلنا نعم ۔لکنہ یتابع محمداً صلی اللہ علیہ وسلم ۔ لان شریعتہ قد نسخت الخ

(ص ۱۰۰)

وارد ہوا ہے کہ آپ کے بعد عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے ۔ ہم کہتے ہیں کہ ہاں : ضرور نازل ہوں گے ۔ مگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں گے ۔ کیونکہ ان کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے ۔"

اسی کتاب میں مصنفؒ کے قول " وافضل البشر بعد نبیّنا صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ " کے تحت لکھتے ہیں :-

والاحسن ان یقال بعد الانبیاء ۔لکنہ اراد البعدیۃ الزمانیۃ ۔ ولیس بعد نبیّنا صلی اللہ علیہ وسلم نبی ومع ذٰلک لابد من تخصیص عیسی علیہ السلام الخ

(ص ۱۰۷)

" بہتر یہ تھا کہ " بعد الانبیاء" کا لفظ کہا جاتا لیکن مصنفؒ نے بعدیت زمانیہ مراد لی ہے ۔اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ۔ مگر اس کے باوجود عیسیٰ علیہ السلام کی تخصیص لازم ہے (کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نازل ہوں گے ۔اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں ۔

## امام ابن زملکانی الشافعی کا عقیدہ:

الامام العلامہ کمال الدین محمد بن علی بن عبدالواحد المعروف بابن الزملکانی قاضی حلب (۷۲۷ھ) اپنی کتاب "عجالۃ الراکب فی ذکر اشرف المناقب" میں لکھتے ہیں:

وذلک لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوتہ عامۃ بعث الی الاحمر والاسود والجن والانس ممن ادرکہ وجب علیہ اتباعہ الاتری الی نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام علی شریعتہ ناشراً لدعوتہ مؤیداً لملتہ مصلیاً خلف امام امتہ مقاتلاً لمظہر مخالفتہ (بحوالہ جواہر البحار للنبہانی ص ۱۳۹۶)

"اور یہ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت عام ہے۔ آپ کالے گورے اور جن وانس سب کی طرف مبعوث ہیں، جو شخص بھی آپ کا زمانہ پائے اس پر آپ کی پیروی واجب ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آپؐ کی دعوت کو پھیلائیں گے۔ آپ کی ملت کی تائید کریں گے۔ نماز میں آپ کی امت کے امام کی اقتدا کریں گے۔ جو لوگ آپ کی مخالفت کا اظہار کرتے ہوں گے ان سے قتال کریں گے۔"

## شیخ قطب الدین سہروردی کا عقیدہ:

الشیخ الامام قطب الدین عبداللہ بن محمد بن ایمن الاصفبیدی الدمشقی

 Mubashar

السہروردی (۷۸۰ھ) " رسالۂ مکیہ " میں امّت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام) کے فضائل کے ضمن میں لکھتے ہیں:

"وہم چنیں دید عیسیٰ السلام فضائل و بزرگی ایں امت را در انجیل پس گفت عیسیٰ علیہ السلام اے بار خدایا بگرداں وایشاں را از امت من پس گفت خداوند تعالیٰ نکنم من کہ ایشاں را از امت تو بگر دانم۔ وایشاں را از امت احمد و محمد مصطفیٰ ..... علیہ السلام پس گفت عیسیٰ علیہ السلام اگر نگر دانی تو ایشاں را از امت، بگرداں او را ایشاں پس برداشت عیسیٰ علیہ السلام خداوند تعالیٰ سوئے آسماں تا رد کنند عیسیٰ علیہ السلام را سوئے زمین در آخر الزماں تا باشد ازیں امت مصطفیٰ یعنی عامل شریعت مصطفیٰ بود دیگے از امتیان مصطفیٰ شود"

(قرۃ ، رسالہ مکیہ تصوف فقہ حنفی ، دہلی ۱۳۰۹ھ ، ص ۳۵۸)

ترجمہ: " اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام نے اس امّت کے فضائل انجیل میں دیکھے تو عرض کیا کہ الٰہی اس امّت کو میری امت بنادے۔ حکم ہوا کہ ان کو تمہاری امت نہ بناؤں گا۔ اس لئے کہ میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت ہے۔ پس انہوں نے دعاء کی کہ مجھ کو اس امّت میں داخل کردے چنانچہ ان کی یہ دعاء قبول ہوگئی کہ حق تعالیٰ نے ان کو زندہ آسمان پر اٹھالیا۔ یہانتک کہ آخر زمانہ میں ان کو زمین پر اتار کر اس امّت میں شامل فرمائے گا۔"

(ارشاد الملوک ص ۱۱۰ و ۱۱۱)

## امام تقی الدین السبکی کا عقیدہ:

"الامام العلّامہ تقی الدین علی بن عبد الکافی السبکی الشافعی (۷۵۶ھ) اپنی کتاب " التعظیم والمنۃ فی تفسیر قولہ تعالیٰ لتؤمنن بہ ولتنصرنّہ " میں طویل کلام کے بعد لکھتے ہیں:

فاذا عرفت ذلك فالنبي
صلى الله عليه وسلم هو
نبي الانبياء ولهذا اظهر
ذلك في الآخرة جميع الانبياء
تحت لوائه، وفي الدنيا
كذلك ليلة الاسراء صلى
بهم ولو اتفق مجيئه في
زمن آدم ونوح وابراهيم
وموسى وعيسى وجب عليهم
وعلى اممهم الايمان به
ونصرته وبذلك اخذ
الله الميثاق عليهم
فنبوته عليهم ورسالته
اليهم معنى حاصل
له ..................
فلو وجد في عصرهم
لزمهم اتباعه
بلاشك ولهذا يأتي
عيسى في آخر الزمان
على شريعته وهو نبي كريم
على حالته لا كما يظن

"پس جب یہ معلوم ہوا تو ثابت ہوا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
"نبی الانبیاء" ہیں۔ اسی بنا پر
اس عظمت کو آخرت میں یوں ظاہر
کیا گیا کہ تمام انبیاء کرام آپؐ کے
جھنڈے تلے جمع ہوئے۔ اسی طرح
شب معراج میں بھی اس کا ظہور ہوا
کہ آپؐ سب کے امام ہوئے۔ اور
اگر آپ کی تشریف حضرت آدم،
حضرت نوح، حضرت ابراہیم،
حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام
کے زمانے میں ہوتی تو ان پر اور ان
کی امتوں پر واجب ہوتا کہ آپؐ پر
ایمان لائیں اور آپؐ کی نصرت کریں'
اسی کا اللہ تعالیٰ نے ان سے عہد لیا'
اس لئے آپؐ کا ان کے لئے نبی و رسول
ہونا تو ایک ایسا وصف ہے جو آپؐ
کو حاصل ہے ..........
پس اگر آپ ان کے زمانہ میں موجود
ہوتے تو آپ کا اتباع ان پر واجب
ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام

Marfat.com

بعض الناس انه یاتی واحداً من هذه الامة نعم هو واحد من هذه الامّة لما قلناه من اتباعه للنبی صلی الله علیه وسلم و انما یحکم بشریعة نبیّنا محمد صلی الله علیه وسلم بالقرآن والسنة وکل ما فیهما من امرٍ ونهی فهو متعلق به کما یتعلق بسائر الامة وهو نبی کریم علی حالہ ولم ینقص منه شیء۔

(بحوالہ جواہر البحار للنبہانی ص۳۶۴)

آخری زمانے میں آپ کی شریعت پر اتریں گے۔ حالانکہ وہ بدستور نبی مکرم ہوں گے۔ ایسا نہیں جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ محض اس امّت کے ایک فرد بن کر آئیں گے بلاشبہ وہ اس امت کے ایک فرد بھی ہوں گے۔ کیونکہ۔ جیسا کہ ہم نے کہا۔ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق قرآن وسنت کے ساتھ حکم کریں گے۔ اور شریعت کے تمام اوامر ونواہی جیسا کہ دیگر افراد امت سے متعلق ہیں، ان کے متعلق بھی ہوں گے۔ اس کے باوجود وہ بدستور نبی مکرم ہوں گے۔ ان کی نبوت میں ذرا بھی کمی نہیں آئے گی۔“

✧ ✧ ✧ ✧

## علّامہ اتقانی شارح ہدایہ کا عقیدہ:

الشیخ الامام قوام الدین امیر کاتب بن امیر عمر العمید الفارابی الاتقانی الحنفی (۶۸۵ - ۷۵۸ھ) کتاب الشامل شرح اصول البزدوی میں تواتر کی بحث میں یہود ونصاریٰ کے عقیدۂ قتل وصلب مسیح پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

والثانی انّ النقل المتواتر منھم فی قتل رجل علموہ عیسیٰ وصلبہ وھذا النقل موجب علم الیقین فیما نقلوہ ولکن لم یکن ذلک الرجل عیسیٰ وانما کان مشبھًا بہ کما قال تعالیٰ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ وقد جاء فی الخبر ان عیسیٰ صلوۃ اللہ علیہ قال لمن کان معہ من یرید منکم ان یلقی اللہ شبھی علیہ فیقتل ولہ الجنۃ فقال رجل أنَا فالقی اللہ شبہ عیسیٰ علیہ فقتل ورفع عیسیٰ علیہ السلام الی السماء (کتاب الشامل شرح اصول الفقہ للبزدوی صفحہ ۱۴ و ۱۵ قلمی)

"دوم یہ کہ ان کی نقل متواتر صرف اتنی بات میں ہے کہ ایک شخص جس کو انہوں نے عیسیٰ سمجھا وہ مقتول و مصلوب ہوا۔ بلاشبہ یہ نقل نفس قتل و صلب میں موجب یقین ہے، لیکن یہ شخص عیسیٰ نہیں تھا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "بلکہ ان کو دھوکا ہوا"۔ اور حدیث میں آتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے رفقاء سے فرمایا کہ تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر میری شباہت ڈال دے، وہ میری جگہ قتل ہو جائے اور اس کو جنت ملے۔ ایک حواری نے کہا کہ میں تیار ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی شباہت اس پر ڈال دی اور عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا۔"

Marfat.com

# نویں صدی

## شیخ الاسلام البیجوری کا عقیدہ:

شیخ الاسلام برہان الدین ابو اسحاق ابراہیم بن عیسیٰ البیجوریؒ (۸۲۵ھ) "جوھرۃ التوحید" کی شرح "تحفۃ المرید علی جوھرۃ التوحید" میں لکھتے ہیں:-

قال تعالیٰ و خاتم النبیین ویلزم ختم المرسلین لانہ یلزم من ختم الاعم ختم الاخص من غیر عکس ولا یشکل ذالک بنزول سیدنا عیسیٰ فی آخر الزمان لانہ انما ینزل حاکما بشریعۃ نبینا ومتبعا لہ ولا ینافی ذالک انہ حین نزولہ یحکم برفع الجزیۃ من اھل الکتاب

"اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "وخاتم النبیین" اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے رسولوں کا ختم ہونا بھی لازم آتا ہے، کیونکہ نبی عام ہے اور رسول خاص ــــ اور عام کے ختم ہونے سے خاص کا ختم ہونا خودبخود لازم آتا ہے۔ اس کے برعکس خاص کے ختم ہونے سی عام کا ختم ہونا لازم نہیں آتا ــــ اور ختم نبوت پر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا آخری زمانہ میں نازل

Marfat.com

ولا یقبل منہم الا الاسلام او السیف لان نبینا اخبرنا بانها مغیاۃ الی نزول عیسیٰ فحکمه بذلک انما هو بشریعة نبینا ۔

( ص ۷۰ )

ہونا محل اشکال نہیں ۔ کیونکہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے تابع ہوں گے اور اسی کے مطابق حکومت کریں گے ۔ اور یہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد اہل کتاب سے جزیہ اٹھا دیں گے اور ان سے اسلام یا تلوار کے سوا کوئی چیز قبول نہیں کریں گے ، یہ بھی ختم نبوت کے منافی نہیں ۔ کیونکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے فرما دیا ہے کہ جزیہ کا حکم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے تک ہے ۔ پس عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جزیہ کا حکم کرنا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے موافق ہوگا ۔"

## شیخ مہائمی کا عقیدہ :

الشیخ الامام العلّامہ علی بن احمد بن ابراہیم بن اسماعیل المہائمی الدکنی الہندی ، حنفی ( ۸۳۵ھ ) اپنی تفسیر " تبصیر الرحمٰن وتیسیر المنان " میں آیت کریمہ " اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰی " کے تحت لکھتے ہیں :۔

( اذ قال اللہ یا عیسیٰ ) اعلاماً له بمکرہ بالاعداء وتخلیصه عن مکرهم ( انی متوفیک ) ای آخذک بکلیتک ( و

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے اعداء کے بارے میں اپنی خفیہ تدبیر اور ان کی سازش سے بچانے کی اطلاع دیتے ہوئے کہا اے عیسیٰ میں تجھ کو پورے کا

| | |
|---|---|
| لا ادع لك شهوة طعام ولا شراب فتحتاج الی مسکنة الارض لانی (رافعك الیّ) ای الی سمائی (و) انما ارفعك لانی (مطهّرك من) جوار (الذین کفروا) لئلا یصل الیك من آثارهم شیٔ۔ | پورا وصول کرنے والا ہوں، اور تیرے لئے کھانے پینے کی خواہش نہیں چھوڑوں گا کہ تو زمین کی رہائش کا محتاج رہے کیونکہ میں تجھ کو اپنی طرف یعنی اپنے آسمان کی طرف اٹھانے والا ہوں اور تجھ کو اس لئے اٹھانا چاہتا ہوں کیونکہ میں تجھ کو ان کافروں کی ہمسائیگی سے پاک کرنے والا ہوں تاکہ ان کے آثار میں سے کوئی چیز تجھ تک نہ پہنچ سکے۔ |

(ص ۱۱۳ ج ۱)

اور سورۃ النساء کی آیت ۱۵۷ و ۱۵۸ کے تحت لکھتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| (وما قتلوہ یقیناً بل) الیقین انما ھو فی انه (رفعه الله الیه) لمّا سمع منه (و) لا یبعد علی الله إذ (کان الله عزیزا) لا یغلب علی ما یرید وقد اقتضت الحکمة رفعه فلا بد ان | اور انہوں نے اس کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ جو بات یقینی ہے وہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سنی تو اس کو اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ کے حق میں عیسیٰ علیہ السلام کا اٹھا لینا کچھ بھی بعید نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ بہت زبردست ہے کہ کوئی اس کے ارادے پر غالب |

Marfat.com

| | |
|---|---|
| يرفعه لكونه (حكيما) وهي حفظه لتقوية دين محمد صلى الله عليه وسلم حين انتهائه الى غاية الضعف لظهور الدجال فيقتله۔ (تيسير الرحمن وتيسير المنان ص ٣٧ ج ١) | نہیں آسکتا اور اس کی حکمت کا بھی تقاضا ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھایا جائے پس ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کو اٹھا لیتے کیونکہ وہ بڑی حکمت والا بھی ہے اور وہ حکمت تھی عیسیٰ علیہ السلام کو دین محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی تائید و تقویت کیلئے محفوظ رکھنا جبکہ ظہور دجال کے سبب دین اسلام انتہائی |

اور سورۃ الزخرف کی آیت " وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ " کے تحت لکھتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| وانه لعلم للساعة اي من اشراطها ينزل بقربها۔ (ص ٧٥ ج ٢) | " اور وہ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) نشانی ہے قیامت کی۔ یعنی علامات قیامت میں سے ہے کہ قرب قیامت میں وہ نازل ہوں گے۔" |

## شیخ ابن تمجید کا عقیدہ :

تفسیر بیضاوی کے محشی شیخ مصطفیٰ بن ابراہیم الشہیر بابن التمجید (۸۴۲ھ) سورۃ آل عمران کی آیت " اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ " کے تحت لکھتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| قوله او تا لضلفن ، او | " اور متوفیک میں ان توجیہات |

Marfat.com

متوفیك قائماً وانما احتیج فی معنی متوفیك الی ارتکاب هذه الوجوه لما ان توفی عیسی علیه السلام انما یکون بعد رفعه الی السماء لقوله " وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ " الی قوله بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ الیه .

(حاشیہ ابن تمجید علی البیضاوی ج ۱ ص ۶۲)

کی ضرورت اس لئے پیش آئی کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات، آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

" اور انہوں نے نہ آپ کو قتل کیا۔ نہ سولی پر چڑھایا۔ بلکہ ان کو اشتباہ ہوگیا ......

اور انہوں نے آپ کو یقیناً قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف (آسمان پر) اٹھالیا۔

ء ء ء ء ء

اور سورۂ نساء کی آیت " وَاِنْ مِّنْ اهل الکتاب " کے ذیل میں لکھتے ہیں :-

وقیل الضمیران لعیسیٰ ای الضمیر فی " به " و " موته " لعیسی فیکون المراد بالایمان المدلول علیه بقوله لیؤمنن به الایمان بعیسی بعد نزوله فی آخر

" اور کہا گیا ہے کہ " بہ " اور " موتہ " کی دونوں ضمیریں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہیں، جو ایمان کہ ارشاد خداوندی کا مدلول ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام پر ان کے آخری زمانے میں

Marfat.com

| | |
|---|---|
| الزمان ۔ | نازل ہونے کے بعد ایمان لائیں |
| (ج ۱ ص ۴۹۳) | گے " |

## حافظ ابن حجرؒ کا عقیدہ :

حافظ الدنیا الامام الحافظ شہاب الدین احمد بن علی بن محمد بن حجر العسقلانی الشافعی (۸۵۲ھ) "تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر" میں لکھتے ہیں :۔

| | |
|---|---|
| واما رفع عیسیٰ فاتفق | " رہا عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان |
| اصحاب الاخبار والتفسیر | پر اٹھایا جانا ؟ تو تمام اصحاب |
| علیٰ انّہ رفع ببدنہ | اخبار و تفسیر اس پر متفق ہیں |
| حیًّا وانما اختلفوا ھل | کہ وہ جسدِ عنصری کے ساتھ زندہ |
| مات قبل ان یرفع | اٹھائے گئے ۔ البتہ اس میں |
| او نام فرفع ۔ | اختلاف ہے کہ اٹھائے جانے |
| (ج ۳ ص ۲۱۴) | سے پہلے مرے تھے (اور پھر زندہ کرکے |

اٹھائے گئے) یا نیند کی حالت میں اٹھائے گئے "

اور حافظ نے " الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ " میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صحابہ کرام رضؓ میں شمار کیا ہے ۔ کیونکہ وہ قبل از وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے ہیں (ج ۴ ص ۵۲ نا ۵۲)

نیز اسی کتاب میں حضرت خضر علیہ السلام کے ترجمہ میں فرماتے ہیں کہ بعض حضرات نے حدیث " لانبی بعدی " سے ان کی وفات پر استدلال کیا ہے :۔

Marfat.com

| | |
|---|---|
| هو معترض بعيسى بن مريم فانه نبي قطعاً وثبت انه ينزل الى الارض فى آخر الزمان ويحكم بشريعة النبي صلى الله عليه وسلم فوجب حمل النفي على انشاء النبوة لاحد من الناس، لا على وجود نبي كان قد نبئ قبل ذالك . | "یہ استدلال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وجہ سے محل اعتراض ہے۔ کہ وہ قطعاً نبی ہیں۔ اور یہ ثابت ہے کہ وہ آخری زمانے میں زمین پر نزول فرمائیں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق حکم کریں گے۔ لہذا "لانبی بعدی" کی نفی کو اس معنیٰ پر محمول کرنا واجب ہے کہ آپؐ کے بعد کسی کو نبوت حاصل نہیں ہوسکتی۔ جس نبی کو آپؐ سے پہلے نبوت مل چکی اس کا وجود اس حدیث کے منافی نہیں" |
| (ج ا ص ۴۳۵) | |

❊ ❊ ❊ ❊

اور حافظؒ نے فتح الباری میں بھی متعدد جگہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کی تصریحات فرمائی ہیں۔ کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ علیہ السلام اور کتاب الفتن کی مراجعت کی جائے۔

ارشاد نبوی "ینزل فیکم ابن مریم حکماً" کی شرح میں فرماتے ہیں:

| | |
|---|---|
| اى حاكماً - والمعنى انه ينزل حاكماً بهذه الشريعة فان هذه | "حَکَم سے مراد حاکم ہے۔ اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوکر اس شریعت |

Marfat.com

الشريعة باقية لا تنسخ بل يكون عيسى حاكماً من حكام هذه الامة (ج ٦ ص ٣٥٦)

کے مطابق حکومت کریں گے۔ کیونکہ یہ شریعت قیامت تک باقی رہے گی منسوخ نہیں ہوگی۔ بلکہ عیسیٰ علیہ السلام اس امت کے حکام میں سے ایک حاکم ہوں گے۔"

☆ ☆ ☆ ☆

**اسی حدیث کے تحت لکھتے ہیں:-**

قال العلماء الحكمة فى نزول عيسى دون غيره من الانبياء الرد على اليهود فى زعمهم انهم قتلوه فبين الله تعالى كذبهم وانه الذى يقتلهم۔

او نزوله لدنو اجله ليدفن فى الارض۔ اذ ليس لمخلوق من التراب ان يموت فى غيرها۔

وقيل انه دعا الله لما رأى صفة محمد صلى الله عليه وسلم

"آخری زمانہ میں صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کا نزول جو مقدر ہوا علماء نے اس کی متعدد حکمتیں بیان فرمائی ہیں۔ ایک یہ کہ ان یہود پر رد کرنا مقصود ہے جو ان کے قتل کے مدعی تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کا جھوٹ کھول دیا۔ کہ یہود نے حضرت عیسیٰ کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود کو قتل کریں گے۔

دوم یہ کہ (عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے تھے اس لئے) ان کا نزول ان کی اجل کے قریب ہونے کی وجہ سے ہوگا۔ تاکہ زمین میں دفن کئے جائیں کیونکہ

Marfat.com

وامته ان یجعله منهم فاستجاب الله دعائه، وابقاه حتی ینزل فی اٰخر الزمان مجددا لامر الاسلام فیوافق خروج الدجال فیقتله۔ (ج۲ ص ۳۵۷)

جو مٹی سے پیدا ہوا ہے وہ دوسری جگہ نہیں مر سکتا۔

اور بعض نے کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی امت کی صفت دیکھی تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ان کو بھی امّت محمدیہ میں شامل کر دے، پس اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمالی۔ اور ان کو باقی رکھا۔ یہانتک کہ وہ آخری زمانہ میں نازل ہو کر دین اسلام کے مجدّد بنیں گے۔ اس وقت دجّال نکلا ہوا ہوگا۔ اس کو قتل کریں گے۔"

## علّامہ عینیؒ کا عقیدہ:

الامام الحافظ العلّامہ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد العینی الحنفیؒ (۸۵۵ھ) عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری۔ "باب نزول عیسی علیہ السلام" کے ذیل میں لکھتے ہیں:

ای هذا باب بیان نزول عیسیٰ علیه الصلوٰة والسلام یعنی فی اٰخر الزمان۔ (ج ۱۶ ص ۳۸)

"یعنی یہ باب ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آخری زمانہ میں نازل ہونے کے بیان میں۔"

× × × ×

اس باب میں موصوف نے بڑی تفصیل سے نزول عیسیٰ علیہ السلام

کی احادیث ذکر کی ہیں۔ اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کی حکمتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

فان قلت ما الحکمة فی نزول عیسیٰ علیه الصلوٰة والسلام والخصوصیة به . قلت فیه وجوه. الاول للرد علی الیهود فی زعمهم الباطل انهم قتلوه وصلبوه فبیّن الله تعالیٰ کذبهم وانه هو الذی یقتلهم الثانی لاجل دنو اجله لیدفن فی الارض اذ لیس لمخلوق من التراب ان یموت فی غیر التراب . الثالث لانه دعا الله تعالیٰ لمّا رأی صفة محمد صلی الله علیه وسلم وامته ان یجعل منهم فاستجاب

" اگر کہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نازل ہونے میں کیا حکمت ہے۔ اور ان کی خصوصیت کی کیا وجہ ہے۔ تو جواب یہ ہے کہ اس کی کئی وجوہ ہیں۔

اوّل یہ کہ اس سے یہود کے زعم باطل کا رد کرنا مقصود ہے کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے، پس اللہ تعالیٰ نے ان کا جھوٹ کھول دیا۔ اور یہ بتا دیا کہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی یہود کو قتل کریں گے۔

دوم یہ کہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ اٹھا لیا گیا تھا. اور) ان کا وقت موعود قریب آنے کی وجہ سے ان کو نازل کیا گیا. تاکہ زمین میں دفن ہوں. کیونکہ جو مٹی میں سے پیدا ہوا اس کی موت بھی زمین کے سوا دوسری جگہ نہیں

Marfat.com

الله دعاءه وایقاه حیًّا حتی ینزل فی آخر الزمان ویجدّد امر الاسلام فیوافق خروج الدجال فیقتله۔

الرابع لتکذیب النصاری واظهار زیغهم فی دعواهم الاباطیل وقتله ایاهم۔

الخامس ان خصوصیته بالامور المذکورة لقوله صلی الله علیه وسلم أنا اولی الناس بابن مریم لیس بینی وبینه نبی وهو اقرب الیه من غیره فی الزمان وهو اولی بذلک۔

(عمدة القاری ص ۳۹ ج ۱۶)

ہو سکتی۔

سوم: انہوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی امّت کی صفت دیکھی تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ان کو بھی اس امّت میں شامل کر دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو آسمان پر زندہ رکھا۔ یہاں تک آخری زمانہ میں نازل ہوں گے۔ دین اسلام کی تجدید کریں گے۔ اس وقت دجّال نکلا ہوا ہوگا۔ اس کو قتل کریں گے۔

چہارم: ان کا نزول نصاریٰ کی تکذیب ان کے باطل دعووں کی کجی کے اظہار اور ان کے قتل کے لئے ہوگا۔

پنجم: امور مذکورہ میں ان کی خصوصیت کی وجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ "مجھے سب سے زیادہ تعلق عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے ہے کیونکہ میرے اور ان کے درمیان

Marfat.com

کوئی نبی نہیں ہوا۔ پس دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کی نسبت ان کو قرب زمانی حاصل ہے۔ اس لئے وہ نزول کے زیادہ مستحق تھے۔"

## شیخ ابن ہمام حنفیؒ کا عقیدہ:

الشیخ الامام کمال الدین محمد بن عبدالواحد بن عبدالحمید المعروف بابن الہمام السیواسی الحنفی (۷۹۰ – ۸۶۱) "المسایرۃ فی شرح عقائد الآخرۃ" کے آخر میں لکھتے ہیں:

| | |
|---|---|
| واشراط الساعۃ ونزول عیسیٰ علیہ السلام و خروج یأجوج ومأجوج والدابۃ وطلوع الشمس من مغربھا حق ......... واللہ سبحانہ نسأله من عظیم جودہ وکبیر منتہ ان یتوفانا علیٰ یقین ذالک مسلمین ۞ | "اور قیامت کی علامتیں جیسے دجال کا نکلنا۔ عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا۔ یاجوج وماجوج اور دابۃ الارض کا نکلنا اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا حق ہیں ......... اور ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ محض اپنے فضل و احسان سے ہمیں ان عقائد کے یقین پر اسلام کی حالت میں دنیا سے لے جائے۔" |

## شیخ جلال الدین محلی کا عقیدہ:

شیخ جلال الدین بن احمد المحلی الشافعیؒ (۷۹۱ھ – ۸۶۴) اپنی تفسیر میں

Marfat.com

سورۃ احزاب کی آیت کریمہ " وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ " کے تحت لکھتے ہیں :-

واذا نزل السید عیسیٰ یحکم بشریعتہ۔ (تفسیر جلالین مع الصاوی ج ۳ ص ۲۸۱)

" اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو آپ کی شریعت کے مطابق حکم کریں گے "۔

اور سورۃ الزخرف کی آیت " وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ " کی تفسیر میں لکھتے ہیں :-

وانہ ای عیسیٰ لعلم للساعۃ تعلم بنزولہ (ج ۴ ص ۵۶)

" اور وہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام نشانی ہیں قیامت کی۔ کہ انکے نزول سے قیامت کا قرب معلوم ہوگا "۔

## علامہ خیالی کا عقیدہ :

علامہ شمس الدین احمد بن موسیٰ الرومی الخیالی الحنفی (م ۸۸۶ھ) حاشیہ شرح عقائد میں شارح کے قول " ومع ذلک لابد من تخصیص عیسیٰ علیہ السلام " کے تحت لکھتے ہیں :-

فکذا ادریس والخضر والالیاس علیھم السلام اذ قد ذھب العظماء من العلماء الیٰ ان اربعۃ من الانبیاء

" عیسیٰ علیہ السلام کی طرح حضرت ادریس، خضر اور الیاس علیہم السلام کی تخصیص بھی ہونی چاہیئے کیونکہ بڑے بڑے علماء اس طرف گئے ہیں کہ چار انبیاء

| | |
|---|---|
| فی زمرۃ الاحیاء۔ الخضر والالیاس فی الارض و عیسیٰ و ادریس علیہما السلام فی السماء۔ (ص ۱۴۲) | زمرۂ احیاء میں شامل ہیں خضر اور الیاس زمین میں۔ اور عیسیٰ و ادریس علیہما السلام آسمان میں۔" |

اور شارح کے قول " ولکنہ یتابع لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم " کے ذیل میں لکھتے ہیں :۔

| | |
|---|---|
| وما روی من ان عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام یضع الجزیۃ .... فوجھہ انہ علیہ الصلوٰۃ و السلام بیّن انتہاء شریعۃ ھذا الحکم وقت نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فالانتہاء حینئذٍ من شریعتنا۔ (ص ۱۳۸) | " اور یہ جو حدیث میں آتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جزیہ موقوف کردیں گے ...... اس کی وجہ یہ ہے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے کہ جزیہ کی مشروعیت نزول عیسیٰ علیہ السلام کے وقت ختم ہوجائے گی۔ پس جزیہ کا اس وقت میں ختم ہوجانا بھی ہماری شریعت کا حکم ہوا۔" |

## امام مجد الدین فیروز آبادی :

الامام مجد الدین ابوالطاہر محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم فیروز آبادی الشیرازی الشافعی (۷۲۹ - ۸۱۷ھ) "القاموس المحیط" میں لکھتے ہیں :

Marfat.com

ولُدّ بالضم قرية بفلسطين يقتل عيسىٰ عليه السلام الدجال عند بابها ۔

(ج ۱۲ ص ۲۳۵)

" لُدّ : (لام کے پیش کے ساتھ) فلسطین کی ایک بستی کا نام ہے جس کے دروازے پر عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے "

## شیخ عبدالکریم جیلی صوفی کا عقیدہ :

الشیخ العارف قطب الدین عبدالکریم بن ابراہیم الجیلانی الشافعی الیمنی (۷۶۷ - ۸۳۲ھ) اپنی کتاب "الانسان الکامل" کے باب ۶۱ میں علامات قیامت کبریٰ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

ومن امارات الساعة الکبریٰ خروج الدجال وانه تکون له جنة عن يساره ونار عن يمينه . وانه مکتوب بين عينيه کافر بالله ...... وان اللعين لا يزال يدور فی اقطار الارض . الا مکة والمدينة فانه لا يدخلها . وانه يتوجه الی بيت المقدس فاذا بلغ رملة لُدّ . و هی قرية قريبة من

" قیامت کی علامات کبریٰ میں سے ایک علامت دجال کا نکلنا ہے۔ اس کے بائیں جانب جنت ہوگی۔ اور دائیں جانب آگ۔ اور اس کے ماتھے پر " کافر " لکھا ہوگا ..... وہ ملعون ساری زمین میں گھومتا پھرے گا۔ مگر مکہ و مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔ اور بیت المقدس کا رخ کرے گا۔

جب لُدّ کے ٹیلے پر پہنچے گا — یہ بیت المقدس کے پاس ایک بستی ہے۔ اس کے اور بیت المقدس

Marfat.com

بیت المقدس، بینہما مسیرۃ یوم ولیلۃ ۔ انزل اللہ عیسیٰ علیہ السلام علی منارۃ ھناک . وفی یدہ الحربۃ فاذارأہ اللعین ذاب کما یذوب الملح فی الماء . فیضربہ بالحربۃ فیقتلہ ۔

(ص ١٣٧ و ١٣٨)

کے درمیان ایک دن رات کی مسافت ہے۔ تو اللہ تعالےٰ عیسیٰ علیہ السلام کو نازل کریں گے ان کے ہاتھ میں نیزہ ہوگا . آپ کو دیکھ کر دجّال پگھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے . آپ اس کے نیزہ ماریں گے . پس اس کو قتل کر دیں گے "۔

# امام اُبّی شارح مسلم کا عقیدہ :

الامام ابوعبداللہ عبداللہ بن محمد بن خلفۃ الوشتانی الاُبّی المالکی (٨٢٧ھ) صحیح مسلم کی شرح " اکمال اکمال المعلّم " میں حدیث جبریل کے تحت علامات قیامت کے بارے میں لکھتے ہیں :۔

(ط) وھی تنقسم الی معتاد کالمذکورات وکرفع العلم وظھور الجھل وکثرۃ الزنا وشرب الخمر وغیر معتاد کالدجال ونزول عیسیٰ علیہ السلام وخروج یاجوج وماجوج والدابۃ

" امام قرطبی فرماتے ہیں کہ علامات قیامت کی دو قسمیں ہیں ایک معمول و عادت کے مطابق . جیسے مذکورہ علامتیں . اور جیسے علم کا اٹھ جانا جہل کا عام ہونا ۔ زنا اور شراب نوشی کی کثرت ۔ اور دوسری غیر معمولی اور خلاف عادت ۔ جیسے دجّال

Marfat.com

وطلوع الشمس من مغربها وقلت ، قال ابن رشد واتفقوا على انه لا بد من ظهور هذه الخمسة واختلفوا في خمسة أخر خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزيرة العرب والدخان ونار تخرج من قعر عدن، تروح معهم حيث راحوا وتقيل معهم حيث قالوا زاد بعضهم وفتح قسطنطينية وظهور المهدي ويأتي الكلام على المهدي انشاء الله تعالى ۔

(ج ۱ ص ۷۰)

کا نکلنا۔ عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا۔ یاجوج و ماجوج کا نکلنا۔ دابۃ الارض کا ظاہر ہونا۔ اور مغرب سے آفتاب کا نکلنا۔

ابن رُشد فرماتے ہیں کہ ان پانچ علاماتِ کبریٰ کا ظہور متفق علیہ ہے۔ اور پانچ اور ہیں جن میں اختلاف ہے۔ ایک خسف مشرق میں۔ ایک مغرب میں۔ ایک جزیرۃ العرب میں۔ دخان۔ اور وہ آگ جو عدن سے نکلے گی لوگ جب چلیں گے تو وہ بھی چلے گی۔ اور جہاں ٹھہریں گے تو وہ بھی ٹھہر جائے گی۔ اور بعض نے فتح قسطنطنیہ اور ظہور مہدی کا بھی اضافہ کیا ہے۔ مہدی کے بارے میں کلام انشاء اللہ آگے آئے گا۔"

اور کتاب الفتن باب ذکر الدجال کے تحت لکھتے ہیں:-

قلت: احاديث الباب حجة لاهل السنة في وجوده وانه شخص

"میں کہتا ہوں کہ احادیث الباب اہل سنت کی دلیل ہیں کہ دجال کا وجود یقینی ہے۔ اور یہ کہ وہ ایک

معین ابتلی اللہ سبحانہ بہ عبادہ واقدرہ علی تلک الاشیاء التی ذکرھا لیمیز اللہ الخبیث من الطیب ثم یبطل اللہ سبحانہ امرہ ویقتل عیسیٰ علیہ السلام ویثبت اللہ الذین اٰمنوا۔

(ج ۷، ص ۲۶۴)

شخص معین ہے جس کے ذریعہ اللہ سبحانہٗ اپنے بندوں کو آزمائیں گے اور اسے ان چیزوں پر قدرت دیں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمائی ہیں۔ تاکہ ناپاک اور گندے لوگ پاک لوگوں سے ممیز ہو جائیں۔ پھر اللہ تعالےٰ اس کے قصہ کو نمٹا دیں گے۔ اور دجال کو عیسیٰ علیہ السلام قتل کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو ثابت قدم رکھیں گے۔"

اسی باب میں ارشاد نبوی " فیبعث اللہ عیسی ابن مریم " کے تحت لکھتے ہیں :-

(ع) نزولہ وقتلہ الدجال حق عند اھل الحق لکثرۃ الآثار الصحیحۃ الواردۃ بذٰلک ولم یرد مایعارضھا۔

(ج ۷، ص ۲۶۷)

" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا اور دجال کو قتل کرنا اہل حق کے نزدیک حق ہے کیونکہ اس پر بکثرت احادیث صحیحہ وارد ہیں، اور ان کے مقابلے میں کوئی ایک روایت بھی نہیں۔"

## علامہ سنوسی شارح مسلم کا عقیدہ :

الامام ابو عبداللہ محمد بن محمد بن یوسف السنوسی الحسنی (۸۹۵ھ)

Marfat.com

تکملہ اکمال الاکمال" شرح مسلم میں حدیث جبریل کے تحت لکھتے ہیں۔

" (ط) وہی تنقسم الی معتاد کالمذکورات وکرفع العلم وظهور الجهل وكثرة الزنا وشرب الخمر وغير معتاد كالدجال ونزول عيسى عليه السلام وخروج ياجوج وماجوج والدابه وطلوع الشمس من مغربها) قال ابن رشد واتفقوا به لا بد من ظهور هذه الخمسة . (ص: ۷۰، ج: ۱)

امام قرطبی فرماتے ہیں کہ علاماتِ قیامت کی دو قسمیں ہیں ایک عادت کے مطابق، جیسے مذکورہ چیزیں اور جیسے علم کا اُٹھ جانا، جہل کا عام ہونا، زنا اور شراب خوری کی کثرت، اور دوسری خلافِ عادت، جیسے دجّال کا خروج عیسٰی علیہ السلام کا نازل ہونا یاجوج وماجوج کا نکلنا، دابۃ الارض کا ظاہر ہونا، آفتاب کا مغرب کی سمت سے نکلنا۔ ابن رشد فرماتے ہیں کہ یہ ان پانچ علامتوں کا ظہور قطعی ضروری ہے۔

اور باب نزول عیسٰی بن مریم علیہ السلام کے تحت لکھتے ہیں:

فان قلت بم يعرف الناس انه عيسى .

قلت : بصفاته التي تضمنت الاحاديث . وفي العتيبة قال مالك بينما الناس قيام يستمعون لاقامة الصلوٰة فتغشاهم غمامة فاذا عيسى قد نزل . (ص: ۲۶۶، ج: ۱)

اگر کہو کہ لوگ کیسے پہچانیں گے کہ یہ عیسٰی علیہ السلام ہیں۔

میں کہتا ہوں ان کی ان صفات سے پہچانیں گے جو احادیث میں ذکر کی گئی ہیں اور "العتیبہ" میں ہے کہ امام مالک نے فرمایا، دریں اثنا کہ لوگ نماز کی اقامت سُن رہے ہوں گے ان کو ایک بدلی ڈھانک لے گی، اتنے میں یکایک عیسٰی علیہ السلام نازل ہو چکے ہوں گے۔

نیز باب ذکر الدجّال میں بھی علامہ سنوسی نے وہی عبارتیں لکھی ہیں جو امام ابی کے حوالے میں نقل ہو چکی ہیں (دیکھئے ص: ۲۶۳، ۲۷۶، ج: ۷)

Marfat.com

# حافظ نورالدین ہیثمیؒ کا عقیدہ

الامام الحافظ نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی الشافعی (۸۰۷ھ) نے "مجمع الزوائد و منبع الفوائد" میں نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کی بہت سی احادیث ذکر کی ہیں۔

جلد نمبر ۷ : صفحات نمبر: ۱۰۴، ۲۸۸، ۳۲۸، ۳۳۸، ۳۴۲، ۳۴۴، ۳۴۹۔
جلد نمبر ۸ : صفحات نمبر: ۳، ۵، ۲۰۵، ۲۰۶۔

حافظ ہیثمیؒ نے علاماتِ قیامت کے ضمن میں "باب نزولِ عیسیٰ بن مریم صلی اللہ علی نبینا وعلیہ وسلم" کے عنوان سے ایک مستقل باب بھی باندھا ہے۔ (دیکھئے ص: ۵، ج: ۸) اور کتاب ذکر الانبیاء علیہم السلام کے ضمن میں "باب ذکر المسیح عیسیٰ بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم" کے عنوان کے تحت بھی نزول عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث ذکر کی ہیں۔ (دیکھئے ص: ۲۰۵، ج: ۸)

# ابن امیر الحاج کا عقیدہ

الامام المفسر شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن حسن الحلبی الحنفی المعروف بابن امیر الحاج (۸۷۹ھ) اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔

واما شرط العدالة والاسلام کیلا یلزم تواتر خبر النصاری بقتل المسیح وھو باطل لقوله تعالیٰ وما قتلوه وما صلبوه واجماع المسلمین ..... وخبرھم احاد الاصل فانھم کانوا فی

اور خبر متواتر کے ناقلین میں عادل اور مسلمان ہونے کی شرط اس لئے ہے تاکہ نصاریٰ کی اس خبر کا کہ مسیح علیہ السلام قتل کردیئے گئے تواتر لازم نہ آئے۔ حالانکہ ان کی یہ خبر باطل ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "اور انہوں نے آپ کو قتل نہیں کیا اور نہ سولی دیا"

Marfat.com

ابتداء امرهم قليلين جدا بحيث لا يمتنع تواطؤهم على الكذب اولان المسيح شبه لهم فقتلوه بناء على اعتقادهم انه هو كما قال تعالیٰ ولكن شبه لهم
(التقریر والتحبیر ص: ۲۳، ج :۲)

نیز مسلمانوں کا بھی اس پر اجماع ہے۔ اور نصاریٰ کی خبر باعتبار اصل کے خبر واحد ہے۔ کیونکہ وہ ابتداء میں معدودے چند آدمی تھے جن کا جھوٹ پر اتفاق کرلینا بعید از امکان نہیں تھا۔ یا اس لیے کہ مسیح علیہ السلام کی شخصیت ان کے لیے مشتبہ ہوگئی انہوں نے اس شخص کو عیسیٰ علیہ السلام سمجھ کر ہی قتل کیا مگر وہ واقعتہً عیسیٰ علیہ السلام نہیں تھے بلکہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کو اشتباہ ہوگیا تھا۔

☆ ☆ ☆

## علامہ برہان الدین البقاعیؒ کا عقیدہ

الامام المفسر برہان الدین ابی الحسن ابراہیم بن عمر البقاعی (۸۸۵) اپنی تفسیر "نظم الدرر فی تناسب الآیات والسور" (۵ - ۴۹۷) میں آیت کریمہ "وان من اہل الکتاب" کے ذیل میں لکھتے ہیں:

ينزل في آخر الزمان، يؤيد الله به دين الاسلام، حتى يدخل فيه جميع أهل الملل، اشارة الى ان موسى عليه الصلوٰة والسلام ان كان قد أيده تعالى بانبياء كانوا يجددون دينه زمانا طويلا، فالنبي

یعنی عیسیٰ علیہ السلام نہیں مریں گے یہاں تک کہ وہ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے۔ انکے ذریعہ اللہ تعالیٰ اسلام کی تائید فرمائیں گے۔ یہاں تک کہ تمام اہل ملل اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔ اس میں اشارہ اس طرف ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید اگرچہ بہت سے انبیاء کرام علیہم السلام سے کی گئی ہے

Marfat.com

ى نسخ شريعة موسى.
مو عيسى عليهما الصلواة
لسلام. هو الذى يؤيد الله
ء هذا النبى العربى فى تجديد
ريعته وتمهيد امره
ذب عن دنيه، ويكون من
نته بعد آن كان صاحب
ريعة مستقلة واتباع مستكثرة
ر قضاه الله فى الأزل فامضاه
أطيلوا أيها اليهود او أقصروا !

لم الدرر فى تناسب الآيات والسور ج: ۵ ص ۴۹۷
مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن
۱۳۹۲ھ)

جو ایک طویل زمانہ تک ان کے دین کی تجدید
کرتے رہے لیکن جس نبی نے موسیٰ علیہ السلام کی
شریعت کو منسوخ کیا وہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں اسی
کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس نبی عربی صلی اللہ علیہ
وسلم کی تائید فرمائیں گے کہ وہ آپ کی شریعت
کی تجدید، آپ کے امر کی تمہید اور آپؐ کے دین
کا دفاع فرمائیں گے اور باوجودیکہ وہ مستقل صاحب
شریعت تھے اور ان کے بے شمار پیروکار تھے
لیکن ان ساری باتوں کے بعد بھی وہ آپ کی
اُمت میں شامل ہوں گے یہ وہ امرِ الٰہی ہے
جس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے ازل میں کیا تھا
چنانچہ اسے پورا کر دکھایا، اب تم اے یہودیو!
خواہ زیادہ باتیں بناؤ یا کم، جو ہونا تھا ہو چکا۔

# دسویں صدی ھجری

※※※

## شیخ الاسلام کمال الدینؒ صاحب مسامرہ کا عقیدہ:

شیخ الاسلام کمال الدین محمد بن محمد بن ابی بکر بن علی بن ابی شریف المقدسی الشافعیؒ (۸۲۲ھ - ۹۰۶) اپنی کتاب " المسامرۃ بشرح المسایرۃ " میں لکھتے ہیں :-

واشراط الساعۃ من خروج الدجال ونزول عیسی بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام من السماء .... حق وردت بہ النصوص الصریحۃ الصحیحۃ ۔ (ص ۳۹۴) -

" اور قیامت کی علامتیں جیسے دجال کا نکلنا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آسمان سے نازل ہونا ..... حق ہیں ۔ ان میں صریح صحیح نصوص وارد ہوئے ھیں "

## علامہ جلال الدین دوانیؒ کا عقیدہ:

علامہ جلال الدین محمد بن اسعد الصدیقی الدوانیؒ (۹۰۸ھ) شرح عقائد عضدیہ میں مصنف کے قول " لا نبیّ بعدہٗ " کے تحت لکھتے ہیں :-

Marfat.com

فلم یبق بعدہ حاجۃ للخلق الیٰ بعثۃ نبی بعدہ فلذٰلک ختم بہ النبوّۃ وامانزول عیسیٰ علیہ السلام ومتابعتہ لشریعتہ فھو مما یؤکد کونہ خاتم النبیّین۔ (حاشیہ کلنبوی بر شرح عقائد جلالی ج ۲ ص ۲۷۹)

"پس مخلوق کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہ رہی۔ اس لئے نبوت آپؐ پر ختم کردی گئی۔ رہا عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی پیروی کرنا تو یہ آپؐ کے خاتم النبیین ہونے کی تاکید کرتا ہے۔"

٭ ٭ ٭ ٭

## علامہ سمہودیؒ کا عقیدہ:

الامام العلامہ نورالدین ابوالحسن علی بن عبداللہ بن احمد الحسنی السمہودی المدنی الشافعیؒ (۸۴۴ھ ـ ۹۱۱) "وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" کے چوتھے باب کی اکیسویں فصل میں لکھتے ہیں:-

الفصل الحادی والعشرون فیما روی من الاختلاف فی صفۃ القبور الشریفۃ بالحجرۃ المنیفۃ وماجاء انہ بقی بہا موضع قبر۔ وان عیسیٰ بن مریم

"اکیسویں فصل ان روایات میں جو حجرۂ مطہرہ میں واقع قبور شریف کے بارے میں مروی ہیں نیز اس بات کے بیان میں کہ وہاں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ اور یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام

Marfat.com

| | |
|---|---|
| علیہ السلام یدفن بہا۔ (ج۲ و ۲۱۶ صفحہ ۵۵۰) | وہاں دفن ہوں گے۔" |

اس کے ذیل میں انہوں نے اس سلسلہ کی احادیث ذکر فرمائی ہیں۔ نیز "خلاصۃ الوفاء باخبار دار المصطفیٰ" صفحہ ۲۹۳ میں انہوں نے یہ احادیث درج کی ہیں۔

## علامہ قسطلانیؒ کا عقیدہ:

الشیخ العلامہ احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبدالملک القسطلانی الشافعیؒ (۸۵۱ھ – ۹۲۳) "ارشاد الساری الیٰ شرح الصحیح البخاری" میں "باب نزول عیسیٰ علیہ السلام" کے تحت لکھتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| باب نزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء الی الارض اٰخر الزمان۔ (ج۵ ص ۴۱۸) | "آخری زمانے میں عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے زمین پر نازل ہونے کا بیان۔" |

اسی باب میں "ویضع الجزیۃ" کے تحت لکھتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| ولیس عیسیٰ بناسخ لحکم الجزیۃ بل نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ھو المبین للنسخ بھذا فعدم قبولھا ھو من ھذہ الشریعۃ لکنہ | "اور جزیہ کے حکم کو حضرت عیسیٰ منسوخ نہیں کریں گے بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد میں اس کے منسوخ ہونے کو بیان فرمایا ہے۔ پس جزیہ کا قبول نہ کرنا بھی اسی |

Marfat.com

مقید بنزول عیسیٰ ۔
(ج ۵ ص ۳۱۹)

شریعت کا مسئلہ ہے۔ لیکن یہ مسئلہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے ساتھ مقید ہے۔

اور "کتاب الفتن، باب ذکر الدجال" کے تحت لکھتے ہیں:-

وهو الذی یظهر فی آخر الزمان یدعی الالٰهیة ...... ثم یقتله عیسیٰ علیه السلام وفتنته عظیمة جداً تدهش العقول، و تحیر الالباب۔
(ج ۱۰ ص ۲۰۸)

"دجال وہ شخص ہے جو آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔ الوہیت کا دعوی کرے گا .... پھر عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل کریں گے۔ اور اس کا فتنہ بہت ہی عظیم ہوگا۔ جس سے عقلیں مدہوش اور حیرت زدہ ہو جائیں گی۔"

علامہ قسطلانی "المواہب اللدنیہ" میں معجزات نبوی ﷺ کی بحث میں یہ ذکر کرتے ہوئے کہ انبیاء سابقین کے معجزات بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دئے گئے ہیں، لکھتے ہیں:-

واما ما اعطیه عیسیٰ ایضاً علیه الصلوٰة والسلام من رفعه الی السماء فقد اعطی نبینا صلی الله علیه وسلم ذلك لیلة المعراج وزاد فی الترقی لمزید

"اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آسمان پر اٹھائے جانے کا جو معجزہ دیا گیا۔ تو یہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں دیا گیا۔ اور مزید درجات اور سماع مناجات

Marfat.com

الدرجات و سماع المناجاة ۔ (ج۱ ص۳۸۴) | کے لئے آپ کو مزید اوپر بلایا گیا۔"

٭ ٭ ٭ ٭

نیز اسی کتاب میں خصائص نبوی ﷺ کی بحث میں امت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے خصائص بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

وکل من دخل فی زمان هذه الامة من الانبیاء بعد نبینا کعیسیٰ صلی الله علیه وسلم او قدر دخوله کالخضر فانه لا یحکم فی العالم الا بما شرعه محمد صلی الله علیه وسلم فی هذه الامة فاذا نزل سیدنا عیسیٰ علیه الصلوٰة والسلام فانما یحکم بشریعة نبینا صلی الله علیه وسلم بالهام او اطلاع علی الروح المحمدی او بما شاء الله تعالیٰ فیاخذ عنه ما شرع الله له ان یحکم فی

"اور وہ تمام انبیاء گذشتہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے زمانے میں داخل ہوں۔ جیسے عیسیٰ علیہ السلام۔ یا ان کا داخل ہونا فرض کیا جائے جیسے خضر علیہ السلام۔ تو وہ دنیا میں حکم نہیں کریں گے مگر وہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت میں مشروع فرمایا۔ چنانچہ جب سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل ہوں گے تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق حکم کریں گے۔ خواہ الہام کے ساتھ۔ یا روح محمدی پر اطلاع پاکر۔ یا کسی اور طریقہ سے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

Marfat.com

امته فلا یحکم فی شیء
من تحریم و تحلیل الا
بما کان یحکم به نبیّنا
صلی الله علیه وسلم و
لا یحکم بشریعة التی
انزلت علیه فی اوان
رسالته و دولته فهو
علیه الصلاة والسلام
تابع لنبیّنا صلی الله علیه
وسلم۔
(مواہب لدنیہ ج ۱ ص ۲۲۲، ۲۲۳)

وہ احکام حاصل کریں گے جو اللہ
تعالیٰ نے آپ کے لئے مقرر فرمائے
ہیں۔ پس کسی چیز کے حلال و حرام
قرار دینے میں وہی حکم دیں گے جو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا
اور اس شریعت کے مطابق حکم
نہیں کریں گے جو ان کے دورِ رسالت
میں ان پر نازل ہوئی تھی۔ پس
حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوں
گے۔"

نیز فرماتے ہیں :-

وان کان خلیفة فی الامّة
المحمدیة فهو رسول
ونبی کریم علی حاله
لا کما یظن بعض الناس
انه یأتی واحداً من هذه
الامة نعم هو واحد من
هذه الامة لما ذکر
من وجوب اتباعه
لنبیّنا صلی الله علیه و

"اور اگرچہ آپ امتِ محمدیہ
(علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام)
میں خلیفہ ہو کر آئیں گے۔ لیکن
آپ بدستور رسول اور نبی مکرم
ہوں گے۔ ایسا نہیں جیسا کہ بعض
لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ محض اس
امت کے ایک فرد کی حیثیت سے
(گویا مسلوب النبوۃ ہو کر) آئیں
گے۔ ہاں! اس میں شک نہیں

Marfat.com

سلم والحکم بشریعتہ۔

(مواہب لدنیہ ج ۱ ص ۴۲۳)

کہ (رسول اور نبی ہونے کے باوصف) وہ اس امت کے فرد بھی ہوں گے۔

کیونکہ جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے، ان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور شریعت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام) پر عمل کرنا واجب ہوگا۔"

اس بحث کے آخر میں لکھتے ہیں :-

ولیس فی الرسل من یتبعہ رسول لہ کتاب الا نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وکفیٰ بھذا شرفا لھذہ الامۃ المحمدیۃ زادھا اللہ شرفاً۔

(مواہب لدنیہ ج ۱ ص ۴۲۳)

"اور رسولوں میں کوئی ایسا رسول نہیں جس کی پیروی صاحب کتاب رسول نے کی ہو۔ سوائے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ اور یہ اس امت محمدیہ کے لئے ..... اللہ تعالیٰ اس کے شرف میں اضافہ کرے ..... کافی شرف ہے۔"

اور حدیث معراج کے فوائد پر کلام کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

واما عیسیٰ فانما کان فی السماء الثانیۃ لانہ اقرب الانبیاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا انمحت شریعۃ عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام الا بشریعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ ولانہ

" اور عیسیٰ علیہ السلام جو دوسرے آسمان پر تھے تو اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ وہ تمام انبیاء علیہم السلام کی بہ نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اقرب ہیں۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہی سے منسوخ ہوئی۔ اور دوسری

Marfat.com

الیه تعالیٰ لانه رفع عن ان یجری علیه حکم العباد ............ (تکملہ جلد اول ص ۸۲)

کو اس جگہ کی طرف اٹھا لینا اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھا لینا ہے کیونکہ ان کو ایسی جگہ سے اٹھا لیا کہ جہاں ان پر بندوں کی حکومت چلے۔"

اور " وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزاً حَكِيْماً " کی تفسیر میں لکھتے ہیں :-

فعزة الله تعالیٰ عبارة عن کمال قدرته فان رفع عیسی علیه الصلوٰة والسلام الی السمٰوات وان کان متعذراً بالنسبة الی قدرة البشر لکنه سهل بالنسبة الی قدرة الله تعالیٰ لا یغلبه احدٌ

(حوالۂ بالا)

"پس اللہ تعالیٰ کا عزیز ہونا عبارت ہے اس کے کمالِ قدرت سے چنانچہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آسمانوں کی طرف اٹھا لینا اگرچہ بشری قدرت کے اعتبار سے دشوار ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے اعتبار سے بالکل آسان ہے۔ اس پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔"

اور " وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ " کی تفسیر میں لکھتے ہیں :-

وان کان کل واحد من ضمیر به وموته لعیسی فلا اشکال لان اهل الکتاب الذین یکونون موجودین فی زمان

"اور "به" اور "موته" کی دونوں ضمیریں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہوں تو کوئی اشکال ہی نہیں رہتا۔ کیونکہ جو اہل کتاب آپ کے زمانہ

Marfat.com

| | |
|---|---|
| ينزل فى آخر الزمان لامة محمد صلى الله عليه وسلم على شريعته ويحكم بها . ولهذا قال عليه الصلوٰة والسلام انا اولى الناس بعيسىٰ فكان فى الثانية لاجل هذا المعنى (ج ۲ ص ۲۳) | وجہ یہ کہ وہ آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں نازل ہوکر آپؐ کی شریعت پر ہوں گے ۔ اور اسی کے مطابق حکم کریں گے ۔ اسی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے سب سے زیادہ قرب عیسیٰ علیہ السلام سے ہے ، تو ان کا دوسرے آسمان میں ہونا اس وجہ سے ہے۔" |

✤ ✤ ✤ ✤

## شیخ زادہ شارح بیضاویؒ کا عقیدہ :

الشیخ العلامہ محمد بن مصطفیٰ القوجی الحنفی المعروف بہ شیخ زادہؒ (۹۵۰ھ) حاشیۂ بیضاوی میں سورۃ النساء کی آیت ۱۵۸ کے تحت لکھتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| وقوله تعالى بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ . قال الحسن البصرى الى السماء التى هى محل كرامة الله تعالى ومقر ملائكته ولا يجرى فيها حكم احد سواه فكان رفعه الى ذالك الموضع رفعاً | " اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد " بلکہ اٹھالیا ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف " امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں یعنی آسمان پر اٹھالیا ۔ جو حق تعالیٰ شانہٗ کی کرامت کا محل اور اس کے فرشتوں کا مستقر ہے۔ اور جس میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا حکم نہیں چلتا ۔ پس عیسیٰ علیہ السلام |

| | |
|---|---|
| نزوله علیه الصلوٰة والسلام لابدّ وان یؤمنوا به۔ | نزول کے وقت موجود ہوں گے وہ آپ پر ضرور ایمان لائیں گے۔ |

(حوالۂ بالا)

## شیخ ابوالسعودؒ کا عقیدہ:

الشیخ الامام قاضی القضاۃ ابوالسعود محمد بن محمد العمادی الحنفیؒ (۸۹۶ھ-۹۵۱) نے اپنی تفسیر "ارشاد العقل السلیم الیٰ مزایا القرآن الکریم" میں متعدد جگہ اس کی تصریح فرماتے ہیں:۔

آیت کریمہ "وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰهُ" کے تحت لکھتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| وَمَکَرَ اللّٰهُ بان رفع عیسیٰ علیه الصلوٰة والسلام والقیٰ شبهه علیٰ من قصد اغتیاله حتی قتل۔ | "اور (یہودیوں کے مقابلہ میں) اللہ تعالیٰ نے بھی ایک خفیہ تدبیر کی، وہ یہ کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اٹھالیا۔ اور ان کی شباہت اس شخص پر ڈال دی جو آپ کو پکڑنا چاہتا تھا۔ یہانتک کہ وہ قتل کیا گیا۔" |

(ج ۱ ص ۲۴۱)

آگے اس واقعہ کی تفصیل کے ضمن میں لکھتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| فالقی الله عزّ وجلّ شبه عیسیٰ علیه الصلوٰة والسلام ورفعه الی السماء فلخذوا المنافق وهو یقول انا | "پس اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شباہت اس شخص پر ڈال دی اور آپ کو آسمان پر اٹھالیا۔ یہود نے اس |

Marfat.com

| | |
|---|---|
| دليلكم فلم يلتفتوا الى قوله وصلبوه ۔ (ج۱ ص ۲۴۱) | منافق کو پکڑ لیا۔ وہ ہرچند کہتا رہا کہ میں تو تمہاری رہنمائی کرنے والا ہوں۔ مگر یہود نے اس کی بات کی |

طرف التفات ہی نہیں کیا اور اسی کو سولی پر لٹکا دیا۔"

نیز لکھتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| قال القرطبي والصحيح ان الله تعالیٰ رفعه من غير وفاة ولا نوم كما قال الحسن وابن زيد وهو اختيار الطبري وهو الصحيح عن ابن عباس رضى الله عنهما۔ (ج۲ ص ۲۴۲) | "امام قرطبی فرماتے ہیں صحیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بغیر وفات اور بغیر نیند کے اٹھالیا۔ جیسا کہ حسن بصری اور ابن زید تابعی نے فرمایا ہے۔ اسی کو طبری نے اختیار کیا ہے۔ اور یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صحیح روایت ہے۔" |

سورۂ احزاب کی آیت " وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ " کے تحت لکھتے ہیں:

| | |
|---|---|
| ولا يقدح فيه نزول عيسىٰ بعده عليهما السلام لان معنى كونه خاتم النبيين انه لا ينبأ احد بعده وعيسىٰ ممن نبئ قبله وحين ينزل انما ينزل عاملاً على | "اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت میں عیسیٰ علیہ السلام کا آپؐ کے بعد نازل ہونا قادح نہیں کیونکہ آپؐ کے خاتم النبیین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص آپؐ کے بعد نبی نہیں بنایا جائے گا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو |

Marfat.com

| | |
|---|---|
| شریعة محمد صلی الله علیه وسلم مصلیاً الی قبلته کانه بعض امته ۔ | نبوت پہلے مل چکی تھی ۔ اور جب وہ نازل ہوں گے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کریں گے آپ کے قبلہ کی طرف نماز پڑھیں گے ۔ گویا آپ ہی کی امت کے ایک فرد ہوں گے" |
| ( ج ۳ ص ۲۱۳ ) | |

اور سورۃ الزخرف کی آیت کریمہ " وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ للساعة " کے تحت لکھتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| (وَاِنَّهٗ) وان عیسیٰ (لعلم للساعة) ای انه بنزوله شرط من اشراط الساعة ۔ الخ | " اور بے شک وہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام البتہ نشانی ہے قیامت کی ۔ یعنی وہ اپنے نازل ہونے کے سبب قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت ہیں " |
| ( ج ۴ ص ۴۸ ) | |

## شیخ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ کا عقیدہ :

شیخ احمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن حجر شہاب الدین ابو العباس الہیتمی السعدی الانصاری الشافعی رحمہ اللہ ( ۹۰۹ ھ ـ ۹۷۳ ) امام بوصیری رحمہ اللہ کے قصیدۂ ہمزیہ کی شرح میں لکھتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| وحکمة اخذ هذا المیثاق علی الانبیاء اعلامهم و اممهم بانه المتقدم علیهم | " آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں انبیاء کرام علیہم السلام سے جو عہد لیا گیا اس میں حکمت یہ تھی کہ ان کو اور ان کی امتوں |

وانّہ نبیّھم ورسولھم وقد ظھر ذٰلک فی الدنیا بکونہ اَمّھم لیلۃ الاسراء ویظھر فی الاٰخرۃ بانھم کلھم تحت لوائہ بل وفی اٰخر الزمان یکون عیسیٰ ینزل حاکماً بشریعۃ محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم دون شریعۃ نفسہ

(ص ۲۸)

کو آگاہ کردیا جائے کہ آپؐ سب سے مقدم ہیں اور سب کے نبی و رسول ہیں اور دنیا میں اس کا ظہور یوں ہوا کہ آپؐ نے شب معراج میں تمام نبیوں کی امامت کی۔ اور آخرت میں یوں ظہور ہو گا کہ تمام نبی آپؐ کے جھنڈے تلے ہوں گے۔ بلکہ اس کا ظہور آخری زمانہ میں یوں ہو گا کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر اپنی شریعت پر عمل نہیں کریں گے۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل پیرا ہوں گے۔"

## شہاب الدین رملی شافعیؒ کا عقیدہ:

الامام العلّامہ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن احمد بن حمزہ الرملی الشافعیؒ (۹۷۱ھ) اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں:۔

ولھذا یاتی عیسیٰ فی اٰخر الزمان علیٰ شریعتہ ویتعلق بہ منھا من امر ونھی ما یتعلق بسائر الامۃ

(بحوالہ جواہر البحار للنبہانی ص۱۴۱ ج۱)

"اور اسی بنا پر عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانے میں آپؐ کی شریعت پر نازل ہوں گے۔ اور جو امر و نہی ساری امّت سے متعلق ہیں وہ ان سے بھی متعلق ہوں گے۔"

ﷲ ﷲ ﷲ ﷲ

# علامہ شمس الدین شامیؒ کا عقیدہ:

حافظ سیوطی کے شاگرد اور "سیرت شامیہ" کے مؤلف الشیخ العلامہ شمس الدین محمد بن یوسف الدمشقیؒ (۹۴۲ھ) اپنی کتاب "الآیات العظیمۃ الباھرۃ فی معراج سید الدنیا والآخرۃ" میں لکھتے ہیں:

ثم تذاکروا امر الساعۃ فردوا امرھم الی ابراھیم فقال لا علم لی بھا فردوا امرھم الی موسیٰ فقال لا علم لی بھا فردوا امرھم الی عیسیٰ فقال اما وجبتھا فلا یعلمھا الا اللہ وفیما عھد الی ان الدجال خارج ومعی قضیبان فاذا رانی ذاب کما یذوب الرصاص فیھلکہ اللہ تعالیٰ۔

(بحوالہ جواہر البحار للنبھانی ص ۱۱۸۷)

"پھر انبیاء کرام علیہم السلام نے قیامت کے بارے میں مذاکرہ فرمایا (کہ کب آئے گی) پہلے ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کیا گیا، انہوں نے فرمایا: مجھے علم نہیں۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دریافت کیا گیا۔ فرمایا مجھے اس کا علم نہیں، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے رجوع کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ قیامت کے آنے کا ٹھیک وقت تو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ کا مجھ سے ایک عہد ہے کہ دجال نکلے گا (اور میں اس کو قتل کرنے کے لئے نازل ہوں گا) اور میرے ہاتھ میں دو شاخی نیزہ ہوگا۔ وہ مجھے دیکھتے ہی ایسے پگھلنے لگے گا جیسے سیسہ پگھلتا ہے۔ بس اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کر دیگا۔"

Marfat.com

# حافظ جلال الدین سیوطیؒ کا عقیدہ :

الامام الحافظ عبدالرحمان بن کمال الدین بن ابی بکر بن محمد بن سابق الدین جلال الدین السیوطیؒ ( ۸۴۹ھ ۔ ۹۱۱ ) تفسیر جلالین میں سورۃ آل عمران کی " وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ " کے تحت لکھتے ہیں :

(ومکر اللہ) بھم بان القی شبہ عیسیٰ علی من قصد قتلہ ۔ فقتلوہ ۔ ورفع عیسیٰ الی السماء ۔ ( صاوی ج ۱ ص ۱۵۷ )

" اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ خفیہ تدبیر کی ۔ وہ یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کی شباہت اس شخص پر ڈال دی جو ان کو قتل کرنا چاہتا تھا ۔ یہود نے پکڑ کر اسی کو قتل کر دیا ۔ اور اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا "۔

اس سے اگلی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں :۔

(اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ) قابضک (وَرَافِعُکَ اِلَیَّ) من الدنیا من غیر موت ۔ ( ایضاً )

" جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تجھے اپنی تحویل میں لینے والا ہوں ۔ اور تجھے بغیر موت کے دنیا سے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں "۔

اور سورۃ النساء کی آیت " وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ " کے تحت لکھتے ہیں :۔

(وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ) المقتول

" اور انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو نہ قتل کیا ۔ نہ سولی دی بلکہ

Marfat.com

| | |
|---|---|
| والمصلوب وصاحبھم بعیسیٰ ۔ ای القی اللہ علیہ شبھہ فظنوہ ایاہ ۔ (ج ا ص ۲۵۷) | جس کو انہوں نے قتل وصلب کیا وہ انہی کا رفیق تھا۔ جو ان کے سامنے عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ بنادیا گیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی شباہت اس |

پر ڈال دی۔ پس انہوں نے اسی کو عیسیٰ سمجھا۔"

اور سورۃ المائدہ کی آیت "فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ" کی تفسیر میں لکھتے ہیں :۔

| | |
|---|---|
| فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ قبضتنی بالرفع الی السماء (ج ا ص ۳۱۷) | "پھر جب آپ نے مجھے آسمان کی طرف اٹھاکر اپنی تحویل میں لے لیا۔" |

اور تفسیر درمنثور میں بھی انہوں نے متعدد مقامات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول کی احادیث بہت ہی تفصیل سے لکھی ہیں :

دُرمنثور کے مندرجہ ذیل صفحات ملاحظہ فرمایئے :

جلد دوم : صفحات ۲۴ ، ۲۵ ، ۲۷ ، ۳۶ ، ۲۳۹ تا ۲۴۵ ، ۳۴۹ ، ۳۵۰ ۔

جلد چہارم : صفحات ۲۷۴ ، ۳۳۶ ۔

جلد ششم : صفحات ۲۰ ، ۲۱ ۔

امام سیوطیؒ کی کتاب "الحاوی للفتاویٰ" (جلد دوم) میں تین مستقل رسالے ہیں جن میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ درج ہے :

۱ــــ "العرف الوردی فی اخبار المھدی" (ص۵۷ سے ص۸۶ تک)

۲ــــ الکشف عن مجاوزۃ ھذہ الامۃ الالف" (ص۸۶ سے ص۹۲ تک)

Marfat.com

۳ — "کتاب الاعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام" (ص۱۵۵ سے ص۱۶۷ تک)

رسالہ " الاعلام " میں لکھتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| انه يحكم بشرع نبيّنا صلى الله عليه وسلّم لا بشرعه. نصّ على ذٰلك العلماء. ووردت به الاحاديث. وانعقد عليه الاجماع. (الحاوی ج۲ ص۱۵۵) | "حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو اپنی شریعت پر عمل نہیں کریں گے۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کریں گے۔ علماء نے اس کی تصریح کی ہے۔ احادیث اس میں وارد ہوئی ہیں۔ اور اس پر اجماع منعقد ہو چکا ہے۔" |

⁂ ⁂ ⁂ ⁂

اسی رسالہ " الاعلام " میں امام سیوطی نے ان لوگوں پر جو نزول عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کریں، کفر کا فتویٰ دیا ہے ۔ ان کے زمانے میں کسی شخص نے یہ نظریہ پیش کیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آخری زمانہ میں نازل ہوں گے تو ان پر وحی نازل نہیں ہو گی ۔ اور دلیل میں حدیث "لانبی بعدی" پیش کی ۔ امام سیوطیؒ اس حدیث کی شرح کرنے کے بعد فرماتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| ثم يقال لهذا الزاعم هل انت آخذ بظاهر الحديث من غير حمل على المعنى المذكور ؟ فيلزمك احد امرين. | " پھر اس مدعی سے کہا جائے گا کہ کیا تم اس حدیث کے ظاہر کو لیتے ہو۔ اور جو معنیٰ ہم نے ذکر کیا ہے اس پر محمول نہیں کرتے ؟ تو اس صورت میں تم کو دو میں سے ایک |

| | |
|---|---|
| اما نفی نزول عیسیٰ. او نفی النبوۃ عنہ. وکلاھما کفر. (الحاوی ج ۲ ص ۱۶۶) | بات لازم آئے گی۔ یا نزول عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کرنا۔ یا بوقت نزول ان کے نبی ہونے کا انکار کرنا اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں“۔ |

نیز اسی رسالہ میں ایک اور شخص کا ذکر ہے۔ جس نے اس بات کا انکار کیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو حضرت مہدی کی اقتدا کریں گے، اس منکر نے اس کی وجہ یہ ذکر کی تھی کہ نبی کا مرتبہ اس سے عالی ہے کہ وہ کسی غیر نبی کے پیچھے نماز پڑھے۔ امام سیوطیؒ اس کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

| | |
|---|---|
| وھذا من اعجب العجب. فان صلوۃ عیسیٰ علیہ السلام خلف المھدی ثابتۃ فی عدۃ احادیث صحیحۃ باخبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. وھو الصادق المصدوق الذی لا یخلف خبرہ. (الحاوی ج ۲ ص ۱۶۷) | ”اور یہ نظریہ بھی عجائبات میں سے ہے۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کا حضرت مہدیؓ کی اقتدا میں نماز پڑھنا متعدد احادیث صحیحہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خبر دینے سے ثابت ہے۔ اور آپ وہ صادق و مصدوق ہیں جن کی دی ہوئی خبر میں کبھی تخلف نہیں ہو سکتا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ |

Marfat.com

# شیخ الاسلام زکریاؒ انصاریؒ کا عقیدہ :

شیخ الاسلام زین الدین ابو یحییٰ زکریا بن محمد بن زکریا الانصاری الشافعیؒ (۸۲۳ھ - ۹۲۶) شرح کتاب الروض میں لکھتے ہیں :

(وھو) صلی اللہ علیہ وسلم (خاتم النبیین) قال تعالیٰ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ولا یعارضہ ما ثبت من نزول عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام آخر الزمان لانہ لا یأتی بشریعۃ ناسخۃ بل مقررۃ بشریعۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم عاملاً بھا۔

(بحوالہ جواہر البحار للنبہانی ج ۱ ص ۲۷۳)

"اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے" ولیکن آپ رسول ہیں اللہ کے اور خاتم کرنے والے نبیوں کے۔" اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آخری زمانہ میں نازل ہونا جو ثابت ہے وہ اس کے معارض نہیں۔ کیونکہ وہ شریعت ناسخہ کے ساتھ نہیں آئیں گے۔ بلکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو برقرار رکھتے ہوئے اسی پر عمل کریں گے۔"

Marfat.com

# علامہ کستلی کا عقیدہ

الشیخ موسے مصلح الدین مصطفیٰ الکستلی (م ۔ ۹۰۱ ھ) حاشیہ خیالی میں لکھتے ہیں :

قوله مع ذالك لا بد من تخصيص عيسى عليه السلام كانّه خُصّ عيسى عليه السلام مع وجودِ غيره مِن الانبياء بعد نبينا عليه السلام كما ذكر رحمه الله مِن العظماء من العلماء على انّ اربعةً مِن الانبياء في زمرة الاحياء الخضر والياس في الارض وعيسى ع و ادريس في السماء اما الان حياة عيسى عليه السلام ونزوله الى الارضِ و استقرارِه فوقها مُدّةً فقد ثبت بالاحاديثِ الصحاح بحيثُ لم يبق شبهةٌ ولم يسمع فيه خلافٌ بخلافِ غيره ۔

حاشیہ منن العقائد ص ۱۷۷ مطبوعہ سعادت عثمانیہ

شارح کا قول : اس کے باوجود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تخصیص ضروری ہے : باوجود اس کے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد موجود ہیں ۔ جیسا کہ علامہ خیالیؒ نے ذکر کیا ہے کہ ! "بعض بڑے علماء اس کے قائل ہیں کہ چار نبی زمرۂ احیاء میں شامل ہیں ۔ حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السلام زمین میں اور حضرت عیسیٰ اور حضرت الیاس علیہما السلام آسمان پر ہیں :

لیکن شارحؒ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تخصیص غالباً اس لیئے فرمائی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر زندہ ہونا اور ان کا زمین پر نازل ہونا اور زمین پر ایک مُدت تک ٹھہرنا صحیح احادیث سے اس قطعیت کے ساتھ ثابت ہے کہ اس میں کوئی سا شبہ باقی نہیں رہا اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں سُنا گیا ، بخلاف دیگر حضرات کے (کہ ان کا زندہ ہونا نہ تو قطعیت سے ثابت ہے اور نہ وہ نزاع و اختلاف سے بالاتر ہے ۔)

# رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں گیارہویں صدی کے اکابرین اُمت کا عقیدہ

## شیخ علی ددہ صوفیؒ کا عقیدہ

شیخ مصلح الدین خلوتی کے خلیفہ الامام العارف الشیخ علی ددہ البوسنوی (۱۰۰۷ھ) اپنی کتاب "خواتم الحکم" میں سوال نمبر ۷۹ کے تحت لکھتے ہیں

وقولہ تعالیٰ خاتم النبیین ای لا نبی بعدہ ای لا ینبأ احد بعدہ وعیسیٰ نبی قبلہ۔

(بحوالہ جواہر البحار للنبہانی) (ص ۱۴۶۴)

اور حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ یعنی آپؐ کے بعد کسی کو نبوت عطا نہیں کی جائے گی اور عیسیٰ علیہ السلام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نبوت مل چکی ہے۔

## شیخ ابوالمنتہی حنفیؒ کا عقیدہ

الشیخ العلامہ ابوالمنتہی احمد بن محمد المغنیاوی الحنفی (۱۰۹۰ھ) "شرح فقہ اکبر" میں حضرت امام اعظمؒ کے قول:

خروج الدجال ویاجوج وماجوج وطلوع الشمس من مغربہا ونزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء وسائر

اور دجال کا نکلنا یاجوج وماجوج کا نکلنا آفتاب کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا اور عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا

Marfat.com

علامات یوم القیامۃ علیٰ ما وردت بہ الاخبار الصحیحۃ حق کائن ۔

اور دیگر علاماتِ قیامت، جیساکہ احادیث صحیحہ میں وارد ہوئی ہیں، حق ہیں ضرور ہوکر رہیں گی ۔

کی تائید میں "مصابیح السنۃ" کے حوالے سے صحیح مسلم کی حدیث ذکر کی ہیں جن میں دس علاماتِ قیامت کا ذکر ہے ۔

## شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ کا عقیدہ

الامام العارف المحدث الفقیہ شاہ عبدالحق محدث (۹۵۸-۱۰۵۲ھ) اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں "باب نزول عیسیٰ علیہ السلام کے تحت لکھتے ہیں ۔

بہ تحقیق ثابت شدہ است باحادیث صحیحہ کہ عیسیٰ علیہ السلام فرود می آید از آسمان بر زمین دی باشد تابع دین محمد را صلی اللہ علیہ وسلم وحکم می کنند شریعت آنحضرت الخ

(ص: ۳۵۱، ج: ۴)

احادیث صحیحہ سے تحقیق کے ساتھ ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام (آخری زمانہ میں) آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے تابع ہوں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کریںگے ۔

## علامہ خفاجیؒ کا عقیدہ

الشیخ العلامہ احمد بن محمد بن عمر الحنفی المصری شہاب الدین ابوالعباس خفاجیؒ (۹۷۹ھ ۱۰۶۹) تفسیر بیضاوی کے حاشیہ عنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی متعدد مواضع میں اس عقیدہ کی تصریح فرمائی ہے ۔

سورۂ آل عمران کی آیت ص ۳۰، ج: ۲، اور سورۂ النساء کی آیات ص ۱۹۸ تا

صـ۲ اور سورۂ مائدہ کی آیت صـ۳۰۶ ، ج : ۳ : سورۂ احزاب کی آیت ختم نبوت صـ۱۷۶ ، ج : ۷ ، سورہ الزخرف کی آیت وانہ لعلم للساعۃ (صـ۴۴۹ ، جلد ۷)

## مجدد الف ثانیؒ کا عقیدہ

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد بن عبدالاحد سرہندی (۹۷۱ھ ۱۰۳۴) نے مکتوبات شریفہ میں متعدد جگہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کی تصریح کی ہے۔

دفتر اوّل کے مکتوب نمبر ۳۰۱ میں لکھتے ہیں۔

وخاتم این منصب سید البشر است۔

حضرت عیسیٰ بعد از نزول متابع شریعت خاتم الرسل خواہد بود۔

منصب نبوت کے خاتم سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اور حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نازل ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی پیروی کریں گے۔

دفتر سوم کے مکتوب نمبر ۱۷ میں لکھتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کہ از آسمان نزول خواہد فرمود متابعت شریعت خاتم الرسل خواہد نمود۔

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نازل ہوں گے تو خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں گے۔

## شاہ نور الحق بخاری محدث دہلویؒ کا عقیدہ

شیخ الامام المفتی شاہ نور الحق بن شاہ عبدالحق بخاری محدث دہلوی (۹۸۳ھ ۱۰۷۳) تیسیر القاری شرح بخاری میں "باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام" کے تحت

Marfat.com

لکھتے ہیں۔

در ذکر نزول عیسیٰ درآخر زماں وترویج نمودن دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم گفتہ اند، درتخصیص نزول عیسیٰ رفع عقیدہ باطلہ نصاری است کہ میدانستند عیسیٰ رایہود کشتہ اند و بردار کشیدہ ونیز عیسیٰ اقرب انبیاء ومصدق آنحضرت بود وحیات وی بنص قطعی ثبوت پیوستہ۔

(ص ۳۴۵، ج: ۳)

یعنی اس کا بیان کہ عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں نازل ہوں گے اور دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ترویج کریں گے. علماء نے کہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی تخصیص اس بنا پر ہوئی کہ اس سے نصاریٰ کے عقیدۂ باطلہ کارد منظور تھا کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو یہود نے قتل کردیا اور سولی دے دیا نیز اس لیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب تر ہیں اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مصدق ہیں اور ان کا زندہ ہونا نص قطعی سے ثابت ہے۔

## مُلّا علی قاریؒ کا عقیدہ

الشیخ العلامہ سلطان العلماء، نورالدین علی بن سلطان محمد القاری الہروی الحنفی (۱۴۰۱ھ) نے اپنی کتابوں میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ کی تصریح کثرت سے فرمائی ہے شرح فقہ اکبر میں امام اعظمؒ کے قول۔

ونزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام من السماء

"اور نازل ہونا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا آسمان سے"

کے تحت لکھتے ہیں۔

کما قال اللہ تعالیٰ "وانہ"

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بیشک وہ یعنی

Marfat.com

ای عیسیٰ "لعلم للساعة" اعلامة القیامة۔ وقال اللہ تعالیٰ وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ، ای قبل موت عیسیٰ بعد نزولہ عند قیام الساعة فیصیر الملل واحدة وھی ملة الاسلام الحنفیة ...... ویقتدی بہ لیظھر متابعة نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کما اشار الی ھذا المعنیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقولہ "لوکان موسیٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی"۔ وقد بینت وجہ ذلک عند قولہ تعالیٰ۔ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمة ثم جاءکم رسول۔ الاٰیة شرح الشفا وغیرہ۔ وقد ورد انہ یبقیٰ فی الارض اربعین سنة ثم یموت ویصلی علیہ المسلمون ویدفنونہ، علی ما رواہ الطیالسی فی مسندہ وروی

عیسیٰ البتہ نشانی ہے قیامت کی، یعنی قیامت کی علامت ہے اور فرمایا "اللہ تعالیٰ نے" اور نہیں ہوگا کوئی شخص اہلِ کتاب میں سے مگر ضرور ایمان لائے گا اس پر اس کی موت سے پہلے۔ یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے قربِ قیامت میں ان کے نازل ہونے کے بعد، اس وقت تمام اُمتیں مٹ جائیں گی اور دین اسلام باقی رہ جائے گا۔

...... اور عیسیٰ علیہ السلام حضرت مہدیؑ کی اقتدا کریں گے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہو کر آئے ہیں جیسا کہ اس مضمون کی طرف آنحضرت صلی اللہ وسلم نے اپنے ارشاد میں اشارہ فرمایا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری پیروی کے سوا چارہ نہ ہوتا۔ اور میں نے اس کی وجہ حق تعالیٰ کے ارشاد "واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمة ثم جاءکم رسول" کے تحت شرح الشفاء میں اور دوسری کتابوں میں ذکر کی ہے۔

اور حدیث میں آتا ہے کہ زمین میں چالیس

Marfat.com

سال رہیں گے پھر ان کا انتقال ہوگا اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور ان کو دفن کریں گے جیسا کہ امام ابوداؤد طیالسی نے مسند میں روایت کیا ہے ان کے علاوہ اور دوسرے حضرات کی روایت میں ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان دفن ہوں گے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ وہ شیخین کے بعد دفن ہوں گے۔ پس شیخین کو مبارک کہ وہ دو نبیوں کے درمیان ہیں۔

وغیرہ انہ یدفن بین النبی صلی اللہ علیہ وسلم والصدیق وروی انہ یدفن بعد الشیخین فھنیئاً للشیخین حیث اکتنفا بالنبیین .... الخ

(ص ۱۳۶)

* * *

* * *

* * *

اور شرح فقہ اکبر میں دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

واما عیسیٰ فقد وجد قبلہ وان کان یقع نزولہ بعدہ

(ص ۲۰)

لیکن عیسیٰ السلام! پس ان کا وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کا ہے اگرچہ ان کا نزول آپ کے بعد ہوگا۔

اور قصیدہ بدء الامالی کی شرح "ضوء المعالی" میں مصنف کے قول:

وعیسیٰ سوف یاتی ثم یتوی لدجال شقی ذی خبال۔

اور عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے پھر بدبخت دجال کو جو فساد برپا کرنے والا ہے ہلاک کریں گے، کے تحت لکھتے ہیں۔

وانما ینزل عیسیٰ حین حاصر الدجال فی قلعۃ القدس المہدی واتباعہ فینزل عیسیٰ علیہ السلام من السماء علی المنارۃ الشرقیۃ

اور عیسیٰ علیہ السلام اس وقت نازل ہوں گے جبکہ دجال نے حضرت مہدیؓ اور ان کے لشکر کا قلعہ قدس میں محاصرہ کیا ہوا ہوگا پس عیسیٰ علیہ السلام مسجد شام کے شرقی منارہ

Marfat.com

فی مسجد الشام ویاتی القدس فیقتله بحربة فی یده وھو بمجرد رویة عیسیٰ یذوب کما یذوب الملح فی الماء وقد ثبت ھذہ الاخبار والاثار عن سیّد الاخیار وفی فوائد الاخبار لابی بکر الاسکاف ومسند الی مالک بن انس عن محمد بن المنکدر عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انّہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کذب بالدجال فقد کفر ومن کذب بالمھدی فقد کفر نقلہ الشارح القدسی۔ (ص۲۳)

پر آسمان سے نازل ہوکر قدس جائیں گے ان کے ہاتھ میں جو نیزہ ہوگا اس سے دجّال کو قتل کریں گے اور وہ آپ کو دیکھتے ہی ایسا پگھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے اور یہ احادیث سید الاخیار صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور ابوبکر اسکاف کی کتاب "فوائد الاخبار" میں سند کے ساتھ امام مالک سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دجّال کا انکار کیا وہ کافر ہے اور جس نے مہدی کا انکار کیا وہ کافر ہے۔
یہ حدیث شارح قدسی نے نقل کی ہے۔

نیز اسی رسالہ میں مصنف کے قول:

وباق شرعہ فی کل وقت الی یوم القیامۃ وارتحال

(اور آپ کی شریعت باقی رہے گی ہر زمانے میں، قیامت تک) کے تحت لکھتے ہیں۔

وقولہ فی کل وقت رد لما ینسب الی الجھمیہ من انتھاء شریعۃ صلی اللہ علیہ وسلم او شیء منھا بنزول عیسیٰ علی نبینا

اور مصنف کے قول، وفی کل وقت میں اس نظریہ کا رد ہے جو جہمیہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت یا اس کا کچھ حصہ حضرت

Marfat.com

وعليه السلام لما في الصحيحين
وغيرهما ان عيسى يضع الجزية
ومعناه كما قال المحققون انه
يبطل تقرير الكفار بالجزية فلا
يقبل منهم لرفع السيف عنهم الا
الاسلام لا غير. والجواب ان
نبينا صلى الله عليه وسلم
قد بين ان التقرير بالجزية
ينتهي وقت شريعة بنزول
عيسى عليه السلام وان الحكم
في شرعنا بعد نزوله عدم
التقرير بها فعمله في ذلك
وغيره بشريعتنا لا بغيرها
كما نص على ذلك العلماء
كالخطابي في معالم السنن
والنووي في شرح مسلم
ووردت فيه احاديث
ثابتة من غير نزاع. والعقد
عليه الاجماع.

عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے سے ختم
ہو جائے گا کیونکہ صحیحین میں آتا ہے کہ
عیسیٰ علیہ السلام جزیہ موقوف کر دیں گے
اور اس کا حدیث کا مطلب جیسا کہ محققین
نے فرمایا ہے یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کفار سے جزیہ قبول نہیں کریں گے پس اس
سے تلوار اٹھانے کیلئے اسلام کے سوا کچھ قبول
نہیں کریں گے. جواب یہ ہے کہ یہ بات خود
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دی ہے
کہ کفار پر جزیہ نکالنے کی مشروعیت عیسیٰ
علیہ السلام کے نزول کے وقت ختم ہو جائے
گی اور یہ کہ ان کے نازل ہونے کے بعد
جزیہ قبول نہ کرنا خود ہماری شریعت ہی
کا حکم ہے. ان کا عمل اس مسئلہ میں اور
دیگر مسائل میں ہماری شریعت ہی پر
ہو گا نہ کہ کسی دوسری شریعت پر علماء نے
اس کی تصریح کی ہے جیسا کہ خطابی نے معالم
السنن میں اور نووی نے شرح مسلم میں اور
اس میں احادیث بغیر نزاع کے ثابت ہیں
اور اس میں اجماع منعقد ہے.

Marfat.com

## علامہ خلخالی کا عقیدہ

علامہ حسین بن حسن الحنفی الخلخالی (م ۱۰۱۴) حاشیہ شرح عقائد جلد ۱ میں لکھتے ہیں۔

ولما نزول عیسیٰ علیہ السلام ومتابعتہ بشریعتہ فھو مما یؤکد کونہ خاتم النبیین لانہ اذ انزل کان علی دینہ علی ان المراد انہ کان آخر کل بنی ولا نبی بعدہ۔

(شرح عقائد جلالی، حاشیہ ص ۹)

"شارح (علامہ جلال الدین دوانیؒ) کا یہ قول کہ! رہا (آخری زمانہ میں) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا اور ان کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی پیروی کرنا سو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین (بمعنی آخری نبی) ہونے کی تاکید کرتا ہے (اس کی نفی نہیں کرتا) کیونکہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو آپؑ کے دین پر ہوں گے۔ علاوہ ازیں خاتم النبیین سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد آئے اور آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوا۔"

## الشیخ العلامہ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹیؒ

(م ۹۸۸، ۱۰۶۸ھ) حاشیہ سنیالی علی شرح العقائد میں لکھتے ہیں۔

انما اکتفی الشارح بذکر عیسیٰ علیہ السلام لان حیاتہ ونزولہ الی الارض واستقرارہ علیہ قد ثبت باحادیث صحیحۃ بحیث لم یبق فیہ شبھتہ ولم یختلف فیہ احد بخلاف الثلاثۃ۔ (مجموعہ حواشی البھیہ ۳۴ــ۳)

"اور شارح نے صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر کرنے پر اس لئے اکتفا فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ ہونا (آسمان پر) اور ان کا زمین پر نازل ہونا اور ان کا زمین پر قیام کرنا احادیث صحیحہ سے اس قطعیت کے ساتھ ثابت ہے کہ اس پر کوئی ذرا سا شبہ بھی باقی نہیں رہا۔ اور اس پر کسی ایک نے بھی اختلاف نہیں کیا۔ بخلاف باقی تین حضرات کے (یعنی حضرات الیاس، ادریس اور خضر علیہم السلام کے۔ کہ ان کی حیات قطعیت سے ثابت نہیں اور اس پر اختلاف بھی ہے۔)

Marfat.com

# رفع ونزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بارہویں صدی کے اکابرینِ امت کا عقیدہ

## شیخ اسماعیل رومیؒ کا عقیدہ

بارہویں صدی کے مشہور مفسر شیخ اسماعیل حقی برسوی رومی (۱۱۳۷ھ) نے اپنی تفسیر روح البیان میں متعدد جگہ اس عقیدہ کی تصریحات فرمائی ہیں تفصیل کے لئے ان کی تفسیر کے مندرجہ ذیل صفحات دیکھ لئے جائیں۔ ص۴۰ ج۲، ص۱۴۱ ج۲، ص۳۱۷ ج۲، ص۳۱۸ ج۲، ص۳۱۹ ج۲، ص۳۸۴ ج۸، ص۳۸۵ ج۸، ص۳۲۰ ج۲، ص۴۶۰ ج۲، ص۶۶۴ ج۲

یہاں چند حوالے ملاحظ ہوں۔

آیت کریمہ "ومکروا ومکر اللہ" کے تحت لکھتے ہیں۔

ومکر اللہ: بان رفع عیسی علیہ السلام والقیٰ شبھہ علی من قصد اغتیالہ حتی قتل۔

(ص ۴۰ ج ۳)

اور ایک تدبیر کی اللہ نے وہ یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھالیا اور جو شخص آپ کو اچانک قتل کرنا چاہتا تھا اس پر آپکی شباہت ڈال دی یہاں تک کہ وہ قتل ہوا۔

اور آیت کریمہ "بل رفعہ اللہ الیہ" کے تحت لکھتے ہیں۔

ردٌ وانکار، لقتلہ واثباتاً لرفعہ، قال الحسن البصری ای الی السماء التی ھی محل کرامۃ

اس فقرہ میں آپ کے قتل کئے جانے کی تردید ہے اور آپکے اٹھاتے جانیکا اثبات ہے۔ حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ ومقر ملائکتہ ولا یجری فیھا حکم احد سواہ فکان رفعہ الی ذالک الموضع رفعا الیہ تعالیٰ لانہ رفع عن ان یجری علیہ حکم العباد ،

(ص ۳۱۸ ، ج ۲ ، روح البیان)

"اپنی طرف اٹھانے" سے مراد ہے آسمان کی طرف اٹھانا جو اللہ تعالیٰ کی کرامت کا محل اور اسکے فرشتوں کا مستقر ہے ، وہاں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا حکم ظاہری طور پر بھی نہیں چلتا ، پس اس جگہ کی طرف اٹھالینا اپنی طرف اٹھالینا ہے ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بالاتر مقام پر پہنچا دیا کہ وہاں آپ پر بندوں کا حکم نہ چل سکے ۔

اور آیت کریمہ "وکان اللہ عزیزاً حکیماً" کے تحت لکھتے ہیں :-

لا یغالب فیما یریدہ فعزۃ اللہ تعالیٰ عبارۃ عن کمال قدرتہ فان رفع عیسی علیہ السلام الی السموٰت وان کان متعذرا بالنسبۃ الی قدرۃ البشر لکنہ سھل بالنسبۃ الی قدرۃ اللہ تعالیٰ لا یغلبہ احد ، (ص ۳۱۹ ، ج ۲)

اور اللہ تعالیٰ بہت ہی زبردست ہے ، جس بات کا وہ ارادہ کرے کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا پس اللہ تعالیٰ کا عزیز ہونا اس کی کمال قدرت سے عبارت ہے چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالینا اگرچہ انسانی قدرت کے اعتبار سے مشکل ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت کے لحاظ سے بالکل آسان ہے اس پر کوئی غالب نہیں آسکتا ۔

## علامہ محمد مہدی الفاسی کا عقیدہ

الامام العلامہ شیخ محمد مہدی الفاسی شارح دلائل الخیرات (۱۱۰۹ھ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی خاتم الانبیاء کی شرح میں لکھتے ہیں ۔

ولا ینافی ذلک نزول عیسیٰ علیہ السلام بعدہ لانہ اذا نزل کان علیٰ دینہ مع ان المراد انہ آخر من نبی ۔

اور عیسیٰ علیہ السلام کا آپ کے بعد نازل ہونا اس کے منافی نہیں ، کیونکہ جب وہ نازل ہوں گے تو آپ کے دین پر ہونگے علاوہ ازیں خاتم النبیاء کا مطلب یہ ہے کہ آپ آخری شخص ہیں جن کو نبوت عطا کی گئی ہے ۔

Marfat.com

واما الاجماع فقد اجمعت الامة علی انه ینزل ویحکم بھذہ الشریعۃ المحمدیہ ولیس ینزل بشریعۃ مستقلۃ عند نزولہ من السماء۔ وان کانت النبوۃ قائمۃ بہ وھو متصف لھا۔ (ص ۱۱۸)

رہا اجماع! تو پوری امت کا اجماع ہے کہ وہ نازل ہوں گے اور اس شریعت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے مطابق عمل کریں گے۔ اگرچہ نبوت ان کے ساتھ قائم ہوگی اور وہ اس کے ساتھ متصف ہوں گے

## ملّا جیونؒ کا عقیدہ

شیخ احمد بن ابی سعید المعروف بہ ملاجیونؒ امیٹھویؒ (۱۱۳۰) "تفسیرات احمدیہ" میں سورہ الزخرف کی آیت " وانہ لعلم للساعۃ" کے ذیل میں لکھتے ہیں:

معناہ انہ علم للساعۃ ان یعلم من نزولہ دنو الساعۃ وقرب القیامۃ ص ۶۵۲

اس کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے علم کا ذریعہ ہیں یعنی ان کے نزول سے قیامت کا قریب ہونا معلوم ہوگا۔

اس کے بعد خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کی تفصیل درج کرتے ہوئے آخر میں لکھتے ہیں:

ثم اذا نزل عیسیٰ بن مریم یتزوج ویولد لہ علیہ السلام ویمکث اربعین سنۃ، ثم یموت ویدفن فی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقوم ھو وعیسیٰ بن مریم وابوبکر وعمر وبھذا ورد لفظ الحدیث (ص ۶۵۳)

پھر جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو شادی کریں گے ان کے اولاد ہوگی۔ زمین میں چالیس برس رہیں گے پھر انکی وفات ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مطہرہ میں دفن ہوں گے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اکٹھے اٹھیں گے۔ اسی کے ساتھ حدیث کا لفظ وارد ہوا ہے۔

Marfat.com

# علامہ سفارینیؒ کا عقیدہ

الشیخ العلامہ محمد بن احمد السفارینی الاثری الحنبلی (۱۱۱۴ھ - ۱۱۸۸ھ) اپنے عقیدہ منظومہ "الدرۃ المضیۃ فی عقد الفرقۃ المرضیۃ" میں فرماتے ہیں!

وما اتی فی النص من اشراط | فکلہ حق بلا شطاط
منہا الامام الخاتم الفصیح | محمد المہدی والمسیح

(یعنی قرآن و حدیث کے نصوص میں قیامت کی جو علاماتِ کبریٰ وارد ہوئی ہیں وہ سب برحق ہیں۔ ان میں کوئی بُعد نہیں، چنانچہ علاماتِ کبریٰ جن میں احادیث متواترہ وارد ہیں ان میں ایک تو امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور ہے اور دوسری علامت حضرت مسیح علیہ السلام کا نازل ہونا ہے۔

پھر اس دوسری علامت کی شرح کرتے ہوئے "الدرۃ المضیۃ" "لوائح الانوار البہیہ وسواطع الاسرار الاثریہ" میں لکھتے ہیں۔ ترجمہ: "اور قیامت کی علاماتِ کبریٰ

(و) منہا ای من علامات الساعۃ العظمی العلامۃ الثالثۃ ان ینزل من السماء السید (المسیح) عیسی علیہ السلام ونزولہ ثابت بالکتاب والسنۃ واجماع الامۃ ... اما الکتاب فقولہ وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ ای لیومنن بعیسی قبل موت عیسی وذالک عند نزولہ من السماء فی آخر الزمان۔

واما السنۃ ففی الصحیحین وغیرھما

میں سے تیسری علامت یہ ہے کہ حضرت مسیح عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آسمان سے نازل ہوں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا کتاب و سنت اور اجماع اُمت سے ثابت ہے۔

کتاب اللہ سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں۔

وان من اہل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ (النساء: آیت ۱۵۹)

Marfat.com

من ابی هریرة رضی الله عنه، قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً، عدلاً. فیکسر الصلیب، ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة الحدیث وفی مسلم عنه والله لینزلن ابن مریم حکماً، عدلاً، فلیکسر الصلیب بنحوه واخرج مسلم ایضاً عن جابر ابن عبد الله رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاتزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یوم القیامه فینزل عیسٰی ابن مریم فیقول امیرهم. تعال صل بنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة الله هذه الامة.

اما الاجماع فقد اجمعت الامة علی نزوله ولم یخالف فیه احد من اهل الشریعة وانما انکروا ذالک الفلاسفة والملاحدة ممالا یعتد خلافه. وقد انعقد اجماع الامة علی انه ینزل و یحکم بهذه الشریعة المحمدیه ولیس ینزل مستقلة عند نزوله من السماء وان کانت النبوة قائمة به، وهو متصف بها.

"اور نہیں ہے اہل کتاب میں سے کوئی، مگر وہ ایمان لائے گا ان پر انکی موت سے پہلے" یعنی تمام اہلِ کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان لائیں گے اور یہ آخری زمانے میں اس وقت ہو گا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔

اور سنت سے نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت یہ ہے کہ صحیحین وغیرہ میں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

"قسم اس ذات کی کہ میری جان اس کے قبضہ میں ہے قریب ہے کہ ابن مریم علیہ السلام تم میں حاکم عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ پس صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ کو موقوف کردیں گے۔ الحدیث

اور صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑتی رہے گی اور وہ قیامت تک غالب رہیں گے، پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے

Marfat.com

عرض کریگا کہ ہمیں نماز پڑھایئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے نہیں! (بلکہ یہ جماعت کی نماز آپ ہی پڑھائیں) بیشک تم سے بعض بعض پر امیر ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اُمت کا اعزاز ہے (کہ ایک جلیل القدر نبی ان میں سے ایک شخص کی اقتدا میں نماز پڑھتے ہیں۔)

(کتاب لوائح الانوار البہیہ وسواطع الاسرار الاثریہ ص: ۹۰، ج: مطبوعہ مجلۃ المنار الاسلامیہ مصر ۱۳۳۲ھ)

اور اجماع اُمت سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت یہ ہے کہ پوری اُمت کا اس پر اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں نازل ہوں گے اور اس عقیدہ میں اہل شریعت میں سے کسی کا اختلاف نہیں اس میں صرف فلاسفہ اور ملاحدہ نے اختلاف کیا ہے۔ جن کے اختلاف کا کوئی اعتبار نہیں۔

اور اُمت کا اس پر اجماع منعقد ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اس شریعت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے مطابق فیصلہ کریں گے اور آسمان سے نازل ہونے کے وقت اپنی الگ شریعت لیکر نازل نہیں ہوں گے اگرچہ نبوت ان کے ساتھ قائم ہوگی اور وہ بدستور وصفِ نبوت کے ساتھ موصوف ہوں گے۔

# رفع ونزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تیرھویں صدی کے اکابرینِ امت کا عقیدہ

## شیخ احمد الدردیرؒ کا عقیدہ

الامام العارف الشیخ احمد بن محمد بن احمد الدردیر المالکیؒ (۱۱۲۰ - ۱۲۰۱ھ) اپنے عقیدہ منظومہ مسمی بہ " الخریدۃ البہیّۃ " میں فرماتے ہیں۔

وبکل ماجاء عن البشیر
من کل حکم صار کالضروری

ترجمہ: اور ان تمام امور پر ایمان لانا واجب ہے جو عام وخاص میں مشہور ہونے کی وجہ سے دین کے بدیہی مسائل بن گئے ہیں۔ اور اس کی شرح میں ضروریاتِ دین کی مثالیں دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

| | |
|---|---|
| وکشرائط الساعۃ الخمسۃ المتفق علیہا..... اولہا خروج المسیح الدجال ...... ثانیہا نزول المسیح عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام من السماء وقتلہ الدجال.... | اور مثلاً قیامت کی پانچ متفق علیہ علامتیں۔ اول مسیح دجال کا نکلنا۔ دوم حضرت مسیح بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آسمان سے نازل ہونا اور دجال کا قتل کرنا۔ |

(ص ۷)

## شیخ الاسلام بخاری دہلویؒ کا عقیدہ

شیخ الاسلام فخر الدین بن محب اللہ بن نور اللہ بن نور الحق بن شاہ عبد الحق محدث دہلوی شرح بخاری میں باب نزول عیسیٰ علیہ السلام" کے تحت لکھتے ہیں:

| | |
|---|---|
| " وگفتہ اند از حکمت در نزول | اور علماء نے کہا ہے کہ صرف عیسیٰ |

علیہ السلام نہ غیر وی از انبیاء رد بر یہودیت کہ مے گفتند کہ زعم مے کردند کہ کشتند و بر دار کشیدہ اند او را یا برای نزدیک بودن اجل او تا دفن کردہ شود در زمین زیرا چہ نمی سزد ہیچ آفریدہ از خاک را اینکہ بمیرد در غیر خاک یا بجہت آنکہ دعا کردہ بود خدا را وقتیکہ دید صفت محمد مصطفےٰ و امت او را اینکہ بگرداند عیسیٰ را از ایشاں پس قبول کرد خدائے تعالیٰ دعا او را و باقی داشت او را تا نزول کند در آخر زماں و تجدید کند امر اسلام را پس اتفاق شود خروج دجال پس بکشد دجال را یا بجہت تکذیب نصاریٰ و اظہار بعض ایشاں در دعویٰ ایشاں اباطیل را بجہت اقرب بودن او ست از دیگراں با آنحضرت در زماں "

(شرح شیخ الاسلام بر حاشیہ تیسیر القاری صہ ۱۵۷ ، ج ۶)

علیہ السلام کا نزول مقدر ہوا کسی اور نبی کا نہیں اس کی حکمت یہ ہے کہ اس سے ایک تو یہود پر رد کرنا مقصود تھا کہ وہ سمجھتے تھے کہ انہوں نے آپ کو قتل کر ڈالا اور سُولی دے دیا۔ یا اس لئے کہ ان کی موت کا وقت قریب آگیا تھا اس لئے انکو نازل کیا گیا تاکہ زمین میں دفن کئے جائیں اس لئے جو شخص مٹی سے پیدا ہوا اس کی موت بھی زمین پر ہی ہونی چاہیئے۔ یا اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کی صفت ملاحظہ کی تو حق تعالیٰ شانہٗ سے دعا کی تھی کہ انکو بھی امّت محمدیہ میں شامل کر دے۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے انکی دعا قبول فرمائی اور ان کو زندہ رکھا یہاں تک کہ وہ آخری زمانہ میں نزول فرمائیں گے اور دین اسلام کی تجدید کریں گے۔ اس وقت دجال نکلا ہوا ہوگا۔ پس اس کو قتل کریں گے۔ یا ان کا نزول نصاریٰ کی تکذیب اور ان کے ظلم و تعدی اور انکے غلط اور باطل دعوؤں کی تردید کے لئے ہوگا یا اس کی وجہ سے کہ وہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی بہ نسبت آنحضرت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم سے باعتبار زمانہ کے اقرب ہیں۔

# شیخ احمد سلاوی کا عقیدہ

الشیخ المحقق العلامہ احمد بن محمد بن ناصر السلاوی اپنے رسالہ "تعظیم الاتفاق فی آیۃ اخذ المیثاق" میں لکھتے ہیں۔

ولہذا یاتی عیسٰی علیہ السلام فی آخر الزمان حاکمًا بشریعتہ وھو نبی کریم علی حالہ وھو واحد من ھذہ الامۃ ایضًا بل صحابی لاتباعہ لشرع المصطفٰی ولاجتماعہ بہ فی لیلۃ الاسراء وھو حی

(بحوالہ جواہر البحار للنبہانی)

ص ۱۴۸۶

اور اسی بنا پر عیسٰی علیہ السلام آخری زمان میں آکر آپ کی شریعت کے مطابق حکم کریں گے اور وہ بدستور نبی کریم ہوں گے۔ اور وہ اس ام کے افراد میں سے ایک فرد بھی ہوں گے بلکہ و صحابی ہوں گے کیونکہ وہ شریعت مصطفوی (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی پیروی گے اور اس لیے کہ انہوں نے بحالت حیات معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا کی ہے۔

## نیز اسی میں آگے چل کر لکھتے ہیں:

لا شک ان عیسٰی حین نزولہ لا تسلب عنہ نبوتہ ولا رسالتہ بل ینزل متصفا بہما کما کان فی الدنیا قبل رفعہ ولکنہ یحکم اذا بشریعتہ المصطفٰی وھذا ذلک عین الاتباع قطعًا اذ لولم یکن متبعًا لہ ما حکم بشرعہ فقد جمع بین تمام

اس میں شک نہیں کہ عیسٰی علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو ان سے نبوت و رسالت سلب نہیں کی جائے گی، بلکہ نازل ہوں گے ان دونوں کے ساتھ متصف ہوں گے جیسا کہ اٹھائے جانے سے پہلے دنیا میں انکے ساتھ متصف تھے لیکن وہ

Marfat.com

نبوته ورسالته فی نفسه وبین اتباعه
فی الحکم والشرع لنبینا صلی اللہ علیه
وسلم کیف وقد عدوه من ھذه الامة
بل من الصحابة لملاقاته المصطفیٰ
لیلة الاسراء وھو حی فثبت له
الصحبة وھو باق علی حاله فھو
نبی صحابی تابع لشرع نبینا
مجتھد ولا محذور
(حوالہ بالا -
ص ۴۹)

ہو کر شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق حکم کریں گے اور یہ قطعاً عین اتباع ہے اس لیے کہ اگر وہ متبع نہ ہوتے تو آپ کی شریعت کے مطابق حکم نہ فرماتے۔ پس وہ اپنی ذاتی نبوت و رسالت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم و شریعت کی پیروی، ان دونوں باتوں کے جامع ہوں گے اور علماء نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس امت میں بلکہ صحابہ میں سے شمار کیا ہے کیونکہ انہوں نے بحالت حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شب معراج میں ملاقات کی۔ پس ان کو صحابیت کا شرف بھی حاصل ہے اور وہ بدستور اپنی اسی حالت پر باقی ہیں پس وہ نبی ہیں صحابی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے تابع ہیں اور اس میں مجتہد ہیں۔

## نواب قطب الدین دہلوی کا عقیدہ

الشیخ الفقیہ المحدث نواب قطب الدین ابن محی الدین الحنفی الدہلوی (۱۲۲۴ھ ۱۲۸۹ھ)
"مظاہر حق شرح مشکوٰۃ" میں باب نزول عیسیٰ السلام کے ذیل میں لکھتے ہیں۔

بالتحقیق ثابت ہوا ہے صحیح حدیثوں سے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے آسمان سے زمین پر اور ہوں گے تابع دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حکم کریں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر۔

ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں

Marfat.com

اور ذکر کیا حضرت نے ان دس نشانیوں میں سے نکلنا آفتاب کا جانب غروب ہونے سے چنانچہ بیان اس کا حدیث میں آوے گا۔ اور ذکر کیا آنحضرتؐ نے اترنا عیسیٰ بیٹے مریم کا آسمان سے زمین پر۔ (ص ۳۵۷، ج ۴)

# شیخ حسن شطیؒ کا عقیدہ

الشیخ الامام حسن بن عمر بن معروف الشطی الدمشقی الحنبلی (۱۲۰۵ھ ۱۲۷۴ھ) مختصر لوامع الانوار البہیۃ میں لکھتے ہیں۔

المعلامۃ الثالثۃ ان ینزل من السماء السید المسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ۔ فنزولہ ثابت فی الکتاب والسنۃ واجماع الامۃ ۔

قیامت کی علامت کبریٰ میں سے تیسری علامت یہ ہے کہ حضرت مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے، اور اجماع امت سے ثابت ہے

# علامہ محمد بن محمد الامیرؒ کا عقیدہ

الشیخ العلامہ محمد الامیر(۱۲۴۶) شرح جوہرۃ التوحید کے حاشیہ میں لکھتے ہیں :۔

(قولہ قد تبتدی) احتراز عن عیسیٰ فلیس کا نبیاء بنی اسرائیل بعد موسیٰ فانھما ابتدئت نبوتھم بعدہ وارسال موسیٰ لتقید بحیاتہ فھم مستقلون واما عیسیٰ بعد محمد فکاحد المجتہدین بالقرآن لا نذرکم بہ ومن

مصنف کا قول "پس نبی نبوت نہیں آئے گی" یہ احتراز ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری سے پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیثیت موسیٰ علیہ السلام کے بعد آنے والے انبیاء بنی اسرائیل جیسی نہیں ہوگی کیونکہ ان کی نبوتوں کی ابتداء موسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوئی اور موسیٰ علیہ السلام کی نبوت ان کی حیات تک محدود تھی پس وہ

Marfat.com

بلغ ۔

(حاشیۃ الامیر علی شرح
جوہرۃ التوحید ص۱۱۶ ۔
ط ازہریہ مصر)
(۱۳۰۹ھ)

حضرت اپنی نبوت میں مستقل تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا تو ان کی حیثیت اس امت کے ایک مجتہد کی ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قیامت تک کیلئے ہے۔

Marfat.com

# عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تنظیم ہے

جو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے قائم فرمائی۔ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
نے چار چاند لگائے اور شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے اس تحریک کو کامیابی سے
ہمکنار کیا اور اب شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم کی قیادت میں قادیانیت کے
خاتمہ کی مہم پر ہے۔

## اغراض و مقاصد

اسلام کی دعوت و تبلیغ۔ ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی و زنادقہ کی سرکوبی
باطل نظریوں کا مقابلہ، مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے۔ قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے ربوہ سے اپنا
مستقر لندن منتقل کیا ہے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے اربوں کھربوں کے منصوبے بنائے ہیں جس سے مجلس تحفظ
ختم نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغین، دفاتر، مدارس
مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے کیلیے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ ستر لاکھ کا ہے۔ لاکھوں روپے
کا مفت لٹریچر اندرون و بیرون ملک تقسیم کیا جاتا ہے۔ جامع مسجد ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے
تعمیراتی منصوبے تشنۂ تکمیل ہیں جبکہ لندن اور دوسرے ممالک میں ابھی دفاتر قائم کیے جانے
ہیں۔ اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ
گئی ہیں۔ ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
شفاعت کا ذریعہ ہے۔ آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے۔

واجرکم علی اللہ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

فقیر خان محمد امیر مرکزیہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ، حضوری باغ روڈ ملتان
پاکستان، فون ۴۰۹۷۸-


Marfat.com

## عقیدۂ ختمِ نبوت پر

## مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی تصانیف

- مرزائی اور تعمیرِ مسجد
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سر ظفر اللہ خان کو دعوتِ اسلام
- قادیانی جنازہ (اُردو، انگریزی، عربی)
- قادیانی مُردہ
- قادیانی ذبیحہ
- قادیانی کلمہ (اُردو، انگریزی)
- قادیانی مباہلہ، مرزا طاہر کے جواب میں (اُردو، انگریزی)
- مرزا طاہر پر آخری اتمامِ حجت (اُردو، انگریزی)
- قادیانیوں اور دوسرے غیر مسلموں میں فرق (اُردو، انگریزی)
- مرزا قادیانی اپنی تحریروں کے آئینہ میں (اُردو، انگریزی)
- حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام، اکابرِ اُمت کی نظر میں
- نزولِ عیسیٰ علیہ السلام
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا قادیانی
- المہدی والمسیح
- غدارِ پاکستان، ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی (اُردو، انگریزی)
- ربوہ سے تل ابیب تک
- عقیدۂ ختمِ نبوت (اُردو، انگریزی، سندھی)
- "میں خدا کی طرف سے نہیں"
- آخری زمانے میں آنے والے مسیح کی شناخت

Marfat.com

# کیا آپ نے کبھی غور کیا

که — قادیانی —

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا کر مرتد بنا رہے ہیں

اس مقصد کیلئے وہ کروڑوں روپئے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

جب آپ حق پڑھیں تو

ہفت روزہ ختم نبوت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور ترجمانی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے۔

معیاری مضامین جس میں

مرزائیت کا جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے، دینی و اصلاحی مضامین بھی شائع کئے جاتے ہیں

آپ نے ناموس رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے کیا انتظام کیا، کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟ اگر ہے تو آج ہی

ملتِ اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ

**ختم نبوت** کراچی

کا مطالعہ کریں

نفیس کتابت — عمدہ طباعت — سفید کاغذ پر

الحمد للہ

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین، ماریشس، جنوبی افریقہ، نائیجیریا، سعودی عرب، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا بھی جاتا ہے

ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے

خریدار بنیئے — بنائیے
اشتہارات دیجئے۔
مالی امداد فراہم کیجئے۔

انشاء اللہ اس میں دنیا و آخرت کا فائدہ ہے

کا پتہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ... جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی نمبر ۳ (فون: ۷۱۱۶۷۱)

# حضرت عیسیٰ علیہ السلام

# کی

# حیات ونزول کا عقیدہ

## مجددین واکابرِ اُمت کی نظر میں

16

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت
حضوری باغ روڈ۔ ملتان

Marfat.com